نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

ایک تحقیقی کاوش

اللہ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم

اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں

- 200 کتب حدیث و تفسیر و فقہ و تاریخ میں سے انتخاب
- ہر حدیث میں اللہ و رسولہ اعلم کے الفاظ

مصنف:

حضرت مولانا محمد احمد برکاتی

کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11۔ داتا گنج بخش روڈ لاہور 042-37313885, 37070663

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	''اللہ ورسولہ اعلم''
خصوصی شفقت	پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا پیر محمد علی برکاتی صاحب
نام مصنف	ابوالحماد مولانا محمد امجد برکاتی 0300/4746132
زیر اہتمام	سید شجاعت رسول قادری
کمپوزنگ	قاری محمد عبدالحق نقشبندی
پروف ریڈنگ	مفتی محمد رضوان علی قادری برکاتی
طباعت اول	2015ء
تعداد	1100
کمپوزنگ	حافظ محمد رضوان نوشاہی
ناشر	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1N0105
ہدیہ	

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ' لاہور

فون042-37313885-042-37070663

Email:nooriarizvia@hotmail.com

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

فون:041-2626046

مکتبہ برکاتیہ دیپالپور روڈ الہ آباد (ٹھینگ موڑ) ضلع قصور

فون:0300-4746132
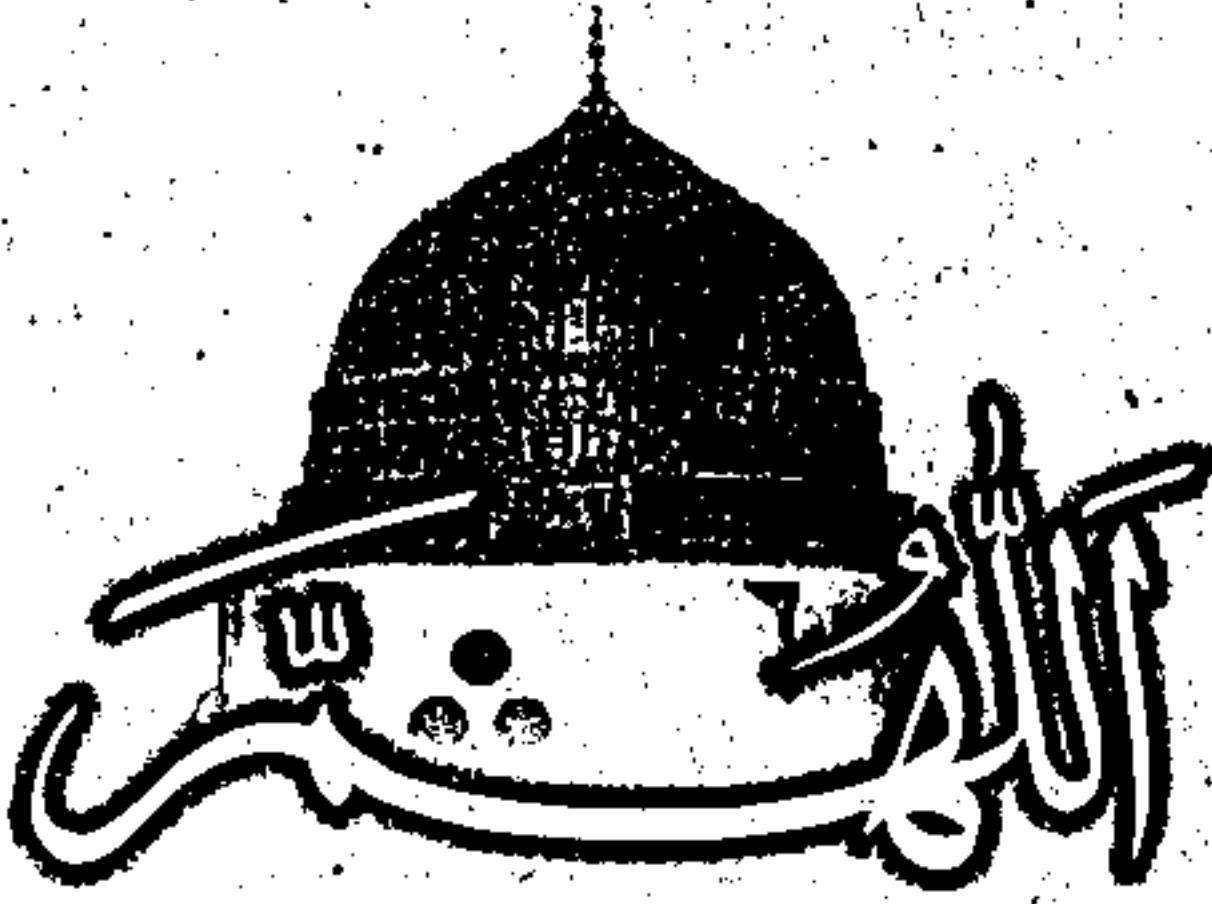
نُوریہ رِضویہ پبلی کیشنز

انتساب

محترم و مشفق مربی علم استاذ الاساتذہ

امام الصرف والنحو شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا حافظ محمد خان نوری ابدالوی

ملک العلماء شاہِ علم وادب عربی

حضرت مولانا ملک عطاء محمد صاحب بھیروی

نباض علوم عصریہ معتمد حضور ضیاء الامت

حضرت مولانا ملک محمد بوستان صاحب

شیخ الفقہ ماہر رموز ادب عربی

حضرت مولانا محمد انور صاحب مگھالوی

معلم العلماء استاذ زبان پہلوی

حضرت مولانا انور حبیب صاحب

ودیگر کواکبِ آسمانِ علوم و معارف

چمنستانِ کرم کے درخشندہ وتابندہ پھولوں کے نام

جو اساتذہ کرام کی صورت میں اسلامی دنیا میں تعلیمی انقلاب

برپا کرنے میں ہمہ تن اور ہمہ وقت مصروف عمل ہیں

فہرست مضامین

کلمات تحسین وتبریک

بحکم وبتصدیق زبدۃ العلماء سراج الاتقیاء قمر المدرسین جامع المنقول والمعقول

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا قبلہ حافظ محمد خان نوری ابدالوی صاحب

شیخ الحدیث والتفسیر ووائس پرنسپل مرکزی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

تحریر

عالم نبیل فاضل جلیل منظور نظر امین اماناتِ کرم حضرت علامہ محمد اسلم رضوی صاحب

مدرس مرکزی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

اس معمورۂ ہستی میں اللہ کریم نے انسان کو اجمالی طور پر تین طرح کے ذرائع علم وعرفان سے نوازا ہے:

(1) حواس خمسہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کی آنکھوں میں قوت باصرہ رکھی تا کہ دیکھی جانے والی چیزوں کو دیکھ کے جان سکے، کانوں میں قوت سامعہ رکھی تا کہ سننے والی چیزوں کو سن کے جان سکے، منہ میں قوت ذائقہ رکھی تا کہ چکھی جانے والی چیزوں کو چکھ کر جان سکے، ناک میں قوت شامہ رکھی تا کہ خوشبو اور بدبو کی تمیز کر سکے۔ ہاتھوں اور جسم کے دیگر حصوں میں قوت لامسہ رکھی تا کہ ٹٹول یا لمس کے ساتھ چیزوں کو محسوس کر سکے۔ چیزوں میں چونکہ تنوع تھا اس لئے مختلف قوتیں عطا فرمائی ہیں۔

(2) عقل: ایک مقام ایسا آتا ہے جہاں حواس لاجواب ہو جاتے ہیں مثلاً 15611 کو 13 پر تقسیم کریں تو کیا جواب آئے گا آپ اس رقم کو سارا دن دیکھتے رہیں، سونگھتے رہیں، ٹٹولتے رہیں رقم سنتے رہیں پرچی منہ میں چباتے رہیں آپکو اس کا جواب نہیں ملے گا اس کا جواب حواس نہیں دے سکتے اس کا جواب عقل دیتی ہے تھوڑی سی عقل استعمال کریں گے تو جواب حاضر۔ جہاں تک عقل کام کرتی ہے اسکو عالم معقولات کہا جاتا ہے۔

(3) نبوت: تیسرا ذریعہ علم وعرفان نبوت ہے۔

جہاں عام انسان کے حواس اور عقل لا جواب ہو جاتے ہیں جہاں ان دونوں کی رسائی نہیں ہوتی اس کو عالم غیب کہتے ہیں مثلاً لوح کیا ہے؟ قلم کیا ہے؟ عرش کیا ہے؟ کرسی کیا ہے؟ آسمان کیسے ہے؟ کتنے ہیں؟ جنت کیا ہے؟ دوزخ کیا ہے؟ جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل کون ہیں؟۔ ڈیوٹیاں کیا ہیں؟ قیامت کب آئے گی؟ اس کی نشانیاں کیا ہیں حشر کیا ہے؟ اس کے احوال کیا ہوں گے؟ اور سب سے بڑھ کر اللہ رب العزت کی شان کیا ہے؟ مقام کیا ہے؟ اس کی رضا کا حصول کیسے ممکن ہے؟ اس کی ناراضگی کے اسباب کیا ہیں؟ ہمارا مقصد تخلیق کیا ہے؟ اس کا پورا ہونا کیسے ممکن ہے؟ یہ اور اس طرح کے لاکھوں سوالات کے جوابات ایسے ہیں جن کا جواب نہ عام آدمی کے حواس دے سکتے ہیں اور نہ عقل۔ ان کا جواب جب بھی ملے گا نبوت ہی سے ملے گا۔ اللہ کریم نے نبوت اپنے منتخب بندوں کو عطا فرما کے باقی تمام لوگوں کو انکی طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ ان مقدس ہستیوں سے علم کی دولت حاصل کریں۔

ویسے تو ہر نبی علم وعرفان کا روشن مینار ہے لیکن اس سلسلہ میں جو شان اللہ کریم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عطا فرمائی ہے وہ سب سے نرالی ہے کائناتِ ارضی وسماوی کی کوئی چیز آپکے علم خداداد سے باہر نہیں ہے۔ جس پر قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ شاہد وادل ہیں ہر وہ آدمی جو وساوس شیطانی سے بچ کر اور اپنے دل ودماغ کو ہر قسم کے تعصبات سے پاک کر کے قرآن وحدیث کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ بیساختہ پکار اٹھتا ہے:

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

یا بقول مولانا ظفر علی خان یہ کہتا ہے:

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

برادر گرامی ترجمان اہلسنت علامہ محمد احمد برکاتی مدظلہ العالی بھی ایسے خوش ذوق لوگوں کے قبیل سے ہیں جنکی زندگی کا ہر لمحہ محبت الٰہی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا امین ہے۔ جن کے نوکِ خامہ سے ہمیشہ ایسا نور برستا ہے جو بدعقیدگی کی ظلمتوں کو کافور کرتا چلا جاتا ہے۔ مولانا محمد احمد برکاتی صاحب پر بس ایک ہی دھن سوار ہے کہ ہر آدمی کا سینہ میرے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت کا مدینہ بن جائے۔ ہر آنکھ کی پتلی میں جمال گنبد خضریٰ محفوظ ہو جائے اور ہر زبان پر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے نغمات سرمدی جاری ہو جائیں زیر نظر کتاب

"اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ"

بھی ان کے اسی جذبہ صادقہ کی غماز وعکاس ہے۔ جب میں یہ کتاب پڑھ رہا تھا تو مجھے ایسا لگا جیسے علامہ محمد احمد برکاتی ایک وسیع وعریض میدان گلشن میں ہیں جہاں مختلف رنگوں کے پھول دعوت نظارہ دے رہے ہیں لیکن یہ ایک خاص قسم اور خاص خوشبو والے گلِ خنداں سے بڑے ذوق کے ساتھ اپنے دامن مراد کو بھر رہے ہیں۔ ہاں ہاں یہی تو وہ پھول ہیں جوان کی کئی مہینوں کی ریاضت کا ماحصل ہیں یہ گلہائے محبت عقیدت بڑے سلیقے سے قرطاس کی چادر پر آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔ آیئے آپ بھی اپنے مشام جاں کو معطر کیجئے۔ اس خوبصورت کتاب کی تالیف پر میں علامہ محمد احمد برکاتی صاحب کو ھدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور اپنے استاد محترم شیخ الحدیث والتفسیر، جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ حضرت قبلہ علامہ محمد خاں نوری ابدالوی مدظلہ العالی شیخ الحدیث دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا کی خدمت اقدس میں جذبات تشکر پیش کرتا ہوں جنہوں نے کمالِ اعتماد فرماتے ہوئے یہ کتاب مجھے عطا فرمائی اور چند سطور لکھنے کا حکم فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ کریم استاد گرامی مدظلہ العالی کو صحت یابی نصیب فرمائے اور آپ کے فیض عام فرمائے آمین بجاہ طہٰ ویٰس۔

فقیر محمد اسلم رضوی چشتی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بھیرہ شریف ومدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

سیکرٹری جنرل ضیاء الامت فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

تقریظ مبارک

محدث کبیر استاذ المناظرین والمحدثین جانشین حضرت بحر العلوم

حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ عزیزیہ کوٹ رادھا کشن

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

علم اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے اس کی ایک صفت ہے۔ جس طرح تمام صفاتِ الٰہیہ ذاتی اور لامحدود ہیں اسی طرح صفت علم بھی بے پایاں اور لامحدود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا مظہر اپنے پیارے بندوں کو فرمایا ہے۔ اسی طرح صفت علم سے بھی اپنے مقرب بندوں کو نوازا ہے۔ ساری مخلوق سے سب سے زیادہ علم اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مطہرہ کو عطا فرمایا ہے اور آپ کے بارے قرآن مجید میں اشاد فرمایا:

وھو بکل شیء علیم

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کل شے کا علم جانتے ہیں۔

اور کہیں فرمایا:

وعلمک مالم تکن تعلم:

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وہ کچھ سکھادیا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال فینا النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل الجنة منازلھم واھل النار منازلھم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے آپ نے ہمیں مخلوق کی ابتداء سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے اور جہنمیوں کے جہنم مین داخل ہونے تک کا بتا دیا

بخاری شریف صفحہ نمبر 258 کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی اللہ تعالٰی ھو النار یبدء الخلق ثم یعیدہ ھو اھون علیہ حدیث نمبر 3192۔طبع دارالسلام سعودیہ

پھر یہی علم جو آپ نے اپنے صحابہ کرام کو عطا فرمایا ان صحابہ کرام میں اکیلے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو ایک ارب علم عطا فرمائے انباء الحی صفحہ نمبر 157

اور یہی حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سلونی فواللہ لا تسألونی عننی شیٔ یکون الی یوم القیمۃ الا حدثتکم بہ

مجھ سے سوال کرو اللہ کی قسم قیامت تک کسی بھی چیز کے بارے تم سوال کرو گے تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ انباء الحی صفحہ نمبر 35

اسی طرح دیگر صحابہ کرام کے علوم کا اگر تذکرہ کیا جائے تو ایک دفتر درکار ہے اس وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جب بھی کسی بات کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ فوری طور پر بارگاہِ رسالت میں نہایت عاجزانہ انداز سے عرض کرتے:

"اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ"

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم خوب جانتے ہیں۔یعنی اپنے اس اجماعی عقیدہ کا اظہار کرتے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہر بات کا علم ہے۔اللہ تعالیٰ کو ذاتی اعتبار سے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عطائی اعتبار سے

ہمارے علاقہ کے جید عالم دین شیخ القران ابن شیخ القران محقق عصر، محدث وقت، عظیم روحانی شخصیت، عالی مرتبت، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ محمد احمد برکاتی مدظلہ

العالی افاعانا اللہ بطول حیاتہ صاحب تصانیف کثیرہ نے اس ضرورت کو محسوس فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنی جہالت یا حسد کی وجہ سے علم مصطفیٰ کی تنقیص کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو راہِ حق دکھایا جائے اور سنت صحابہ بتلائی جائے تا کہ ان کے ایمان کے خرمن نارِ کفر سے بچ جائیں اور صحیح العقیدہ حضرات کے دامن میں دلائل و براہین کے بے شمار پھول آجائیں

"اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ"

کے نام سے یہ کتاب تحریر فرما کر علامہ برکاتی صاحب نے اہل سنت و جماعت پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ اپنی شب و روز کی کاوش سے اور تحقیق انیق سے اس کتاب کو دلائل کے زیور سے آراستہ فرمایا ہے۔ اسی طرح اس کتاب میں دوصد سے زائد روایات کہ جن میں صحابہ کرام کا نعرہ "اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ" موجود ہے۔ جس طرح اس کتاب کا نام منفرد اور اچھوتا ہے اسی طرح اس کے دلائل بھی منفرد ہیں یہ کتاب علماء کرام اور عوام کے لئے یکساں مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ بندگانِ گم کردہ راہ کو یابندۂ راہِ حق بنائے اور علامہ محمد احمد برکاتی صاحب کے علم کے فیضان سے علماء و عوام اہلسنت کی تشنگی بجھانے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ کتاب علامہ صاحب کیلئے ذخیرۂ آخرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مفتی محمد انوار حنفی

شیخ الحدیث دار العلوم جامعہ حنفیہ رضویہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

10 محرم الحرام 1437ھ 24 اکتوبر 2015ء

تقریظ مبارک

زینت الخطباء خوشہ چینِ چمنستان ضیاء الامت

حضرت مولانا عطاء المصطفیٰ رضوی صاحب

خدمت دین کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ نفوس قدسیہ کو چن لیا ہے یقینی طور پر یہ بہت ہی عظیم کام ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من یرد اللہ بہ خیرا یفقھه فی الدین ۔ آج کے اس پر فریب اور پر فتن دور میں بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے دین متین کی خدمت کرنے میں کوشاں ہیں کچھ تدریس کی صورت میں، کچھ تحریر کی صورت میں اور کچھ تقریر کی صورت میں، ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء۔

ان چند گنے چنے نفوس میں برادر محترم فاضل مکرم عالم نبیل حضرت علامہ مولانا محمد احمد برکاتی صاحب زید مجدہ کا اسم گرامی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ آپ جہاں بہترین مدرس و مقرر ہیں وہیں لاجواب مصنف و مؤلف بھی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلم کو جرأت و روانی عطا فرمائی ہے اور اسی جرأت و روانی کی وجہ سے ہی کئی کتب آپ کے قلم سے معرض وجود میں آچکی ہیں جن میں سے لمعاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ جو مر کے پھر زندہ ہوئے، فضائل و دلائل شب برات، تخریج و ترجمہ سر الشھادتین، تخریج و ترجمہ حسام الحرمین، تخریج ضیاء الواعظین ۔ اب کے بار خالق کائنات عزوجل نے بطفیل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت برکاتی صاحب کو جو کتاب لکھنے کا شرف حاصل عطا فرمایا وہ ہے۔

"اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ"

الفاظ بھی پیارے عنوان بھی حسین نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشاد فرمانے پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عرض کرنا "اللہ ورسولہ اعلم" یا کسی سوال کے پوچھنے

پر یا استفسار پر عرض کرنا " اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ " یہ اپنے اندر کئی تشریحات رکھتا ہے۔ اے ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور آپ جانتے ہیں یقینی طور پر احقر یہ کہنے پر حق بجانب ہے کہ جب قارئین باتمکین حضرت برکاتی صاحب کی کتاب کا مطالعہ سے علمی تشنگی بجھانے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت اپنے قلوب واذھان میں اجاگر کرنے لئے کریں گے تو اہلسنت و جماعت کے عقیدے کی سچائی لفظ لفظ اور حرف حرف میں نظر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا خالق و مالک عزوجل فاضل جلیل حضرت برکاتی صاحب کے علم و فضل میں، عمر میں صحت میں، عزت میں، شہرت میں، اور قلم کی روانی میں اپنی شایان شان کے مطابق بے پناہ برکتیں نصیب فرمائے

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

فقط والسلام دعا گو

عطاء المصطفیٰ رضوی

﴿1﴾

ایمان، اسلام، احسان، قیامت کی حقیقت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عمر بن الخطاب قال: بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبى صلى الله عليه وسلم. فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرنى عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم. ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ، تقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا. قال صدقت فعجبنا له يسأله ويصدّقه. قال فاخبرنى عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الاخر وتؤمن بالقدر خيره وشره . قال: صدقت قال فاخبرنى عن الاحسان قال ان تعبدالله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراک ، قال فاخبرنى عن الساعة قال: ما المسئول عنها باعلم من السائل ، قال: فاخبرنى عن اماراتها، قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون فى البنيان ثم انطلق فلبثت مليا ثم قال لى يا عمر : أتدرى من السائل ؟. قلت: اللّٰه ورسوله اعلم. قال فانه جبريل اتاكم يعلمكم دينكم .

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک آدمی بالکل خالص سفید کپڑوں والا سخت سیاہ رنگ کے بالوں والا حاضر ہوا جس پر سفر کا کوئی بھی نشان نہ تھا اور ہم میں سے اسے کوئی بھی پہچانتا نہ تھا یہاں تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ کر مؤدب ہو کر بیٹھ گیا۔ اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے متعلق بتایئے کہ وہ کیا ہے؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ اور اگر تم میں استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کر۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا: ہم سخت حیران ہوئے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے عرض کیا: آپ بتائیں کہ ایمان کیا؟۔ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اس کی کتابوں، اس کے تمام رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھ اور یہ کہ ہر قسم کی اچھی بری تقدیر پر ایمان لا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہنے لگا کہ احسان کے بارے میں بتایئے کہ وہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو سکے تو تو اتنا یقین تو ضرور رکھ کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے پھر پوچھا: قیامت کب وقوع پذیر ہوگی؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے وقت مقررہ کے متعلق جس سے سوال کیا گیا وہ سائل سے نہیں جانتا۔ اس نے عرض کیا: تو پھر آپ اس کی نشانیاں ہی واضح فرما دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہیں کہ لونڈی اپنی مالکہ کو خود جنم دے گی اور تو دیکھے گا کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم والے تنگ دست چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنا بنا کر ان پر فخر کریں گے۔ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کچھ دیر تک ٹھہرا رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے عمر جانتے ہو کہ یہ سائل کون تھا؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل علیہ سلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

۔صحیح مسلم کتاب الایمان باب فی معرفۃ الایمان۔

۔سنن ابی داود کتاب السنۃ باب فی القدر۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب افتتاح الکتاب باب فی الایمان۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 51۔

﴿2﴾

شیطان کی اولاد کے کرتوت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

ان عمر بن الخطاب العدوی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یلعن، فقال: فداک ابی وامی یا رسول اللہ، من ھذا الذی حللت لہ اللعنۃ؟. قال: ذک اللعین ابلیس، قال : فداک ابی وامی، ھل ذاک ھو فزدہ، قال: وھل تدری ما صنع الساعۃ یا عمر؟ قال: اللہ ورسولہ اعلم قال : فانہ ادخل ذنبہ فی دبرہ فاخرج سبع بیضات، فاولدھن سبعۃ اولاد .

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم لعنت فرما رہے تھے۔ حضرت عمر نے عرض کی: یارسول اللہ میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان کون ہے وہ جس پر آپ لعنت فرمایا

رہے ہیں؟۔آپ نے ارشاد فرمایا: وہ لعنتی ابلیس ہے جس پر میں لعنت کر رہا ہوں۔حضرت عمر نے عرض کی: یارسول اللہ میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان! اگر وہ اس قابل ہی ہے تو اس پر آپ لعنت میں اضافہ فرمائیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: اے عمر کیا تو جانتا ہے کہ اس وقت اس نے کیا کیا ہے؟۔حضرت عمر نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے اپنی دُم دبر میں داخل کی اور سات انڈے دیئے اس میں سے سات بچے نکالے (اور ان سب کو اولاد آدم کے بہکانے پر مامور کردیا)۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 60۔

۔مختصر تاریخ دمشق (ابن منظور) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 100۔

﴿3﴾

بدری مجاھدین کا مرتبہ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن علی رضی اللہ عنہ قال: لما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی مکۃ .... فقام عمر فقال: یا رسول اللہ خان اللہ وخان رسولہ، ائذن لی فاضرب عنقہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "ألیس قد شھد بدرا؟ قالوا: بلی یارسول اللہ، قال عمر بلی ولکنہ قد نکث و ظاھر اعدائک علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "فلعل اللہ قد اطلع علی اھل بدر، فقال: اعملو ماشئتم" ففاضت عینا عمر وقال: اللہ ورسولہ اعلم

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کرنے کا ارادہ کیا (تو حضرت حاطب ابن بلتعہ کے کفار کی طرف لکھے ہوئے خفیہ خط کا معاملہ ظاہر ہوا تو) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑادوں تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وہ جنگِ بدر میں شریک نہیں ہوا؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ واقعی شریک ہوا ہے لیکن اس نے عہد توڑا اور آپ کے خلاف آپ کے دشمن کی مدد کی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: تم جو چاہو کرو۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکوں سے آنسو بہہ نکلے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۔مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 397۔
۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ الممتحنۃ آیت نمبر 1۔
۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الممتحنۃ آیت نمبر 1۔

﴿4﴾

قلب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں کیا ہے
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن علی بن ابی طالب انه قال: هممت بتزويج فاطمة حينا، ولم اجسر على ان اذكره لرسول الله صلى الله عليه واله وسلم وكان ذلك يختلج في صدري ليلا ونهارا، حتى دخلت يوما على رسول الله صلى

اللہ علیہ والہ وسلم فقال: یا علی، فقلت : لبیک یا رسول اللہ، فقال: ھل لک فی التزویج؟ فقلت اللّٰہ ورسولہ اعلم فظننت انہ یرید ان یزوجنی ببعض نساء قریش، وقلبی خائف من فوت فاطمۃ ففارقتہ علی ھذا، فو اللہ ما شعرت حتی اتانی رسول اللہ، فقال: اجب یا علی، واسرع، قال: فأسرَعتُ المضی الیہ، فلما دخلت نظرت الیہ، فلما رأیتہ ما رأیتہ اشد فرحا من ذلک الیوم وھو فی حجرۃ ام سلمۃ فلما ابصرنی تھلل وتبسم، حتی نظرت الی بیاض اسنانہ لھا بریق، قال: یا علی ھلم فان اللہ قد کفانی ما ھمنی فیک من امر تزویجک.

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جس وقت حضرت فاطمۃ الزہراء سے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا اور یہ بات میرے دل میں دن رات حرکت کرتی رہتی تھی۔ حتیٰ کہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو شادی کرنے کی فکر میں ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ میں نے گمان کیا کہ آپ کسی قریشی عورت کے ساتھ میری شادی فرمادیں گے اور میرا دل حضرت فاطمہ کے ساتھ شادی نہ ہونے کے خوف میں مبتلا تھا۔ بہر حال میں نے اس بات پر اس سوچ کو چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم مجھے محسوس نہیں ہوا حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: یا علی قبول کرو اور انتظامات میں جلدی کرو۔ میں نے بسرعت تمام انتظام مکمل کیے۔ جب میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی

زیارت کی تو آپ کو اتنا خوش دیکھا کہ میں نے اس دن سے زیادہ آپ کو خوش نہیں دیکھا۔ آپ اس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تھے جب آپ نے مجھے دیکھا تو خوش آمدید کہا اور آپ مسکرا دیے۔ یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کی سفیدی میں بجلی کی ایک چمک دیکھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی آؤ تمہارے ساتھ شادی کے معاملہ کا جو میں نے ارادہ کیا تھا اس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے کفایت کر دی ہے۔

۔دلائل الامامۃ (طبری) صفحہ نمبر 85۔

۔مدینۃ المعاجز (ہاشم بن سلیمان بحرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 32۔

﴿5﴾

قاتل علی المرتضیٰ کا شقی ہونا

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لعلی رضی اللہ عنه تدری من اشقی الاولین ؟. قلت: اللہ ورسوله اعلم قال عاقر الناقة فقال اتدری من اشقی الاخرین؟. قلت: اللہ ورسوله اعلم قال قاتلک .

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا: اے علی کیا تو جانتا ہے کہ پہلے لوگوں میں سے سب زیادہ بد بخت کون تھا؟۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت صالح علیہ سلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ پچھلے لوگوں میں سے سب زیادہ بد بخت کون ہوگا؟۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی تمہارا قاتل سب سے زیادہ بد بخت ہوگا۔

۔فضائل الصحابۃ (احمد بن حنبل) حدیث نمبر 953۔

۔تاریخ مدینہ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 42 صفحہ نمبر 551۔

۔کنز العمال حدیث نمبر 36429۔

﴿6﴾

مومن کی سمجھ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن زيد بن علي عن آبائه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اى الناس اكيس قال قلت: الله ورسوله اعلم، قال ان اكيس الناس اكثرهم للموت ذكرا و احسنهم له استعدادا .

حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سے مومن زیادہ سمجھدار ہیں؟۔صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: جو موت کو زیادہ یاد رکھیں اور اس کی اچھی تیاری کریں۔

۔بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث (ہیثمی) حدیث نمبر 1117۔

﴿7﴾

حضرت امام حسنین کریمین کے اسماء کی تبدیلی کیوں؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن محمد بن علي ، عن علي قال: لما ولد الحسن سماه حمزة ،

فلما ولد الحسين سماه بعمه، جعفر، قال: فدعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: انی امرت ان اغیر اسم هذین، فقلت: الله ورسوله اعلم، فسما هما حسنا و حسینا.

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حمزہ رکھا جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام ان کے چچا جعفر کے نام پر رکھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے بلوایا اور ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان دونوں کے نام بدل دوں۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ان کے نام حسن اور حسین رکھ دیئے۔

۔ مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 159۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 308۔

۔المختارۃ (ضیاء) حدیث نمبر 734۔

﴿8﴾

الشجرۃ الطیبۃ کی حقیقت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن عمر ،ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: هل تدرون ما الشجرة الطیبة ؟ قال ابن عمر: فاردت ان اقول "هی النخلة" فمنعنی مکان عمر، فقالوا: الله ورسوله أعلم. فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم :هی النخلة.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ پاکیزہ درخت کیا ہے؟۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دل میں کہا کہ میں کہہ دوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن اپنے ابا جان حضرت عمر فاروق کی موجودگی نے مجھے جواب دینے سے روک دیا۔ سب صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ ابراہیم آیت نمبر 25۔

۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ ابراہیم آیت نمبر 25۔

﴿9﴾

باغیوں کا شرعی حکم

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابن ام عبد هل تعلم حكم الله فيمن بغى من هذه الامة. قال الله ورسوله اعلم قال فان حكم الله فيمن بغى من هذه الامة ان لا يقتل اسيرهم، ولا يجار على جريحهم، ولا يتبع مدبرهم ولا يقسم فيئهم، هكذا حكم الله فيمن بغى من هذه الامة.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابن ام عبد یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود سے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اس امت جو بغاوت کرے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟۔ انہوں نے عرض

کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس امت میں بغاوت کرنے والوں کے بارے میں فیصلہ دیا ہے کہ ان کے قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے، ان کے زخمیوں کو پناہ نہ دی جائے، ان کے بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے اور ان کے مالِ غنیمت کو تقسیم نہ کیا جائے۔اس طرح فیصلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے بارے میں جو اس امت میں بغاوت کریگا۔

۔اتحاف الخیرۃ المھر ۃ حدیث نمبر 3450۔

۔مسند الرویانی حدیث نمبر 1426۔

﴿10﴾

افضل ایمان کس کا؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عمر قال: قال رسول الله. صلى الله عليه وسلم يا ابن ام عبد هل تدرى من افضل المؤمنين ايمانا قال: الله ورسوله اعلم .قال: افضل المؤمنين ايمانا احسانهم اخلاقا الموطؤون اكنافا لا يبلغ عبد حقيقة الايمان حتى يحب للناس ما يحب لنفسه وحتى يأمن جاره بوائقه.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود کو ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد کیا تو جانتا ہے کہ مومنوں میں سے کس کا ایمان افضل ہے انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: مومنوں میں سے ایمان اس کا افضل ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور وہ لوگ سے خاش دلی سے ملتا ہے۔کوئی بندہ

بھی ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسرے کے لئے پسند نہ کرے اور یہاں تک کہ اس کا ہمسایہ اس کے شر سے امن میں رہے۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 38 صفحہ نمبر 300۔

۔کنز العمال حدیث نمبر 8403۔

۔جزء الحسن بن رشیق العسکری حدیث نمبر 81۔

۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ (البوصری الکنانی) حدیث نمبر 5219۔

﴿11﴾

زیادہ قرآن پڑھنے والے جہنمی کیوں؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يظهر الاسلام حتى تخوض الخيل البحار، وحتى يختلف التجار في البحر، ثم يظهر قوم يقرؤون القران يقولون: من اقرأ منا؟ من افقه منا؟ ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: وهل في اولئك من خير؟ قالوا: الله ورسوله اعلم قال: اولئك هم وقود النار اولئك منكم، من هذه الامة.

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام غالب آئے گا یہاں تک کہ گھڑ سوار سمندروں میں گھس جائیں گے یہاں تک تجار سمندر میں بار بار جائیں گے۔ پھر ایک قوم ظاہر ہوگی جو قران بہت زیادہ پڑھے گی یہ کہے گی ہم سے زیادہ قران پڑھنے والا کون ہے

؟، ہم سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ والا کون ہے؟۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا ان میں کوئی خیر ہوگی؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے اور وہ قوم تم مسلمانوں میں سے اسی امت میں سے ہی پیدا ہوگی۔

۔مسند البزار حدیث نمبر 283۔

۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 221۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 442۔

۔الزواجر (ابن حجر مکی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 158۔

﴿12﴾

کوا بھی شان صحابہ بولتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عبد اللہ بن عمرو کنا مع رسول اللہ فی سفر فسمع غرابا یقول قاق قاق. فقال: تدرون ما یقول الغراب؟. قلنا اللّٰہ ورسولہ اعلم . قال: فانہ یقول: فی الکتاب الاول مکتوب صدّق ابو بکر الصدیق وفی الکتاب الثانی صدّق عمر وفی الکتاب الثالث صدّق عثمان ذوالنورین وفی الکتاب الرابع صدّق علی الھاشمی . قلنا: یا رسول اللہ غراب یتکلم ؟.قال: خلوا عنہ فانہ یحکی عن ربہ عزوجل .

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ایک کوے کی کائیں کائیں کی آواز سنی، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس

کوے نے کیا کہا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ کہتا ہے کہ پہلی کتاب میں لکھا ہوا ہے: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی، دوسری کتاب میں لکھا ہوا ہے: عمر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی، تیسری کتاب میں لکھا ہوا ہے: عثمان رضی اللہ عنہ ذوالنورین نے تصدیق کی، چوتھی کتاب میں لکھا ہوا ہے: علی الھاشمی رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ کوّا بھی کلام کرتا ہے؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں چھوڑو۔ وہ اپنے رب عزوجل ہی کے حکم سے کلام کرتا ہے۔

۔تنزیہ الشریعۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 405۔

﴿13﴾

جنت میں سب سے لمبا درخت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن عمر، قال: ذكرت عند النبي صلى الله عليه وسلم طوبى، فقال: يا ابا بكر، هل بلغك ما طوبى؟ قال: الله ورسوله اعلم قال: طوبى شجرة في الجنة لا يعلم طولها الا الله، يسير الراكب تحت غصن من اغصانها سبعين خريفا، ورقها الحلل، يقع عليها الطير كامثال البخت. قال ابو بكر، ان هناك لطيرا ناعما يا رسول الله ؟ قال: انعم منه من يأكله منه، وانت منهم ان شاء الله.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ''طوبیٰ'' کا ذکر کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر کیا تم

''طوبیٰ'' کے بارے میں جانتے ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''طوبیٰ'' جنت میں ایک درخت ہے جس کی اونچائی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایک گھوڑ سوار اس کی ٹہنیوں کے نیچے ستر سال تک چلتا جائے تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو اس کے پتے بہت چوڑے ہیں ان پر بختی اونٹنی جیسے پرندے آکر بیٹھتے ہیں حضرت ابوبکر نے کہا: یہ پرندے تو بڑی بڑی نعمتوں والے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ان سے زیادہ نعمتوں والے انہیں کھانے والے ہوں گے اور ان شاء اللہ تم بھی انہیں کھانے والوں میں سے ہو گے۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الواقعہ آیت نمبر 17۔

۔تفسیر الدر المنثور تحت سورۃ الرعد آیت نمبر 27۔

﴿14﴾

سب سے پہلے جنت کون جائیں گے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: ھل تدرون اول من یدخل الجنۃ من خلق اللہ ؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: اول من یدخل الجنۃ من خلق اللہ الفقراء والمھاجرون ، الذین تسد بھم الثغور، و یتقی بھم المکارہ ، ویموت احدھم و حاجتہ فی صدرہ لا یستطیع لھا قضاء ، فیقول اللہ، عزوجل لمن یشاء من ملائکتہ ائتوھم فحیوھم، فتقول الملائکۃ . نحن سکان سمائک و خیرتک من خلقک، افتأمرنا ان نأتی ھولاء. فنسلم علیھم ،

قال: انهم كانوا عبادا يعبدونى لا يشركون بى شيئا، وتسد بهم الثغور، و يتقى بهم المكاره، ويموت احدهم و حاجته في صدره، لا يستطيع لها قضاء، قال: فتأتيهم الملائكة عند ذلك، فيدخلون عليهم من كل باب: سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کیا ہے: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے کون جنت میں جائے گا ؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سب سے پہلے فقراء اور مہاجرین جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے دنیا کی لذتیں روک دی گئیں اور وہ اس کے باوجود خود کو گناہوں سے بچاتے رہے۔ ان میں سے جب کوئی مرتا تو اس حال میں کہ اس کی خواہش اس کے دل میں ہوتی تو وہ اس وقت بھی اپنی خواہش پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جنہیں چاہتا ہے انہیں ارشاد فرماتا ہے: ان کے پاس جاؤ انہیں سلام کہو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: یا اللہ ہم تیرے آسمانوں پر رہنے والی اور تیری مخلوق میں سے بہترین ہیں کیا تو ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور انہیں سلام کریں؟۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جنہیں چاہتا ہے انہیں ارشاد فرماتا ہے: بے شک یہ میرے وہ بندے ہیں جن سے دنیا کی لذتیں دور رہیں اور وہ اس کے باوجود بھی خود کو گناہوں سے بچاتے رہے۔ اور ان میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کی حاجت اس کے سینے میں ہوتی ہے۔ اور وہ اسے پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اسی وقت ان کے پاس آتے ہیں اور وہ ہر دروازے میں سے انہیں یہ کہتے ہوئے داخل ہوتے ہیں: سلام

عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار .

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 168۔

۔مسند البز ار جلد نمبر 6 صفحہ نمبر حدیث نمبر 427۔

۔صحیح ابن حبان حدیث نمبر 7414۔

﴿15﴾

سب سے پہلے جنت کون سا گروہ جائے گا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبدالله بن عمرو قال: قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم : أ تعلم اول زمرة تدخل الجنة من امتی ؟. قلت: اللّٰه ورسوله اعلم، قال: المهاجرون یأتون یوم القیامة الی باب الجنة و یستفتحون فیقول لهم الخزنة: اَوَ قد حوسبتم فیقولون: بای شیٔ نحاسب و انما کانت اسیافنا علی عواتقنا فی سبیل الله حتی متنا علی ذلک قال: فیفتح لهم فیقیلون فیه اربعین عاما قبل ان یدخلها الناس.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جنت میں سب سے پہلے کون سا گروہ داخل ہوگا؟ ۔میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے مہاجرین جنت کے دروازے پر آئیں گے اور وہ جنت کا دروازہ کھولنے کے لئے کہیں گے تو جنت کا خازن کہے گا: کیا تمہارا حساب کتاب ہوگیا ہے؟۔تو وہ کہیں گے: کس چیز کے ساتھ ہمارا حساب کیا جائے گا

جب کہ ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر تھیں یہاں تک کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر گئے ۔چنانچہ ان کے لئے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہ عام لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 80۔

۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ آل عمران آیت نمبر 154۔

۔السلسلۃ الصحیحہ (البانی) حدیث نمبر 853۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 229۔

﴿16﴾

مومن اور مسلم کون ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عبداللہ بن عمرو بن العاص یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: أ تدرون من المسلم؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، قال: تدرون من المؤمن؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: من امنہ المؤمنون علی انفسھم واموالھم .والمھاجر من ھجر السوء فاجتنبہ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے ہیں تم جانتے ہو کہ مسلمان کون ہے؟ ۔صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں ۔آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں ۔پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مومن کون ہے؟ ۔صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جس سے مومن اپنی جانوں اور مالوں پر امن پائیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو برائی کو چھوڑ دے اور پھر اس سے بچتا رہے۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 206۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 18۔

﴿17﴾

دل درست جگہ ہو اور آنکھ روئے تو
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن محمد بن عمرو ، ان سلمة بن الازرق، اخبره انه كان جالسا مع ابن عمر ذات يوم بالسوق، فمر بجنازة يبكى عليها فعاب ذلك ابن عمر وانتهرهم ، فقال له سلمة بن الازرق، لا تقل ذلك يا ابا عبد الرحمن، فاشهد على ابى هريرة سمعته يقول وتوفيت امرأة من كنائن مروان فشهدتها فامر مروان بالنساء اللاتى يبكين ان يضربن، فقال ابوهريرة: دعهن يا ابا عبد الملك فانه مر النبى صلى الله عليه وسلم بجنازة يبكى عليها وانا معه ومعه عمر بن الخطاب فانتهر عمر اللاتى يبكين ، فقال له النبى صلى الله عليه وسلم: دعهن يا ابن الخطاب ، فالنفس مصابة، والعين دامعة، وان العهد حديث، قال انت سمعته قال؟ قلت نعم قال: الله ورسوله اعلم .

محمد بن عمر سے روایت ہے کہ بے شک سلمہ بن ازرق رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی: ایک مرتبہ وہ بازار میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک

جنازہ گذرا جس پر رویا جا رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان پر اعتراض کیا اور انہیں جھڑکا تو سلمہ بن ازرق نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن ایسے نہ کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں کنائن مروان (بہو یا بھاوج) سے ایک عورت فوت ہوگئی تو میں (حضرت ابوھریرہ) وہاں موجود تھا تو مروان نے حکم دیا کہ رونے والی عورتوں کو مارا جائے تو حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو۔ ایک مرتبہ ایک جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گذرا۔ میں اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے والیوں کو جھڑکا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب انہیں چھوڑ دو۔ دل درست جگہ پر ہیں اور آنکھ بہہ رہی ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: کیا یہ بات تم نے خود ان سے سنی ہے؟۔ میں نے عرض کیا جی ہاں انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں

۔ مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 553۔

۔ مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 110۔

﴿18﴾

میت پر گریہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ان ابن عمر حین سأل سلمة بن الازرق فی الرخصه فی البکاء علی المیت فقال له ابن عمر: انت سمعت هذا من ابی هریرة قال: نعم قال ویأثره عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: نعم قال: الله ورسوله اعلم.

حضرت سلمہ بن ازرق نے میت پر رونے کی رخصت کے بارے میں پوچھا

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا یہ بات تم نے خود حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟۔ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اور کیا اس کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بھی موجود ہے؟۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۔غریب الحدیث (ابوعبید القاسم) جزء نمبر 2 صفحہ نمبر 59۔

﴿19﴾

شب برات کی فضیلت کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عائشة قالت : قام رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل يصلى فاطال السجود حتى ظننت انه قد قبض فلما رأيت ذلک قمت حتى حركت ابهامه فتحرک فرجعت فلما رفع راسه من السجود وفرغ من صلاته فقال: يا عائشة او يا حميراء أ ظننت ان النبى قد خاس بک قلت: لا والله يا نبى الله ولكنى ظننت انک قبضت لطول سجودک فقال: أتدرين اى ليلة هذه قلت: الله ورسوله اعلم. قال هذه ليلة النصف من شعبان ان الله عزوجل يطلع على عباده فى ليلة النصف من شعبان فيغفر للمستغفرين ويرحم المسترحمين و يؤخر اهل الحقد كما هم .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک رات نفل نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا

کہ میں نے گمان کیا کہ (خدانخواستہ) آپ کا وصال ہوگیا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی مجھے یہ خیال آیا تو میں اٹھی اور آپ کے انگوٹھے مبارک کو ہلایا تو آپ نے حرکت فرمائی تو میں واپس پلٹی چنانچہ آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اس کے بعد آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ یا اے حمیراء کیا تم نے گمان کیا کہ اللہ کے نبی تم سے بے وفائی کریں گے؟۔ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے لیکن میں نے یہ گمان کیا کہ (خدانخواستہ) آپ کا وصال مبارک نہ ہوگیا ہو بوجہ آپ کے طولِ سجدہ کے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے؟۔ میں نے عرض کیا: <u>اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں</u>۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نصف شعبان کی شب (شب برات) ہے نصف شعبان کی شب (شب برات) میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف خصوصی توجہ فرماتا ہے اور اور مغفرت مانگنے والوں کی مغفرت فرما دیتا ہے اور رحمت مانگنے والوں پر رحمت فرماتا ہے۔ کینہ پروروں کو ڈھیل دیتا ہے۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 382۔

۔الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 73۔

۔تفسیر الدرالمنثور (سیوطی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 403۔

﴿20﴾

شب برات کا لطف

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم . قال لها اى ليلة هذه؟ قالت: <u>الله ورسوله اعلم</u> قال هي ليلة النصف من شعبان ، قالت فقام وصلى ، فخفف القيام فقرأ الحمد لله وسورة خفيفة،

وسجد الى شطر الليل ، وقام فى الركعة الثانية فقرأ فيها نحو قرائته الاولى ، وكان في سجوده الى الفجر، قالت عائشة : فكنت انتظره قائمة اراوح بين قدمى فلما طال على ظننت ان الله عزوجل قد قبض رسوله فدنوت منه حتى مسست أخمص قدميه فتحرك فسمعته يقول فى سجوده، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سُخْطِکَ وَبِمعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ ، فقلت : يا رسول الله لقد سمعتک تقول فى سجودک الليلة شيئاً ما سمعتک تذكره قط؟ قال : وعلمت ذلک ؟ قلت: نعم ، قال: تعلميهن وعلميهن فان جبريل امرنى ان اكررهن فى السجود .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: یہ کون سی رات ہے؟۔انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نصف شعبان کی شب (شب برات) ہے۔آپ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور نفل ادا کرنے شروع کیے آپ کا قیام ہلکا تھا اس میں سورۃ فاتحہ پڑھی اور چھوٹی سورت تلاوت فرمائی اور رات کے ایک حصہ تک مسلسل سجدہ کیا اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے اور اس میں بھی پہلی رکعت کی طرح مختصر قرات کی اور فجر تک دوسرا سجدہ فرمایا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے کہا: میں مسلسل اپنے قدموں پر منتظر رہی۔جب یہ انتظار مجھ پر گراں ہو گیا تو میں نے گمان کیا (خدانخواستہ) آپ کا وصال مبارک ہی نہ ہو گیا ۔چنانچہ میں آپ کے قریب ہوئی اور آپ کے قدم مبارک کا وہ حصہ جو زمین پر نہیں لگا ہوا

تھا اسے چھوا تو اس میں حرکت ہوئی تو میں نے آپ سے سجدہ کی حالت میں یہ دعا سنی:
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سُخْطِکَ وَبِمعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ.
جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں نے آپ کے سجدہ میں آپ سے وہ کلمات سنے ہیں جو میں نے اس سے پہلے کبھی آپ سے نہیں سنے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے وہ کلمات سیکھ لئے ہیں؟۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دوسری عورتوں کو بھی وہ کلمات بتاؤ اور یاد کروادو۔ مجھے جبریل علیہ سلام نے کہا ہے کہ آپ ان کلمات کو سجدوں میں بار بار پڑھیں۔

۔دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 226۔

﴿21﴾

سب سے بڑے بدکار کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه: أتدرون أزنى الزنا عند الله ؟ قالو: اللّٰه ورسوله اعلم قال : فان ازنى الزنا عند الله استحلا ل عرض امرئ مسلم . ثم قرأ: والذين يؤذون المومنين والمومنات بغير ما اكتسبوا (الاحزاب:58)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا زنا کون سا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ

علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا زنا مسلمان کی عزت کو حلال سمجھنا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

والذین یؤذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا (الاحزاب: 58)

۔مسندابی یعلیٰ حدیث نمبر 4689۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) حدیث نمبر 13132۔

﴿22﴾

یہودیوں کو مسلمانوں سے حسد کس بات کا؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال أ تدرین علی ما حسدونا یعنی الیهود قالت قلت: الله ورسوله اعلم قال فانهم حسدونا علی القبلة التی هدینا لها وضلوا عنها وعلی الجمعة التی هدینا الیها وضلوا عنها وعلی قولنا خلف الامام امین.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا تو جانتی ہے کہ یہود ہم پر سب سے زیادہ کس چیز پر حسد کرتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشادفرمایا: اس قبلہ پر ہم سے حسد کرتے ہیں جس کے لئے ہم نے ہدایت پائی اور یہ بہک گئے ہیں، اور جمعہ پر بھی یہ ہم سے حسد کرتے ہیں کہ جس کی طرف ہم نے ہدایت پائی اور یہ گمراہ ہو گئے ہیں اور یہ امام کے پیچھے ہمارے آمین کہنے پر بھی حسد کرتے ہیں۔

۔فضائل الاوقات (بیہقی) صفحہ نمبر 460۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 56۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 89۔

﴿23﴾

سایۂ عرش کے نیچے جانے والے اول کون؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أ تدرون من السابقون الى ظل الله عزوجل يوم القيامة؟. قالوا: الله ورسوله اعلم. قال الذين اذا اعطوا الحق قبلوه واذاسئلوه بذلوه وحكموا للناس كحكمهم لانفسهم.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں سبقت لے جانے والے کون ہوں گے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جب انہیں حق دیا جائے تو قبول کرلیں اور جب ان سے مانگا جائے تو وہ اسے خرچ کریں اور لوگوں کے لئے بھی ایسے ہی فیصلہ کریں جیسا اپنی جانوں کے لئے فیصلہ کریں۔

۔مسند احمد جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 69۔

۔کتاب الزھد احمد بن حنبل صفحہ نمبر 2367۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 504۔

﴿24﴾

مشکل ترین معاملات کا فیصلہ کیسے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عائشة ، قالت دخلت على ام مسطح على عظم او شوكة ، فقالت: تعس مسطح ، قلت بئس ما قلت رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقالت أشهد إنك من الغافلات المؤمنات، أتدرين ما قد طار عليك ، فقلت: لا والله ، قالت: متى عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بك ؟ قلت رسول الله بفعل فى ازواجه ما احب ، يبدأ بمن احب منهن و يأتى من احب قالت: فانه طبق عليك كذا وكذا ، فخررت مغشية علىّ ، فبلغ ام رومان امى، فلما بلغها الامر اتتنى، فحملتنى، فذهبت الى بيتها، فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عائشة قد بلغها الامر، فجاء اليها، فدخل عليها، وجلس عندها، وقال:يا عائشة ، ان الله قد وسع التوبة ، نحن كذلك اذ جاء ابو بكر ، فدخل علىّ ، فقال: يا رسول الله ، ماتنتظر بهذه التى خانتك وفضحتنى؟. قالت: فازددت شرا الى شر، قالت: فارسل الى على فقال: يا على ، ما ترى فى عائشة قال: الله ورسوله اعلم قال:لتخبرنى ما ترى فى عائشة قال: قد وسع الله النساء ولكن ارسل الى بريرة خادمها فسلها، فعسى ان تكون قد اطلعت على شئ من امرها. فارسل الى بريرة، فجاءت فقال لها:أ تشهدين انى رسول الله ؟ قالت : نعم قال :فان سالتك عن شئ

فلا تكتمني قالت: يا رسول الله ، ما من شئ تسألني عنه الا اخبرتک به ، ولا اكتمک ان شاء الله شيئا. قال: فقد كنت عند عائشة ، فهل رأيت منها شيئا ما تكرهينه؟ قالت: لا والذى بعث بالنبوة، ما رأيت منها منذ كنت عندها الا خلة قال: وما هى؟ قالت: عجنت عجينا لى، فقلت لعائشة: احفظى هذا العجينة حتى اقتبس نارا، فاختبز ، فقامت تصلى ، فغفلت عن الخمير، فجاء ت الشاة فاكلتها فارسل الى اسامة ، فقال: يا اسامة، ما ترئ فى عائشة ؟. قال الله رسوله اعلم قال لتخبرنى بما ترى فيها قال: فانى ارى ان تمسک فينها حتى يحدث الله اليک فيها. قالت فما كان الا يسيرا حتى نزل الوحى ، فلم يزل يرى فى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم السرور، وجاء عذرها من السماء يعنى من الله ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابشرى يا عائشة ، ثم ابشرى يا عائشة، قد انبانى الله بعذرک.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں قضائے حاجت کی غرض سے ام مسطح کو ساتھ لے کر گئی۔ راستے میں پڑی ہوئی ہڈی یا کانٹے کی بناء پر گر گئی ام مسطح نے کہا: مسطح ہلاک ہو۔ میں نے کہا: تم نے بہت برا کہا وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں ام مسطح نے کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ غافل مومنات میں سے ہیں۔ کیا آپ جانتی ہیں کہ اس نے آپ کے بارے میں کیا باتیں اڑائی ہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جانتی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا آپ کے ساتھ کب وقت گذرتا ہے؟۔ میں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی ازواج

میں سے جسے چاہتے ہیں اس کے ساتھ وقت گذارتے ہیں جس سے چاہتے ہیں اس سے ابتداء فرماتے ہیں اور جس کے پاس پسند کرتے ہیں اس کے پاس جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ پر ایسا ایسا الزام لگا دیا گیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ یہ سن کر مجھ پر بے ہوش طاری ہوگئی۔ یہ بات میری امی ام رومان کو پہنچی جب یہ سارا معاملہ ان پر واضح ہوا تو وہ میرے پاس آئیں اور مجھے اپنے ساتھ لیا اور اپنے گھر لے گئیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ عائشہ کو سارے معاملہ کی خبر ہوگئی ہے۔ تو وہ آپ کی طرف آئے اور ان کے پاس داخل ہوئے اور آکر بیٹھ گئے۔ اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ نے توبہ میں وسعت رکھی ہے۔ ابھی ہم اسی گفتگو میں تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس آگئے اور کہا: یارسول اللہ آپ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں اس کے بارے میں جس نے آپ کے ساتھ خیانت کی اور مجھے رسوا کیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرا ذہنی کرب بڑھتا جا رہا تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت علی کو بلوا بھیجا۔ ان سے کہا اے علی عائشہ کے بارے میں کیا تیری کیا رائے ہے؟۔ انہوں نے کہا: <u>اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں</u>۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو تو عائشہ کے بارے میں رائے رکھتا ہے وہ مجھے بتا دو۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو عورتوں کے معاملہ میں وسعت دی ہے۔ البتہ آپ بریرہ کو بلوائیں جو ان کی لونڈی ہے آپ اس سے پوچھیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو ان کے کسی بھی معاملہ پر کوئی اطلاع دیں۔ آپ نے کسی کو بریرہ کی طرف بھیجا۔ چنانچہ جب وہ آئیں تو آپ نے اس سے کہا: کیا تو گواہی دیتی ہے کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ سے کچھ پوچھوں تو مجھ سے کچھ چھپاؤ گی تو نہیں؟۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ جو کچھ بھی پوچھیں گے اس کی آپ

کو خبر دوں گی اور میں سے آپ سے کچھ بھی نہیں چھپاؤں گی ان شاء اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب سے تو عائشہ کے پاس ہے تو کیا تو نے کوئی ایسی چیز دیکھی تھی جو تجھے ناپسندیدہ ہو؟۔ اس نے عرض کیا: نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبوت کے ساتھ بھیجا میں جب سے ان کے پاس ہوں میں نے ان میں کوئی بھی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھی سوائے ایک معمولی بات۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا: انہوں نے عرض کیا: کہ میں نے ایک مرتبہ اپنے لئے آٹا گوندھا اور انہیں اس کا خیال رکھنے کے لئے کہا کہ میں آگ بھڑکالوں کہ روٹیاں پکاؤں۔ تو یہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوگئیں اور آٹے سے غفلت ہوگئی بکری آئی اور آٹا کھا گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت اسامہ کو بلوا بھیجا اور حضرت اسامہ سے فرمایا: عائشہ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو تیری عائشہ کے بارے میں رائے ہے وہ مجھے بتادو۔ انہوں نے کہا کہ بے شک میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس معاملہ میں رکے ہوئے ہیں یہاں تک کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ آپ پر وحی نازل فرمادے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ابھی تھوڑی دیر بھی نہیں گذری تھی کہ وحی نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما اٹھا کیوں کہ آسمان سے حضرت عائشہ کے بارے میں پاکیزگی نازل ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ تمہیں مبارک ہو تمہیں پھر مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے بارے میں پاکیزگی کی آیات عطا فرمادی ہیں۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 117۔

۔تاریخ مدینۃ (ابن شبۃ) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 323۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 368۔

﴿25﴾

سب سے بہترین جگہ کون سی؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال لی النبی صلی الله علیه وسلم: ای البقاع خیر؟ قالت: قلت: الله ورسوله اعلم، :قالت: قلت یا رسول الله، کأنک ترید بین الرکن، والمقام؟. قال صلی الله علیه وسلم: صدقت ان خیر البقاع و اطهرها وازکاها واقربها من الله تعالی ما بین الرکن، والمقام.وان فی ما بین الرکن والمقام روضة من ریاض الجنة فمن صلی اربع رکعات نودی من بطنان العرش ایها العبد غفر لک ما قد سلف فاستأنف العمل .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: زمین کا کون سا ٹکڑا بہترین ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ لیکن شاید آپ کی مراد رکن یمانی اور مقام ابراہیم کا درمیانی حصہ ہے۔ آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا یہ زمین کے ٹکڑوں میں سے بہترین پاکیزہ، مزکی اور اللہ کے سب سے زیادہ قریب وہ جگہ ہے جو رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ہے اور وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ جو کوئی اس میں چار رکعات پڑھے گا عرش کے دامن سے آواز دی جائے گی: اے بندے تیرے گناہ معاف ہو گئے نئے سرے سے عمل شروع کر

۔اخبار مکۃ (فاکھی) حدیث نمبر 1032۔

۔شرف المصطفیٰ (عبد الملک الخرکوشی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 238۔

۔شفاء الغرام باخبار بلد الحرام (الفاسی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 264۔

﴿26﴾

صدیوں قبل کے حالات

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عائشة قالت: قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم: تدرین مَن قضاعة؟. قلت الله و رسوله اعلم قال: هو قضاعة بن معد وهو بِكرُهٗ و به کان یُکنی.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: تو جانتی ہے کہ قضاعہ کون تھا؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ قضاعہ بن معد ہے اور وہ اس کا پہلوٹھا بیٹا تھا اسی کی وجہ سے اس نے یہ کنیت رکھی تھی۔

۔المعجم لابن الاعرابی حدیث نمبر 741۔

۔لسان المیزان (عسقلانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 71۔ (حرف سین)

﴿27﴾

مشکل مسائل کی تفہیم کروانا

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عائشة رضی الله عنها: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما لاصحابه: أ تدرون ما مثل احدکم ومثل اهله وماله وعمله؟. فقالوا: الله ورسوله اعلم. فقال: انما مثل احدکم ومثل ماله واهله وولده، وعمله کمثل رجل له ثلاثة اخوة، فلما حضرته الوفاة دعا بعض اخوته

فقال: انه قد نزل من الامر ما ترى، فما لي عندك ، وما لي لديك؟ فقال: لك عندي ان امرضك، ولا ازايلك، وان اقوم بشأنك، فاذا مت غسلتك وكفنتك، وحملتك مع الحاملين، احملك طورا، واميط عنك طورا، فاذا رجعت اثنيت عليك بخير عند من يسألني عنك ، هذا اخوه الذي هو اهله، فما ترونه؟ قالوا: لا نسمع طائلا يا رسول الله ، ثم يقول للاخ الاخر: أ ترى ما نزل بي ؟ فما لي لديك، وما لي عندك ؟ فيقول: ليس عندي غناء الا وانت في الاحياء، فاذا مت ذهب بك مذهب وذهب بي مذهب، هذا اخوه الذي هو ماله، كيف ترونه؟ قالوا: ما نسمع طائلا يا رسول الله ، ثم يقول لاخيه الاخر: أ ترى ما قد نزل بي، وما رد على اهلي، ومالي؟ فما لي عندك ، ومالي لديك ؟. فيقول: انا صاحبك في لحدك، وانيسك في وحشتك، واقعد اليوم الوزن في ميزانك ، فاثقل ميزانك، هذا اخوه الذي هو عمله ، فكيف ترونه؟ قالوا خير اخ، وخير صاحب يا رسول الله . قال فان الامر هكذا .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن صحابہ سے ارشادفرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تم میں سے کسی ایک کے ساتھ اس کے گھر، مال اور اعمال کی مثال کیسی ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشادفرمایا: تمہاری مثال اس شخص جیسی ہے جیسے ایک شخص ہے اور اس کے تین بھائی ہیں جب اس کی وفات کا

وقت آیا تو اس نے اپنے ایک بھائی کو بلایا اور اسے کہا: جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے میری موت کا وقت قریب ہے تو تیرے پاس میرے لئے کیا ہے اور تو میرے لئے کیا کر سکتا ہے؟۔ اس نے کہا: میں تیری تیمارداری کرتا رہوں گا۔ اور تیرے پاس رہوں گا اور تیرے معاملہ میں مستعد رہوں گا۔ جب تو فوت ہو جائے گا تو میں تجھے غسل دوں گا۔ تجھے کفن دوں گا میت اٹھانے والوں کے ہمراہ تیری میت اٹھاؤں گا۔ تیرا بوجھ اٹھاؤں گا اور تجھ سے بوجھ دور کروں گا۔ جب واپس لوٹوں گا تو جو بھی مجھ سے تیرے بارے میں پوچھے گا اس کے سامنے تیری اچھی تعریف کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ بھائی ہے جو گھر والا ہے۔ کیا تم نے ایسا ہی دیکھا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ اس سے اچھی وضاحت ہم نے کسی سے بھی نہیں سنی۔ آپ نے فرمایا: اس نے پھر دوسرے بھائی سے کہا: کیا تو دیکھ رہا ہے کہ مجھ پر کیا وقت آنے والا ہے۔ تیرے پاس میرے لئے کیا ہے اور تو میرے لئے کیا کر سکتا ہے؟۔ اس نے کہا: مجھے صرف اتنی ہی تیری پرواہ ہے کہ تو زندہ رہے جب تو مر جائے تو تجھے لے جانے والے تجھے اپنے ساتھ لے جائیں اور مجھے لے جانے والے مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ اس کا مال ہے: کیا تم نے ایسا ہی دیکھا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ اس سے اچھی وضاحت ہم نے کسی سے بھی نہیں سنی۔ آپ نے فرمایا: اس نے پھر اپنے تیسرے بھائی سے کہا: کیا تو دیکھ رہا ہے کہ مجھ پر کیا وقت آنے والا ہے، اور کیا کہا مجھ سے میرے گھر والوں اور میرے مال نے؟۔ تیرے پاس میرے لئے کیا ہے اور تو میرے لئے کیا کر سکتا ہے؟۔ اس نے کہا: میں تیری قبر میں تیرا ساتھی ہوں گا تیری تنہائی میں تیرا غمگسار ہوں گا۔ اور تیرے اعمال کے وزن کئے جانے والے دن تیرے میزان میں بیٹھ جاؤں گا اور تیرا میزان بھاری کر دوں گا۔ یہ اس کا وہ بھائی ہے جو اس کا عمل ہے۔ تم اس کے بارے میں کیا خیال کرتے

ہو؟۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ یہ بہترین بھائی ہے اور بہترین ساتھی ہے۔آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک معاملہ واقعی اسی طرح ہی ہے۔

۔امثال الحدیث (ابن الخلا دالرامھر مزی) حدیث نمبر 76۔

۔کنز العمال (علی متقی) حدیث نمبر 42981۔

۔اعلام الموقعین (ابن القیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 238۔

﴿28﴾

تفرقہ باز کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الذین فرقوا دینهم و کانوا شیعا من هم قلت اللّٰه و رسو له اعلم قال هم اصحاب الاهواء و اصحاب البدع و اصحاب الضلال من هذه الامة یا عائشة ان لکل ذنب توبة ما خلا اصحاب الاهواء والبدع لیس لهم توبة انا منهم بری ء وهم منی برا ء.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا وہ کن کے پیروکار ہیں؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اس امت میں خواہشات، بدعات، اور گمراہی والے لوگ ہیں۔اے عائشہ ہر گناہ گار کے لئے توبہ ہے سوائے خواہشات نفس کے غلاموں اور بدعتیوں کے۔ ان کی کوئی توبہ نہیں میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے

بری ہیں۔

۔کتاب الاعتصام (شاطبی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 86۔

۔الموافقات (شاطبی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 154۔

﴿29﴾

آسمان و زمین کا فاصلہ کتنا

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن العباس بن عبدالمطلب قال: کنا جلوسا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبطحاء، فمرت سحابة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم: أ تدرون ماھذا؟. قال: قلنا: سحاب، قال: والمزن. قلنا: والمزن. قال: والعنان قال فسکتنا. قال: ھل تدرون کم بین السماء والارض قلنا: اللہ ورسولہ اعلم. قال: بینھما خمس مائة عام سنة و بین کل سماء الی سماء خمس مائة سنة و کثف کل سماء مسیرة خمس مائة سنة وفوق السماء السابعة بحر بین اسفلہ واعلاہ کمابین السماء والارض، ثم فوق ذلک ثمانیة اوعال، بین رکبھن واظلافھن کمابین السماء والارض، ثم فوق ذلک العرش بین اسفلہ واعلاہ کما بین السماء والارض واللہ تبارک و تعالی فوق ذلک لیس یخفی علی من اعمال بنی آدم شئ

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم پتھریلی زمین میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک بادل کا ٹکڑا گذرا آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو کیا نام دیتے ہو؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ''سحاب''

آپ نے فرمایا: ''مزن'' بھی کہتے ہو؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ''مزن'' بھی کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''عنان'' بھی کہتے ہو؟۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس بات پر ہم خاموش ہو گئے ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ اور ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ بھی پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ اور ہر آسمان کی کثافت بھی پانچ سو سال ہے۔ اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس سمندر کے نچلے حصے اور اوپر والے حصے کے درمیانی حصہ کا فاصلہ بھی اتنا ہی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین کا ہے۔؟ پھر اس کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے ہیں ان کے کھروں اور سرینوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے پھر ان سے اوپر عرش ہے، اس کے نیچے سے اوپر تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کا ہے اور اس سے اوپر اللہ تعالیٰ کی ذات جلوہ افروز ہے ابن آدم کے اعمال میں سے اللہ تعالیٰ پر کوئی بھی چیز مخفی نہیں ہے

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 206۔

۔مسند ابی یعلی حدیث نمبر 6713۔

۔تفسیر بغوی تحت سورۃ الواقعہ آیت نمبر 12 تا 17۔ جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 210۔

﴿30﴾

جنان کیا ہیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال: هل تدرون

ما الجنتان ؟. قالوا: الله ورسوله اعلم. قال: هما بستانان في ريض الجنة كل واحد منهما مسير خمس مائة عام، في وسط كل بستان دار في دار من نور على نور، ليس منهما بستان الا يهتز بنعمة و خضرة قرارها ثابت وفرعها ثابت وشجرها نابت.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کیا تم جانتے ہو کہ جنتان (دو جنتیں) سے مراد کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ دو باغ ہیں جو جنت کے اندر ہیں ان میں ہر ایک پانچ سو سال کی مقدار چلنے کے برابر ہے ہر باغ کے درمیان ایک محل ہے اور اس میں نور ہی نور ہے۔ ان دونوں باغوں میں سے ہر ایک باغ نعمتوں اور ہر سبزی سے معمور ہے، اور یہ دائمی طور پر ہیں اور ان کی شاخیں مضبوط اور اس کے درخت پُر بہار ہیں۔

۔تفسیر مقاتل تحت سورۃ الرحمٰن آیت نمبر 46۔

۔الھدایۃ الی بلوغ النھایۃ (مکی بن ابی طالب القیروانی) تحت سورۃ الرحمٰن آیت نمبر 46۔

﴿31﴾

مقام عمر رضی اللہ عنہ کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس رضي الله عنه. قال: نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمر ذات يوم و تبسم فقال: يا ابن الخطاب أتدرى لم تبسمت اليك؟ قال: الله ورسوله اعلم، قال ان الله تعالى نظر اليك

بالشفقة والرحمة ليلة عرفة، وجعلک مفتاح الاسلام.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حضرت عمر کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے پس آپ نے ارشاد فرمایا: اے عمر کیا تو جانتا ہے کہ میں تمہاری طرف دیکھ کر کیوں مسکرایا ہوں؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب نے عرفہ کی شب تمہاری طرف شفقت و رحمت کے ساتھ دیکھا اور تجھے اسلام کی کنجی قرار دے دیا۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 44 صفحہ نمبر 117۔

۔الریاض النضرۃ (محب طبری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 308۔

۔سمط النجوم العوالی (العصامی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 496۔

﴿32﴾

مقام عمر رضی اللہ عنہ کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں دوسری روایت

عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة ونظر الى عمر بن الخطاب رضى الله عنه فتبسم، فقال: يا عمر، هل تدرى لم تبسمت اليک؟ قال: الله ورسوله اعلم، قال: ان ربک عز وجل باهى باصحابى عشية عرفة، وباهى بک خاصة.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب عرفہ حضرت عمر کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے پس آپ نے ارشاد

فرمایا: اے عمر کیا تو جانتا ہے کہ میں تمہاری طرف دیکھ کر کیوں مسکرایا ہوں؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب عرفہ کی شام میرے تمام صحابہ کرام پر مسرت فرما رہا ہے۔ خاص طور پر تمہارے ساتھ خوشی کا اظہار فرما رہا ہے۔

۔اربعون حدیثا عن اربعین (احمد بن مقرب الکرخی) صفحہ نمبر 44۔

۔محض الصواب فی فضائل عمر ابن الخطاب (ابن المبرس الصالحی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 989۔

﴿33﴾

مقام علی رضی اللہ عنہ کیا ہے؟ (ایک نفیس روایت)

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

قال عبد الله بن عباس رضی الله عنهما : صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة العصر، فقام فی الرکعة الاولی ، حتی ظننا انه لا یرفع راسه ، فرفع راسه، ورفعنا بعده، فلما قضیت الصلاة، انفتل من محرابه صلی الله علیه و سلم وقال: این اخی وابن عمی علی ابن ابی طالب؟ فاجابه علی رضی الله عنه من آخر الصفوف، وهو یقول لبیک لبیک یارسول الله ، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ادن منی یا ابا الحسن فدنا منه ، فلم یزل یدنیه حتی جلس بین یدیه، فقال: یا ابا الحسن ، اما سمعت ما انزل الله علیَّ فی فضل الصف الاول، والتکبیرة الاولی؟ فقال: بلی یا رسول الله ، فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: فما الذی ابطاک عن الصف الاول والتکبیرة الاولی، فهل

شغلک حب الحسن والحسين عن ذلک؟ فقال له على رضى الله عنه: وهل يشغلنى حبهما عن حب الله تعالى؟ قال له فما الذى شغلک عن ذلک يا على قال: يا رسول الله، اذن بلال وانا في المسجد، فركعت ركعتين، واقام بلال الصلاة فكبرت معک التكبيرة الاولى، فوسوسنى شئ من امر الوضوء، فخرجت من المسجد الى منزل فاطمة رضى الله عنها فناديت، يا حسن، يا حسين، فلم يجيبنى احد، فبينما انا كالمرأة الثكلى، او كالحبة فى المقلى، وانا اطلب ماء لوضوئى، اذ هتف بى هاتف عن يمينى، فاذا انا بقدح من الذهب الاحمر، وعليه منديل اخضر، فكشفت المنديل، فاذا هو ماء اشد بياضا من اللبن، واحلى من الشهد، والين من الزبد، فتطهرت للصلاة، تمندلت بالمنديل، وردته على القدح، والتفت فلم اره، ولم ار من وضعه ولا من رفعه فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال: بخ بخ، هل تعلم من اتاک بالمنديل والقدح يا ابا الحسن؟ . قال: الله ورسوله اعلم، قال: اتاک بالقدح جبريل عليه السلام، والماء من حظيرة القدس، والذى مندلک بالمنديل ميكائيل عليه السلام، والذى امسک يدى على ركبتى حتى ادركت الركعة الاولى اسرافيل عليه السلام. يا ابا الحسن من احبک، احبه الله، ومن ابغضک ابغضه الله .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ عصر کی نماز ادا فرمائی آپ نے پہلی رکعت میں اتنی طوالت

اختیار فرمائی کہ ہم نے (رکوع کی حالت میں) گمان کیا کہ اب آپ سر نہیں اٹھائیں گے۔ چنانچہ آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپ کے بعد ہم نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ نے نماز مکمل کی تو اپنے جائے نماز سے پھرے۔ پھر ارشاد فرمایا: میرا بھائی اور میرے چچا کا بیٹا علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟۔ پچھلی صفوں میں سے لبیک لبیک یا رسول اللہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوالحسن میرے قریب آؤ۔ چنانچہ وہ قریب آتے گئے یہاں تک کہ آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے سنا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پہلی صفوں اور تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بارے میں اتارا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر تمہیں کس چیز نے پہلی صف اور تکبیر اولیٰ میں شرکت سے روکا؟۔ کیا تمہیں حسن اور حسین کی محبت نے روکا؟۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا واقعی ان دونوں کی محبت مجھے اللہ تعالیٰ کی محبت سے مصروف رکھ سکتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی پھر کس چیز نے تجھے مصروف رکھا؟۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بلال نے اذان دی اور میں اس وقت مسجد میں تھا میں نے دو رکعت ادا کیں اور بلال نے نماز کی اقامت کہی اور میں آپ کے ساتھ پہلی تکبیر میں شامل ہو گیا تھا۔ پھر مجھے کسی چیز کا اپنے وضوء کے بارے میں وسوسہ ہو گیا۔ چنانچہ میں مسجد سے نکلا اور حضرت فاطمہ کی چرخہ کاتنے والی جگہ کی طرف گیا۔ میں نے آواز دی یا حسن یا حسین۔ کسی نے جواب نہ دیا تو اس وقت (نماز نکلنے کے خوف سے) حاملہ عورت کی طرح لاچار یا جیسے دانہ خوشے کے جیسا ہو گیا۔ میں اپنے وضوء کے لئے پانی طلب کر رہا تھا، جب میرے دائیں طرف سے غیبی آواز آئی تو سرخ سونے کا ایک پیالہ ظاہر ہوا اور اس پر سبز تولیہ تھا۔ میں نے تولیہ اتارا تو نیچے دودھ سے زیادہ سفید پانی تھا جو شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے زیادہ نرم نرم تھا۔ میں نے نماز کے لئے وضوء کیا تولیہ استعمال کر کے واپس

پیالہ پر رکھ دیا میں نے لانے والے کی طرف توجہ کی لیکن میں اسے نہ دیکھ سکا اور نہ ہی یہ دیکھا کہ کس نے رکھا اور نہ ہی یہ دیکھا کہ کس نے اٹھایا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: واہ واہ اے ابوالحسن کیا تو جانتا ہے کہ تیرے پاس تولیہ اور پیالہ لانے والا کون تھا؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیرے پاس پیالہ جبریل علیہ سلام لے کر آئے اور پانی جنت سے آیا تھا اور جس نے تجھے صاف کرنے کے لئے تولیہ دیا وہ میکائیل تھے اور جس نے میرے ہاتھ میرے گھٹنے پر روکے رکھے وہ اسرافیل تھا یہاں تک کہ تو پہلی رکعت میں شامل ہو گیا۔ اے ابوالحسن جو تجھ سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو تجھ سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ سے دشمنی کرے گا۔

۔بحرالدموع (ابن جوزی) صفحہ نمبر 116۔

﴿34﴾

مقابلہ علی رضی اللہ عنہ شیطان سے، فاتح کون؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس قال بینا نحن بفناء الکعبة ورسول الله صلی الله علیه وسلم یحدثنا اذ خرج علینا مما یلی الرکن الیمانی شئ عظیم کاعظم مایکون من الفیلة قال فتفل رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال لُعِنتَ اوقال خُزِیتَ شک اسحاق قال فقال علی بن ابی طالب ماهذا یارسول الله ؟. قال او ما تعرفه یا علی؟. قال: الله ورسول اعلم . قال: هذا ابلیس فوثب الیه فقبض علی ناصیته و جذبه فازاله عن موضعه وقال

یارسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتله؟ . او ماعلمت انه قد اُجِل الی الوقت المعلوم قال فتركه من يده فوقف ناحية ثم قال مالي ولک يا ابن ابی طالب والله ما ابغضک احد الا قد شارکت اباه فيه .اقرأ ماقاله الله تعالی ”وشارکهم فی الاموال والاولاد“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم کعبۃ اللہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بیان فرما رہے تھے کہ اچانک رکن یمانی کی طرف سے ہاتھی جتنے بڑے وجود کی کوئی چیز نکلی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کی طرف تھوکا اور آپ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر لعنت ہو یا فرمایا کہ تو ذلیل ہو (ان الفاظ میں راوی اسحاق کو شک ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیا ہے؟۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی کیا تو اس کو جانتا ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ابلیس ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف جھپٹا مارا اور اس کی پیشانی کو پکڑ لیا اور اس کو اس کی جگہ سے اکھاڑنے لگے اور کہنے لگے یارسول اللہ کیا میں اسے قتل کردوں؟۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اسے وقت مقررہ تک مہلت دی گئی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اسے چھوڑ دیا اور وہ ایک کونے میں کھڑا ہو گیا پھر اس نے کہا: اے علی مجھے اور تجھے کیا اے ابن ابی طالب اللہ کی قسم تیرے ساتھ کوئی بغض نہیں رکھے گا مگر وہی جس کی پیدائش میں اس کے باپ کے ساتھ کوئی اور شریک ہوا ہو (حرامی بچہ)۔ ابن عباس نے فرمایا: اگر تو چاہے تو قرآن پاک کی آیت پڑھ لے: شیطان ان لوگوں کے ساتھ ان کے مالوں اور ان کی اولادوں میں شریک ہوتا ہے۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 56۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 42 صفحہ نمبر 289۔

۔مختصر تاریخ دمشق (ابن منظور) جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 372۔

﴿35﴾

بارشوں کی کثرت کیوں تبرکات صلحاء کا مرتبہ کیا؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس قال: کنت جالساعندالنبی صلی الله علیه وسلم اذااتاه تمیم الداری فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: من این قدمت؟. قال :من الشام فقال تمیم یارسول الله ،لم ار بالشام مدینة احسن من انطاکیة ولااطیب الا انها کثیرة الامطار،فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: أ تدرون ماالسبب فی ذلک؟ .قالوا : الله ورسوله اعلم، قال : فیها جبل وفی ذلک الجبل غار وفی ذلک الغار عصاة موسی صلی علیه وشئ من الواحه، و مائدة سلیمان، ومحبرة ادریس ، و منطقة شعیب،وبردا نوح، ولاتطلع سحابة شرقیة ولاغربیة ولا قبلیة ولاجربیة الا حط من برکتها علیها وعلی ذلک الغار قبل ان تمطر فی الدنیا، ولا تقوم الساعة ولاتذهب اللیالی والایام حتی یخرج رجل من اهل بیتی ومن عترتی یوافق اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی فیستخرج جمیع مافی ذلک الغار، یملأ الارض عدلا کماملئت جورا وظلما.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب آپ کے پاس تمیم الداری آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کہاں سے آیا ہے؟۔ اس نے کہا: شام سے۔ پھر عرض کیا: انطاکیہ سے بڑھ خوبصورت شہر شام میں کوئی بھی نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ وہاں بارشیں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ان بارشوں کا سبب کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں ایک پہاڑ ہے اور اس میں ایک غار ہے اس غار میں حضرت موسیٰ علیہ سلام کا عصا ہے اور تورات کی کچھ تختیاں ہیں، حضرت سلیمان علیہ سلام کا دستر خوان بھی موجود ہے، حضرت ادریس علیہ سلام کی دوات ہے، حضرت شعیب علیہ سلام کا کمر باندھنے کا پٹکا، حضرت نوح علیہ سلام کی چادر ہے۔ نہ تو بادل وہاں پر مشرق سے آتے ہیں اور نہ ہی مغرب سے نہ ہی سامنے سے اور نہ ہی جر بیہ سے بلکہ یہ ان تبرکات کی برکت سے ہے اور یہ بادل دنیا پر بارش برسانے سے قبل اس غار پر بارش برساتے ہیں۔ قیامت قائم نہ ہوگی اور نہ ہی دن اور رات جائیں گے یہاں تک کہ ایک شخص میری اہلبیت میں سے، میری عترت میں سے نکلے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے موافق ہوگا۔ جو کچھ اس غار میں ہے وہ تمام چیزیں اس غار میں سے نکالے گا اور وہ زمین کو عدل سے اس طرح معمور کردے گا جیسے اس وقت یہ زمین ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی ہوگی۔

بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب (ابن العدیم عقیلی) جزء نمبر 1 صفحہ نمبر 101۔

﴿36﴾

منکر درود کا انجام

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ارتقی علی المنبر

فامن ثلاث مرات، ثم قال: تدرون لم امنت ؟. قالوا: اللّٰہ ورسولہ اعلم ، قال جاء نی جبریل علیہ السلام ، فاخبرنی : انہ من ذکرت عندہ فلم یصل عیلک دخل النار.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر چڑھے تو تین مرتبہ آمین کہا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے آمین کیوں کہا؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ سلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ بے شک جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 83۔

۔فضائل رمضان (ابن شاہین) حدیث نمبر 1۔

۔الترغیب والترہیب (منذری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 330۔

﴿37﴾

ستارہ ٹوٹنے کا سبب

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن رجل من الانصار انہم بیناہم جلوس لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رمی بنجم فاستنار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :ماذا کنتم تقولون فی الجاہلیۃ اذا رمی مثل ھذا قالوا اللّٰہ ورسولہ اعلم کنا نقول ولد اللیلۃ

رجل عظيم و مات رجل عظيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانها لا يرمى بها لموت احذ ولا لحياته ولكن ربنا تبارک وتعالى اسمه اذا قضى امرا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الذين يلونهم حتى يبلغ التسبيح اهل هذه السماء الدنيا ثم قال الذين يحملون حملة العرش لحملة العرش ماذا قال ربكم فيخبرونهم ماذا قال فيستخبر بعض اهل السماوات بعضا حتى يبلغ الخبر هذه السماء الدنيا فتخطف الجن السمع فيقذفون الى اوليائهم ويرمون فلما جائوا به على وجهه فهو حق ولكنهم يقرفون فيه ويزيدون.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری صحابی سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو ستارہ ٹوٹا جس سے روشنی نکلی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: جب اس طرح ستارہ ٹوٹتا تو زمانہ جاہلیت میں تم کیا کہتے تھے؟۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں لیکن ہم کہتے تھے کہ آج کوئی بہت ہی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے اور کوئی بہت بڑا آدمی مر گیا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نہ تو کسی کی موت کے ساتھ مارا جاتا ہے اور نہ کسی کی زندگی کے ساتھ لیکن ہمارا رب جس کا نام برکت والا، بلندی والا ہے جب کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو حاملین عرش فرشتے سبحان اللہ کہتے ہیں پھر جو ان کے قریب آسمان کے فرشتے ہیں وہ سبحان اللہ کہتے ہیں حتی کہ ان کی تسبیح آسمان دنیا کے فرشتوں تک پہنچتی ہے۔ پھر حاملین عرش کے قریب والے فرشتے حاملین عرش سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فیصلہ فرمایا ہے وہ انہیں خبر دیتے ہیں کہ کیا فیصلہ فرمایا ہے۔

آسمانوں والے بعض آسمانوں والوں کو خبر دیتے ہیں اور یوں آسمانِ دنیا والے بعض فرشتوں کو بھی خبر پہنچتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فیصلہ فرمایا۔ پھر جن اس سنی ہوئی بات کو لے اڑتے ہیں اور اسے کاہنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں۔ پس اگر وہ اسی طرح خبر دیں تو وہ ٹھیک ہوتی ہے لیکن وہ اس میں اپنی مرضی سے کچھ اور ملا دیتے ہیں اور زیادہ کر دیتے ہیں

۔صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکھانۃ۔

۔مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 7182۔

۔معرفۃ الصحابۃ (ابونعیم) حدیث نمبر 7144۔

﴿38﴾

ایمان کی مضبوطی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم . انہ قال لابی ذر ، یا ابا ذر ای عری الایمان اوثق؟. قال اللّٰہ ورسولہ اعلم. قال الموالاۃ فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے ارشاد فرمایا ہے: کون سا ایمان مضبوط ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے دوستی کرنا اس کی رضا کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اسی کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 70۔

۔کنز العمال (علی متقی) حدیث نمبر 1395۔

﴿39﴾

اعمال کی مضبوطی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی ذر: "ای العمل اوثق ؟ قال: اللّٰه ورسوله اعلم، قال: الموالاة فی الله، والمعاداة فی الله عزوجل، والحب فی الله وعزوجل.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے ارشاد فرمایا ہے: کون سا عمل مضبوط ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے کسی سے پیار کرنا اور اس کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی اور اس کی رضا کے لئے کسی سے محبت کرنا۔

۔ترتیب الامالی الخمیسۃ للشجری (یحی الشجری الجرجانی) حدیث نمبر 2059۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 215۔

۔مرقاۃ (ملاعلی قاری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 107۔

﴿40﴾

قیامت کا زلزلہ کیسا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه الایة واصحابه عنده یا ایها النبی اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة

شی ء عظیم فقال: (هل تدرون ای یوم ذاک؟ قالوا: اللّٰہ ورسوله اعلم.
قال: ذاک یوم یقول الله : یاآدم . قم فابعث بعث النار فیقول: یارب من
کل کم ؟ فیقول: من کل الف تسع مائة و تسعة وتسعین و واحدا الی
الجنة . فشق ذلک علی القوم ووقعت علیهم الکآبة والحزن . فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم : انی لارجو ان تکونوا شطر اهل الجنة،
ففرحوا ثم قال اعلموا وابشروا، فانکم بین خلیقتین لم تکونا مع احد الا
کثرتاه یأجوج ومأجوج وانما انتم فی الناس او قال فی الامم کالشامة فی
جنب العبیر او کالرقمة فی ذراع الدابة، وانما امتی جزء من الف جزء .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے ایک مرتبہ یہ آیت تلاوت فرمائی یا ایها الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة
شیء عظیم [الحج - 1] الی قوله ولکن عذاب الله شدید [الحج :2]
تو آپ نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟۔صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا:
یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ سلام سے ارشاد فرمائے گا: جہنم کے لئے
فوج تیار کرو۔حضرت آدم علیہ سلام عرض کریں گے: دوزخ کے لئے کتنی نفری ہے۔اللہ
تعالیٰ فرمائے گا نوسو ننانوے دوزخ کے لئے اور ایک جنت کے لئے۔یہ بات مسلمانوں پر
بہت گراں گذری ان پر دکھ اور غم طاری ہو گیا۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ جنتیوں کا ایک حصہ ہو گے یہ سن کر صحابہ کرام بہت خوش ہوئے
پھر فرمایا: اچھی طرح جان لو اور خوش ہو جاؤ بے شک تم لوگ دو مخلوقات کے درمیان ہو لیکن

ان کے ساتھ نہیں ہوگی مگران کی کثرت یاجوج اور ماجوج ۔اور دیگر لوگوں کے ساتھ تمہاری مثال ایسی ہے جیسے اونٹ کے پہلو میں تل کی یا کسی جانور کی ٹانگ میں داغ، اور میری امت ہزار جزء میں سے ایک جزء ہوگی۔

۔تھذیب الاثار (طبری) حدیث نمبر 2749۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 612۔

۔تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ الحج آیت نمبر 1۔

﴿41﴾

جنت میں سب سے افضل خواتین کون؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس قال : خط رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الارض اربعة خطوط، وقال : أ تدرون ما هذا ؟ قالوا الله ورسوله اعلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : افضل نساءِ اهل الجنة : خديجة بنت خويلد ، وفاطمة بنت محمد، ومريم بنت عمران ، وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچی اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم ہے۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 316۔

۔مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 2722۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 407۔

﴿42﴾

مومن کے گناہ کیسے جھڑتے ہیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن العباس، قال: کنا جلوساً مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم تحت شجرة، فهاجت الریح، فوقع ماکان فیها من ورق نخر، و بقی فیها ماکان من ورق اخضر، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: مامثل هذه الشجرة؟ قال القوم : الله ورسوله اعلم، قال مثلها مثل المؤمن، اذااقشعر من خشیة الله، وقعت عنه ذنوبه و بقیت له حسناته .

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ہوا چلنے لگی تو اس سے کمزور پتے گرنے لگے اور اس کے پیچھے سبز پتے باقی رہ گئے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا اس درخت کی طرح کسی کی مثال ہے؟۔صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی مثال مومن کی مثال ہے۔جب وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزتا ہے تو اس سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

۔مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر 6703۔

۔اتحاف الخیرۃ المہرۃ (بوصیری) حدیث نمبر 7094۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 558۔

﴿43﴾

بادلوں کی گرج کا مقصد

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال كنا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمع الرعد فقال أتدرون ما يقول فقلنا الله ورسوله اعلم قال فانه يقول : موعدک لمدينة كذا.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے گرج کی آواز سنی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو وہ گرج کیا کہتی ہے؟۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کہتی ہے کہ آپ کے ساتھ فلاں شہر کی فتح کا وعدہ ہے۔

۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ الرعد آیت نمبر 14۔

۔کتاب الدعاء (طبرانی) حدیث نمبر 987۔

﴿44﴾

جہنم کا دھماکہ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی هريرة قال كنا مع رسول الله اذ سمع وجبة فقال النبی صلى الله عليه وسلم : تدرون ماهذا ؟ قال : قلنا : الله ورسوله اعلم، قال: هذا حجر رمی به فی النار منذ سبعين خريفا فهو يهوی فی النار الان

حتی انتهی الی قعرها .

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم نے کوئی چیز گرنے کی زوردار آواز سنی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیسی آواز تھی؟۔ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا جو ستر سال تک چلتا رہا اور اب جہنم کی آخری تہہ میں گرا ہے۔

۔صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا باب فی شدۃ حر نار جھنم الخ

۔صحیح ابن حبان حدیث نمبر 7469۔

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 371۔

۔کتاب البعث والنشور (بیہقی) حدیث نمبر 465۔

﴿45﴾

عالم برزخ میں کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی هریره عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان المومن فی قبره لفی روضة خضراء ویرحب له قبره سبعون ذراعا وینور له کالقمر لیلة البدر أ تدرون فیما انزلت هذه الایة: فان له معیشة ضنکا و نحشره یوم القیامة اعمی(سورة طه آیت نمبر 124) أ تدرون ماالمعیشة الضنکة؟ قالوا: الله ورسوله اعلم: قال: عذاب الکافر فی قبره والذی نفسی بیده انه یسلط علیه تسسعة وتسعون تنینا أ تدرون ماالتنین سبعون

حية لكل حية سبع رؤوس يلسعونه و يخدشونه الى يوم القيامة .

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مومن اپنی قبر میں ہوگا تو یقیناً وہ سرسبز باغ میں ہوگا اس کی قبر ستر گز کشادہ کردی جائے گی اور اس کے لئے چودھویں کے چاند کی طرح روشنی کردی جائے گی ۔پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت فان لہ معیشة ضنکا و نحشره یوم القیامة اعمی (سورۃ طه آیت نمبر 124) کس بارے میں نازل ہوئی؟ اور کیا تم جانتے ہو کہ معیشة ضنکا سے کیا مراد ہے؟ ۔صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں ۔آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کافر کی قبر میں کافر کا عذاب ہے ۔اور مجھے اس ذات کی قسم اس پر ننانوے گنجے سانپ مقرر کئے جائیں گے ۔آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو تنین کیا ہے؟ ۔ایک تنین سے مراد ستر سانپ ہیں اور ہر سانپ کے ستر سر ہیں اور وہ اسے قیامت تک کاٹتے اور ڈستے رہیں گے ۔

۔صحیح ابن حبان حدیث نمبر 3122۔

۔الترغیب والترھیب (منذری) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 193۔

﴿46﴾

بادلوں نے کہاں برسنا ہے، آسمانوں، زمین کا فاصلہ کتنا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابوهريرة قال : بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، اذ مرت سحاب ، فقال : أ تدرون ماهذه ؟ . قال قلنا : الله و رسوله اعلم . قال : هذه العنان وروايا اهل الارض ، يسوقه الله الى قوم من لا

يشكره من عباده ولا يدعونه قال: هل تدرون ما فوقكم ؟. قلنا: اللّٰه ورسوله اعلم ، قال: فانها الرقيع سقف محفوظ و موج مكفوف ثم قال هل تدرون كم بينكم و بينها ؟. قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم ،قال : بينكم و بينها مسيرة خمس مائة سنة .ثم قال هل تدرون ما فوق ذلک قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم ، قال فان ذلک سمائين مابينهما مسيرة خمس مائة عام حتى عد سبع سماوات،مابين كل سمائين مابين السماء و الارض. ثم قال: هل تدرون مافوق ذلک ؟. قالوا: الله ورسوله اعلم، قال:فان فوق ذلک العرش و بينه وبين السماء بُعد ما بين السمائين ثم قال: هل تدرون ما الذى تحتكم ؟. قالوا: الله ورسوله اعلم، قال:فانها الارض. ثم قال : هل تدرون ما الذى تحت ذلک ؟. قالوا: الله و رسوله اعلم .قال: فان تحتها ارضا اخرى بينهما مسيرة خمس مائة عام حتى عد سبع ارضين ، بين كل ارضين مسيرة خمس مائة سنة ثم قال: والذي نفس محمد بيده لو انكم دليتم بحبل الى الارض السفلٰى لهبط على الله ثم قرأ :هو الاول و الاخر والظاهر والباطن وهوبكل شیء عليم [الحديد:3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آسمان پر بادل آیا آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ عنان (بادل) ہے زمین کو سیراب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں کی طرف چلا رہا ہے جو نہ تو

اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے دعا کرتے ہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ بلند آسمان ہے محفوظ چھت ہے اور روکی ہوئی موج ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور آسمان کے درمیان کتنی مسافت ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اوپر دو آسمان ہیں اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اسی طرح آپ نے سات آسمان گنے اور فرمایا کہ جتنی مسافت زمین اور آسمان کے درمیان ہے اتنی مسافت ہر دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے اوپر عرش ہے آسمان اور اس کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا فاصلہ دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے نیچے زمین ہے پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کے نیچے کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے نیچے دوسری زمین ہے۔ آپ نے فرمایا ان دونوں کے درمیان بھی پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اسی طرح آپ

نے ساتوں زمینیں گنوائیں اور فرمایا کہ ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جان ہے اگر تم سب سے نچلی زمین کی طرف رسی لٹکاؤ گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے گرے گی (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات ہر جگہ جلوہ گر ہے)۔ پھر آپ نے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی: ھو الاول و الاخر والظاھر و الباطن وھو بکل شی ء علم [الحدید:3]

۔سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب سورۃ الحدید۔

۔مسند الشامیین (طبرانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 35۔

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 370۔

﴿47﴾

قیامت کی خبریں

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی ھریرۃ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یومئذ تحدث اخبارھا قال تدرون مااخبارھا قالوا: اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارھا ان تشھد علی کل عبد اوامۃ بما عمل علی ظھرھا ان تقول: عمل کذا و کذا. فھذہ اخبارھا.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: یومئذ تحدث اخبارھا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ یہ گواہی

دے گی ہر غلام اور لونڈی پر (ہر مرد، عورت پر) جو اس نے کام اس کی پشت پر کیا اور یہ کہے گی کہ تم نے ایسا ایسا کام کیا۔ یہ اس کی خبریں ہیں۔

۔سنن ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب العرض۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 374۔

۔صحیح ابن حبان حدیث نمبر 7360۔

﴿48﴾

غیبت کی حقیقت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی هريرة ، عن النبی صلی الله عليه وسلم قال: هل تدرون ما الغيبة ؟ قال: قالوا الله ورسوله اعلم ، قال: ذكرك اخاك بمالیس فيه. قال: ارايت ان كان فی اخی ما اقول له ، قال: ان كان فيه ماتقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه ما تقول فقد بهته .

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کہنی جو اس میں نہ ہو۔ ایک صحابی نے عرض کیا: اگر میں وہ بات کہوں جو اس میں ہو؟ تو آپ نے فرمایا: اگر اس میں ہو تو غیبت اور اگر نہ ہو تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔

۔مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 230۔

۔صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والاداب باب تحریم الغیبۃ۔

۔مسند ابی یعلی حدیث نمبر 6493۔

﴿49﴾

کسی بھی چیز کا حقیقی علم

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : أتدرون ماالغيبة ؟ اى: أتعلمون ماجواب هذا السوال؟ قالوا: الله ورسوله اعلم والاظهر ان يقال: أتدرون ما الغيبة التى ذكرها الله فى قوله : ولا يغتب بعضكم بعضا[الحجرات : 12] ، قالوا: الله ورسوله اعلم ، يعنى ولو علمنا بعض العلم ، لكن يستفادمنک حقيقة العلم بكل شى ء فضلا عن الغيبة .

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا؟۔ یعنی تم اس سوال کا جواب جانتے ہو؟۔ سب نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو یہ زیادہ مناسب ہے کہ کہا جائے کیا تم اس غیبت کے بارے میں جانتے ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں ذکر کیا ہے: تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کریں تو صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یعنی اگر چہ ہم کچھ کچھ جانتے ہیں لیکن آپ کی ذات سے ہمیں غیبت کے بارے میں اضافی چیز کے بارے میں حقیقی علم کا فائدہ حاصل ہوگا۔

۔مرقاۃ شرح مشکوۃ (امام علی قاری) کتاب الاداب باب حفظ اللسان والغیبۃ۔

﴿50﴾

جہنم اور جنت میں لوگوں کی کثرت کا سبب؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ابو هريرة يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صحابه: أتدرون ما اكثر مايدخل الناس النار؟ قالوا: الله رسوله اعلم قال: فان اكثر ما يدخل الناس النار الاجوفان الفرج والفم. أتدرون ما اكثر مايدخل الناس الجنة ؟ قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم ، قال: فان اكثر مايدخل الناس الجنة تقوى الله وحسن الخلق.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ زیادہ تر لوگ کس وجہ سے جہنم میں جائیں گے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: اکثر لوگ دوزخ میں دو سوراخوں کی وجہ سے جائیں گے شرمگاہ اور منہ۔آپ نے پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ زیادہ تر لوگ کس وجہ سے جنت میں جائیں گے؟۔صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: اکثر لوگ جنت میں تقویٰ اور اچھے اخلاق کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔

۔تفسیر معالم التنزیل (بغوی) تحت سورۃ القلم آیت نمبر 6۔

۔مسند الشھاب القضائی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 137۔

۔کتاب الزھد الکبیر (بیہقی) حدیث نمبر 965۔

﴿51﴾

حضرت لقمان کا تعارف

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتدرون ما كان لقمان قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: كان حبشيا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لقمان کون تھا؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ حبشی تھا۔

۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ لقمان آیت نمبر 12۔
۔فتح القدیر (شوکانی) تحت سورۃ لقمان آیت نمبر 12۔
۔تفسیر فتح البیان (صدیق بھوپالی) تحت سورۃ لقمان آیت نمبر 12۔

﴿52﴾

اللہ تعالیٰ کے بندوں پر، بندوں کے اللہ تعالیٰ پر حقوق

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی هريرة قال: كنت امشی مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی بعض حيطان المدينة. فقال يا اباهريرة ان المكثرين هم الاقلون الا من قال بماله هكذا وكذا و أومئ بيده عن يمينه وعن شماله وقليل ما هم ثم قال يا اباهريرة الا ادلك على كنز من كنوز الجنة ؟.

قلت بلى يا رسول الله. قال تقول لا حول ولا قوة الا بالله ولا ملجأ و لا منجا من الله الا اليه قال: ثم قال يا ابا هريرة هل تدرى ما حق الله على العباد وما حق العباد على الله ؟. قال: قلت: الله ورسوله اعلم . قال: حق الله على العباد ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئا وحق العباد على الله ان لا يعذب من لا يشرك به .

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے بعض باغات کی طرف چل رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: اے ابوھریرہ بے شک دنیا میں مال کی کثرت والے قیامت میں تھوڑے ہوں گے سوائے اس کے جس نے اپنے مال کو اللہ کی راہ میں ایسے اور ایسے خرچ کرنے کا حکم دیا اور آپ نے دائیں بائیں اشارہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابوھریرہ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتادوں؟۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ آپ نے فرمایا: تو کہہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ. پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوھریرہ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں وہ انہیں عذاب نہ دے۔

۔ المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 698۔

۔ مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 283۔

۔ مسند احمد جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 309۔

﴿53﴾

شیر اپنی کچھار میں کیا کہتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما لجماعۃ کانوا عندہ أتدرون ما تقول الاسد فی زئیر ھا، قالوا: اللہ ورسولہ اعلم قال: یقول اللھم لا تسلطنی علی احد من اھل المعروف .

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ان لوگوں سے جو آپ کے پاس تھے ان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ شیر اپنی کچھار مین کیا کہتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کہتا ہے: یا اللہ مجھے کسی نیکوکار پر مسلط نہ فرمانا۔

۔مکارم الاخلاق (طبرانی) حدیث نمبر 115۔

۔فنون العجائب (ابوالسعید النقاش) صفحہ نمبر 124۔

۔المستطرف (شہاب الدین ابوالفتح الابشیہی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 252۔

﴿54﴾

سب سے بدترین لوگ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون من شرارکم قالوا: اللہ ورسولہ اعلم قال: اول شرارکم

ذو الوجهين، الذی یاتی هؤ لاء بوجه وهؤلاء بوجه.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تم میں سے بدترین لوگ کون ہیں؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا بدترین وہ ہے جو دو چہروں والا ہے جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرہ سے آئے اور دوسرے لوگوں کے پاس دوسرے چہرہ سے آئے۔

۔تنبیہ الغافلین (ابو اللیث سمرقندی) صفحہ نمبر 170۔

﴿55﴾

قرآن کی آیات کی اصلی تفسیر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال: قال: رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معاذ تدری ماتفسیر لا حول ولا قوة الا بالله؟. قال: الله ورسوله اعلم. قال: لا حول عن معصیة الله الا بقوة الله ولا قوة علی طاعة الله الا بعون الله ثم ضرب بیده علی کتف معاذ فقال یا معاذ هکذا حدثنی حبیبی جبریل عن رب العزة.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ کیا تو لا حول ولا قوة الا بالله کی تفسیر جانتا ہے انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی قوت کے بغیر کوئی بھی نہیں بچا

سکتا سوائے اللہ تعالیٰ کی قوت کے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر کوئی بھی قوت نہیں چلا سکتی سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے۔ پھر آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اے معاذ اسی طرح مجھے میرے ساتھی جبریل علیہ سلام نے رب العزۃ سے بیان کیا ہے۔

۔کنز العمال جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 251۔

۔الکامل (ابن عدی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 438۔

۔دیلمی جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 375۔

﴿56﴾

اختیارات مصطفیٰ ﷺ کہاں تک

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبداللہ بن مسعود قال: قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کیف انتم وربع اھل الجنة لکم ربعھا و لسائر الناس ثلاثة ارباعھا؟ قالوا: اللّٰہ ورسولہ اعلم . قال: فکیف انتم وثلثھا ؟ قالوا: فذاک اکثر. قال: فکیف انتم و الشطر لکم ؟ قالوا: فذلک اکثر، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " اھل الجنة یوم القیامة عشرون ومائة صف، لکم منھا ثمانون صفا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسا لگے گا اگر جنت میں تمہارا حصہ ایک چوتھائی ہو اور بقیہ لوگ تین چوتھائی ہوں؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: تمہیں کیسا لگے گا اگر جنت میں تمہارا حصہ ایک تہائی ہو۔ صحابہ نے عرض کیا حضور یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: تمہیں کیسا لگے گا اگر جنت میں تمہارا حصہ نصف ہو۔ صحابہ نے عرض کیا حضور یہ تو اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اور اس میں سے تمہارے لئے اسّی صفیں ہوں گی۔

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 453۔
۔مشکل الاثار (طحاوی) حدیث نمبر 365۔
۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 168۔

﴿57﴾

مضبوط ایمان اور فضیلت مآب لوگ کون؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن مسعود قال: قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم، یا عبدالله بن مسعود، قلت : لبیک یا رسول الله ثلاث مرات، قال: هل تدری ای عری الایمان اوثق ؟ قلت الله ورسوله اعلم، قال : فان اوثق عری الایمان الولایة فی الله والحب فیه والبغض فیه ،یا عبد الله بن مسعود قلت لبیک ثلاث مرات قال: هل تدری ای الناس افضل ؟ قلت الله ورسوله اعلم، قال: فان افضل الناس افضلهم عملا اذا فقهوا فی دینهم ، ثم قال یا عبد الله بن مسعود قلت لبیک یاسول الله ثلاث مرات قال :هل تدری ای الناس اعلم؟ قلت الله ورسوله اعلم ، قال : فان

اعلم الناس ابصرھم بالحق اذا اختلف الناس وان کان مقصرا بالعمل ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا: اے عبداللہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں حاضر ہوں۔ تین مرتبہ آپ نے مجھے پکارا اور تین مرتبہ میں نے حاضر ہونا عرض کیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سب سے مضبوط ایمان کیا ہے؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دوستی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت بھی اسی کے لئے اور دشمنی بھی اسی کے لئے ۔ (پھر آپ نے ارشاد فرمایا) اے عبداللہ بن مسعود میں نے تین مرتبہ عرض کیا: یارسول اللہ میں حاضر ہوں ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے افضل وہ لوگ ہیں جو ان سے اعمال میں افضل ہیں جب کہ وہ اپنے دین کو سمجھتے ہوں ۔ (پھر آپ نے ارشاد فرمایا) اے عبداللہ بن مسعود میں نے تین مرتبہ عرض کیا: میں حاضر ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں میں سے زیادہ علم والا کون ہے؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے زیادہ علم والا وہ ہے جب لوگوں میں اختلاف ہو تو جو انہیں زیادہ حق دکھانے والا ہو اگرچہ اس کے اعمال کم ہی کیوں نہ ہوں (پھر بھی وہ بڑا عالم ہے)۔

۔نوادرالاصول (حکیم ترمذی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 86۔

۔المستدرک (الحاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 522۔

۔شعب الایمان (البیھقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 69۔

﴿58﴾

جبریل بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کی قبر انور کا محافظ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال: كنا نمشي مع النبی صلی الله علیه وسلم ذات یوم اذ مر بقبر فقال: أ تدرون قبر من هذا؟ قلنا: الله ورسوله اعلم، قال: قبر امنة دلنی علیه جبریل علیه السلام.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ پیدل چل رہے تھے جب ہم ایک قبر کے پاس سے گذرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ قبر کس کی ہے؟۔ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ میری والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک ہے۔ اور اس بات کی دلیل مجھے جبریل علیہ سلام نے پیش کی ہے۔

۔تاریخ مدینہ (ابن شبہ المنیری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 117۔

﴿59﴾

نمازی کا مرتبہ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عبد الله ابن مسعود رضی الله عنه قال ان النبی صلی الله علیه وسلم مر علی اصحابه یوما فقال لهم: هل تدرون مایقول ربكم عز وجل؟ قالوا: الله ورسوله اعلم قالها ثلاثا. قال: قال عز وجل: وعزتی

وجلالی لایصلیها عبد لوقتها الا ادخلته الجنة ومن صلاها لغیر وقتها ان شئت رحمته وان شئت عذبته .

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے صحابہ کرام میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور آپ نے یہ سوال تین مرتبہ دہرایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم جو بندہ اپنے وقت پر نماز ادا کرے گا اسے جنت میں ضرور داخل کروں گا اور جو کوئی وقت کے بغیر نماز ادا کرے گا اگر چاہوں تو اس پر رحمت کروں اور اگر چاہوں تو اسے عذاب دوں۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 228۔

۔مسند للشاشی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 258۔

۔کتاب الاسماء والصفات (بیہقی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 336۔

۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 253۔

﴿60﴾

بنی اسرائیل میں رہبانیت کیسے آئی

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال: كنت رديف النبی صلی الله عليه وسلم علی حمار فقال لی یا ابن ام عبد أتدری من این اتخذت بنو اسرائیل الرهبانية ؟. قلت اللّٰه ورسوله اعلم ، قال: ظهرت عليهم

الجبابرة بعد عیسی علیه السلام یعملون بالمعاصی فغضب اهل الایمان فقاتلو هم فهُزِمَ اهلُ الایمان ثلاث مرات فلم یبق منهم الا القلیل، فقالوا: ان ظهرنا لهؤلاءِ افنونا ولم یبق اللدین احد یدعو الیه ، فقالوا: تعالوا نتفرق فی الارض الی ان یبعث الله النبی الذی وعدنا به عیسی علیه السلام ، یعنون محمدا صلی الله علیه وسلم فتفرقوا فی غیران الجبال، واحدثوا رهبانیة فمنهم من تمسک بدینه ومنهم من کفر ، ثم تلا هذه الایة : ورهبانیة ابتدعوها الخ (الحدید آیت 27) ،فاتینا الذین امنوا منهم یعنی من ثبتوا علیها اجرهم ثم قال النبی صلی الله علیه وسلم ، یا ابن ام عبد أتدری ما رهبانیة امتی ؟. قلت: اللّٰه ورسوله اعلم قال الهجرة والجهاد والصلاة والصوم والحج والعمرة والتکبیر علی التلاع .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے ایک دراز گوش پر سوار تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد کیا تو جانتا ہے کہ بنو اسرائیل میں رہبانیت کیسے آئی؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ سلام کے بعد بہت سے جابر لوگ ظاہر ہو گئے اور وہ گناہوں کے کام کرتے تھے تو اہل ایمان ان پر غضب ناک ہوئے، لیکن انہوں نے تین مرتبہ اہل ایمان کو شکست دے دی۔ ان میں سے بہت تھوڑے لوگ بچے اب اہل ایمان نے سوچا کہ اگر اب وہ ہم پر غالب آ گئے تو دین کی طرف دعوت دینے والا کوئی نہ بچے گا۔ تو انہوں نے کہا: آؤ ہم زمین میں بکھر جائیں یہاں تک اللہ تعالیٰ ہماری طرف اپنا وہ نبی بھیج دے گا جس کا ہم سے

حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے وعدہ کیا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئیں۔ چنانچہ وہ پہاڑوں کے دامنوں میں بکھر گئے تو یوں ان میں رہبانیت ظاہر ہوگئی پھر ان میں کچھ لوگ ایسے تھے جو ایمان پر مضبوطی سے کاربند رہے اور ان میں سے کچھ وہ ہو گئے جنہوں نے بعد میں کفر کرنا شروع کر دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ورھبانیة ابتدعوھا الخ (الحدید آیت 27) پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد کیا تو جانتا ہے کہ میری امت کی رہبانیت کیا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہجرت، جہاد، نماز، روزہ، حج، عمرہ اور ٹیلوں پر چڑھتے ہوئے تکبیر کی آواز بلند کرنا۔

۔تفسیر معالم التنزیل (بغوی) تحت سورۃ الحدید آیت نمبر 27۔

۔تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ الحدید آیت نمبر 27۔

۔السراج المنیر (الشربنی الخطیب) تحت سورۃ الحدید آیت نمبر 27۔

﴿61﴾

اللہ تعالیٰ کی بنی اسرائیل پر ناراضگی کیوں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون فیما سخط اللہ علی بنی اسرائیل ؟ قالو ا اللّٰہ ورسولہ اعلم قال ان الرجل کان یری الرجل منھم علی معصیة فینھاہ بعد النھی ثم یلقاہ بعد فیصافحه ویؤاکلہ ویشاربہ ، کانہ لم یرہ علی معصیتہ حتی کثر ذلک فیھم فلما

رای الله عز وجل ذلک منهم ضرب بقلوب بعضهم علی بعض، ثم لعنهم علی لسان داود و عیسی ابن مریم، ذلک بما عصوا و کانو یعتدون۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل پر کن باتوں کی وجہ سے ناراض ہوا؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص دوسرے شخص کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تھا۔ پھر اس کو گناہ سے منع کرتا تھا، منع کرنے کے بعد جب وہ اس سے ملتا تو اس سے مصافحہ کرتا، اس کے ساتھ کھاتا، پیتا تھا گویا اس نے اسے گناہ کی حالت میں دیکھا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ لوگوں میں گناہ کی کثرت ہوگئی۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ دیکھا تو ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے نفرت پیدا کر دی پھر ان لوگوں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان پر لعنت فرمائی۔ اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرتے تھے، نافرمانی اور زیادتی کرتے تھے۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 80۔

۔امالی الشجریۃ باب العلم وفضلہ وما یتصل ذلک۔

﴿62﴾

القانت کون کون ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قال ابن مسعود: ان معاذ بن جبل کان امة قانتا لله حنیفا فقلت فی نفسی غلط ابو عبدالرحمن، انما قال الله: ان ابراهیم کان امة

قانتا(سورۃالنحل آیت 120). فقال أتدری ما الامة وما القانت ؟قلت الله ورسوله اعلم قال الامة الذی یعلم الناس الخیر. والقانت : المطیع لله ورسوله وکذلک کان معاذ معلم الخیر وکان مطیعا لله ورسوله.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضرت معاذ امت قانت ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے اور باطل سے الگ تھلگ ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا: ابوعبدالرحمٰن یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود نے غلط کہا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی امت قانت ہیں: (سورۃالنحل آیت 120)۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ امت کیا اور قانت کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: امت سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کو نیکی کرنی سکھائے اور قانت سے مراد اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار ہونا ہے۔ اس طرح حضرت معاذ معلم الخیر ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمانبردار بھی ہیں۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃالنحل آیت نمبر 120۔

۔اسدالغابۃ (ابن اثیر جزری) ترجمہ معاذ بن الحارث بن رفاعۃ الانصاری۔

﴿63﴾

مسئلہ کیسے سمجھایا جاتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن مسعود، عن النبی صلی الله علیه وسلم انه خط خطا مربعا وخط وسط الخط المربع وخطوطا الی الخط الذی وسط

الخط المربع وخط خارجا من الخط المربع. فقال: أ تدرون ما هذا قالوا: الله ورسوله اعلم، قال هذا الانسان الخط الاوسط وهذه الخطوط الى جنبه الاعراض تنهشة من كل مكان، فان أخطاه هذا اصابه هذا، والخط المربع الاجل المحيط والخط الخارج الامل.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے مربع خط کھینچا اور مربع خط کے درمیان اور خط کھینچا اور جس کے درمیان میں خط کھینچا تھا اس میں ایک اور خط کھینچا اور اسی طرح ایک خط مربع خط کے باہر کی طرف کھینچا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ ۔صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں ۔آپ نے ارشاد فرمایا: انسان درمیانی خط ہے اور یہ درمیانی خطوط جو کہ اس کے پہلو میں اسے ڈسنے کے لئے ہر جگہ سے پیش آمدہ ہیں ۔اگر یہ تھوڑی غلطی کر بیٹھا تو وہ اسے پالیں گے ۔اور یہ جو مربع خط ہے یہ اس کی موت ہے جو اس کو گھیرے ہوئے ہے ۔اور یہ جو باہر ہے یہ اس کی امید ہے ۔

۔سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الامل والاجل ۔

۔کتاب الزھد (احمد بن حنبل) صفحہ نمبر 266 ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 385 ۔

﴿64﴾

جس کے پاس علم نہ ہو تو وہ کہہ دے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن مسعود رضی الله عنه انه قال: یا ایها الناس من کان معه

علم فليقل به و من لم يكن عنده علم فليقل: الله ورسوله اعلم . فان الله سبحانه و تعالٰی يقول قل ما اسئلكم عليه من اجر وما انا من المتكلفين .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: اے لوگو جس کے پاس علم ہو وہ بات کیا کرے اور جسے علم نہ ہو تو کہے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: آپ فرما دیجئے میں اس (قران) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں سے نہیں ہوں۔

۔از شیف ملتقی اھل الحدیث نمبر 1 جزء نمبر 26 صفحہ نمبر 15926۔

﴿65﴾

قیامت میں کافر کا حشر اور مومن کا مرتبہ
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

ان عبد الله بن مسعود كان يقول: ان الرجل ليعرق يوم القيامة حتى يسبح في عرقه، ثم يرفعه العرق حتى يلجمه، وما بلغه الحساب قال: وما ذاك الا مِمَّا يرى الناس يفعل بهم فقال عبد الله بن عمرو: هذا الكافر ، فما للمومن؟ قلنا : اللّٰه ورسوله اعلم ، او ما ندرى، قال: يرحم الله ابا عبدالرحمن، حدثكم اول الحديث ولم يحدثكم آخره، وان للمومنين كراسى من نور يجلسون عليها، وتظل عليهم الغمام، ويكون يوم القيامة عليهم كساعة من النهار او كاحد طرفيه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص قیامت کے دن پسینے میں شرابور ہوگا یہاں تک کہ پسینے میں غوطے کھا رہا ہوگا حتیٰ کہ اسے لگام پہنائی جائے

گی اور اس تک حساب نہیں پہنچے گا۔ اور یہ نہیں ہوگا مگر یہ کہ لوگ دیکھیں گے ان کے ساتھ بھی یہی کیا جائے گا۔ امتوں میں سے بہت سے لوگوں کے ساتھ ایسا ہوتا دکھائی دے گا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو کافر کے لئے ہے تو مومن کے لئے کیا ہوگا ؟۔ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) پر رحمت فرمائے انہوں نے حدیث کا پہلا حصہ سنا دیا لیکن دوسرا حصہ نہیں سنایا۔ دوسرا حصہ یہ کہ قیامت کے دن مومنوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے اور وہ ان پر بیٹھیں گے اور ان پر بادل سایہ فگن ہوں گے اور یہ وقفہ اتنا ہوگا جیسے دن کی ایک ساعت یا دن کے دونوں کناروں کا وقفہ۔

(نوٹ: طرف کا ایک معنی پلک جھپکنا بھی ہے اگر یہ مراد ہو تو پھر معنی ہوگا کہ قیامت کا دن مومن کے لے اس کی پلکیں جھپکنے جتنا ہے وقت ہوگا۔ محمد احمد برکاتی غفرلہ)

کتاب الاہوال (ابن ابی الدنیا) حدیث نمبر 131۔

﴿66﴾

حفاظت کیلئے حصار کھینچنا اور مقام مصطفیٰ کون جانتا ہے
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن مسعود قال: صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بید عبد الله بن مسعود حتی خرج به الی بطحاء مکة فاجلسه ثم خط علیه خطا ثم قال: لا تبرحن خطک فانه سینتهی الیک رجال فلا تکلمهم فانهم لا یکلمونک، قال ثم مضی رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث اراد، فبینا انا جالس فی خطی اذا اتانی رجال

کانھم الزط اشعارھم واجسامھم لا اری عورۃ ولا اری قشرا وینتھون الی لا یجاوزون الخط ثم یصدرون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، حتی اذا کان من اخر اللیل، لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء نی وانا جالس،فقال: لقد ارانی منذ اللیلۃ ثم دخل علی فی خطی فتوسد فخذی فرقد ، وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رقد نفخ، فبینا انا قاعد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوّسد فخذی اذا انا برجال علیھم ثیاب بیض اللہ اعلم ما بھم من الجمال فانتھوا الیّ ، فجلس طائفۃ منھم عند رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ منھم عند رجلیہ ثم قالوا بینھم : مارأینا عبدا قط اوتی مثل ما اوتی ھذا النبی ، ان عینیہ تنامان وقلبہ یقظان ، اضربوا لہ مثلا مثل سید بنی قصراً ثم جعل مأدبۃً فدعا الناس الی طعامہ وشرابہ، فمن اجابہ اکل من طعامہ وشرب من شرابہ ومن لم یجبہ عاقبہ.او قال: عذبہ. ثم ارتفعوا، واستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذالک فقال: سمعت ما قال ھؤلاء ؟ وھل تدری من ھؤلاء قلت: اللّٰہ ورسولہ اعلم ، قال ھم الملائکۃ ، فتدری ما المثل الذی ضربوا قلت : اللّٰہ ورسولہ اعلم ، قال المثل الذی ضربوا الرحمن تبارک وتعالی بنی الجنۃ ودعا الیھا عبادہ ، فمن اجابہ دخل الجنۃ ومن لم یجبہ عاقبہ او عذبہ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی اور پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا

اور چلتے ہوئے آپ بطحاء کی طرف نکل گئے پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور ان کے گرد ایک خط کھینچ دیا اور فرمایا: یہاں سے باہر نہ نکلنا یہاں تک کہ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے کلام نہ کرنا وہ بھی تم سے کلام نہیں کریں گے پھر آپ نے جدھر کا ارادہ فرمایا ادھر چلے گئے اس دوران میں اپنے دائرے میں بیٹھا رہا جب کچھ لوگ میرے پاس آئے گویا کہ وہ اپنے بالوں اور جسموں کے اعتبار سے جٹ تھے نہ انہوں نے لباس پہنا ہوا تھا اور نہ ہی وہ برہنہ معلوم ہوتے تھے۔ وہ میری طرف آئے وہ اس خط کو پار نہ کر سکے۔ پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف چلے گئے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ آ گیا۔ وہ لوگ واپس نہ آئے البتہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: میں رات بھر سے سویا نہیں ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس اس حصار میں داخل ہوئے اور میرے زانوؤں پر سر رکھ کر آرام فرما ہو گئے۔ آپ جب آرام فرما ہوتے تو تیز سانسوں کی آواز آتی تھی اسی دوران جب میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ میرے زانوؤں پر سر رکھ کر آرام فرما ہو گئے اس دوران سفید لباس میں ملبوس کچھ لوگ آئے، ان کے حسن و جمال کا عالم تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ان کی آنے کی انتہاء ہمارے پاس ہوئی ان میں سے ایک گروہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سر کی طرف آ کر کھڑا ہو گیا اور ایک گروہ آپ کے قدموں کی طرف آ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر انہوں نے آپس میں کہا: میں نے آج تک کوئی بھی شخص ایسا نہیں دیکھا جتنی عنایت اس نبی پر ہوئی ہے۔ ان کی دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن ان کا دل جاگتا رہتا ہے۔ انہوں نے آپ کی مثال یہ دی کہ جیسے ایک سردار نے لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف بلایا جن لوگوں نے ان کی دعوت قبول کی تو اس کا کھانا کھایا اور اس کی سبیل سے پانی پیا اور جس نے اس کی دعوت قبول نہ کی تو اس نے

عذاب پایا۔ پھر وہ لوگ چلے گئے۔ پھر حضور صلیٰ اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت نیند سے بیدار ہوئے تو کہنے لگے جو انہوں نے کہا وہ تم نے سنا اور کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون لوگ تھے ؟۔ میں (عبداللہ بن مسعود) نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ملائکہ کرام تھے۔ اور تو جانتا ہے کہ انہوں نے کس چیز کے ساتھ مثال دی؟۔ میں عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے اللہ رحمان تبارک وتعالیٰ کی مثال دی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی اور اپنے بندوں کو اس کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے قبول نہ کی اس نے سزا پائی

۔سنن ترمذی کتاب الامثال باب ماجاء فی مثل اللہ لعبادہ۔

۔دلائل النبوۃ (اسماعیل بن محمد اصبھانی) صفحہ نمبر 77۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (صالحی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 281۔

﴿67﴾

ابو جہل کا حشر اور اس میں غرور کتنا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

مرّ عبداللہ بن مسعود بابی جھل حین امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلتمس فی القتلی، وقد قال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنی: انظروا: ان خفی علیکم فی القتلی الی اثر جرح فی رکبتہ، فانی ازدحمت یوما انا وھو علی مادبۃ لعبد اللہ بن جدعان ونحن غلمان، فکنت اَشَفَّ منہ بیسیر فدفعتہ فوقع علی رکبتیہ فجُحِشَ فی

احداهما جحشا لم يزل اثره به .قال عبد الله بن مسعود : فوجدته بِآخر رمق فعرفته فوضعت رجلى على عنقه وقد كان ضبث بى مرة بمكة فآذانى، ثم قلت له هل اخزاك الله يا عدوالله؟. قال و بماذا اخزانى، اعمد من رجل قتلتموه، اخبرنى لمن الدائرة اليوم ؟ قلت الله ورسوله اعلم .وزعم رجال من بنى مخزوم ان ابن مسعود كان يقول: قال لقد ارتقيت يا رويعى الغنم مرتقا صعبا، قال: ثم احترزت رأسه فجئت به رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم ، فقلت: هذا رأس عدوالله ابى جهل، فقال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم : الله الذى لا اله غيره، وكانت يمين رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم اذاحلف بها قال قلت نعم والله الذى لا اله غيره ثم القيت راسه بين يديه فحمدالله .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ابو جہل کے پاس سے گذرے جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے مقتولین میں تلاش کیا جائے ۔آپ نے ان لوگوں کو ارشاد فرمایا: اگر مقتولین میں تلاش کرنے میں دقت ہو تو اس کے گھٹنے کے نشان سے پہچان لینا ۔کہ مجھ پر اس وقت تنگی ہوگئی جب ابو جہل عبداللہ بن جدعان کی دعوت پر تھا اور ہم اس وقت بچے تھے تو میں آسانی سے اس کے قریب ہو گیا اور اسے دھکا دیا تو وہ گھٹنوں کے بل گرا تو اس کے ایک گھٹنے پر چھیل کا نشان پڑ گیا اور اس کے بعد وہ نشان اس پر قائم رہا ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے تلاش کر لیا اس وقت وہ آخری سانسوں میں تھا ۔تو میں نے اسے پہچان لیا اور میں نے اپنا ایک پیر اس کی گردن پر رکھ دیا ۔اس نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں مجھے سختی سے پکڑا تھا اور بہت ہی سختی کی تھی ۔میں

نے اسے کہا: اے اللہ کے دشمن کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے رسوا کر دیا ہے؟۔ اس نے کہا اس نے مجھے کیا رسوا کیا ہے سوائے اس کے کہ ایک ہی مرد تھا جسے تم نے قتل کر دیا ہے، مجھے بتاؤ کہ کامیابی کسے ہوئی ہے؟۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ بنی مخزوم کے لوگ یہ بھی خیال کرتے تھے کہ ابن مسعود یہ کہا کرتے تھے کہ ابو جہل نے یہ بھی کہا تھا اے بکریوں کے چراوہے تو ایک بہت مشکل چوٹی پر چڑھ گیا ہے۔ ابن مسعود نے کہا پھر میں نے اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اور سر لے کر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یہ اللہ کے دشمن ابو جہل کا سر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: الله الذی لا اله غیره. حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب بھی حلف لیا کرتے تھے تو یہ الفاظ ادا فرمایا کرتے تھے۔ میں نے حلفا کہا: الله الذی لا اله غیره. پھر میں نے آپ کے سامنے اس کا سر رکھ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی یعنی شکر ادا کیا۔

۔ دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 85۔

۔ امتاع الاسماع (مقریزی) جزء نمبر 12 صدحہ نمبر 153۔

﴿68﴾

باغیوں کے ساتھ سلوک

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال یا ابن ام عبد هل تدری کیف حکم الله فیمن بغی من هذه الامة قال: الله ورسوله اعلم قال لا یجهز علی جریحها لا یقتل اسیرها لا یطلب هاربها ولا یقسم فیئها.

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) کیا تو جانتا ہے کہ اس امت میں سے جو بغاوت کرے گا اللہ تعالیٰ نے اس کا کیسا فیصلہ فرمایا ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان کے زخمیوں کا علاج معالجہ نہ کیا جائے، ان کے قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے نہ ان کے بھاگنے والوں کو پکڑا جائے اور نہ ہی ان کے مالِ غنیمت کو تقسیم کیا جائے۔

۔ تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ الطور آیت نمبر 45۔

۔ تفسیر قرطبی تحت سورۃ الحجرات آیت نمبر 9۔

﴿69﴾

اسم اعظم کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک ، قال: کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فی الحلقة ورجل قائم یصلی،فلما رکع وسجد و تشهد ، ثم قال فی دعائه: اللهم انی اسألک بان لک الحمد لا اله الا انت المنّان بدیع السماوات والارض، یاذاالجلال والاکرام، یاحی یا قیوم انی اسألک . فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم لاصحابه: تدرون بما دعا؟. قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم قال: باسمه العظیم ، الذی اذادعی به اجاب، واذا سُئل به اعطی.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضور صلی

اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا چنانچہ جب اس نے رکوع اور سجدہ ادا کر لیا اور تشہد مکمل کر لیا تو اس نے اپنی دعا میں یہ کلمات ادا کیے: اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنّان بدیع السماوات والارض، یاذاالجلال والاکرام، یاحی یا قیوم انی اسألک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ اس نے کس چیز کے ساتھ دعا مانگی ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے نام کے ساتھ دعا کی جب بھی اس نام کے ساتھ دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور جب بھی اس نام کے ساتھ مانگا جائے گا تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 158۔

۔کتاب الزھد (ابن مبارک) صفحہ نمبر 413۔

۔التوحید (ابن مندہ) جزء نمبر 2 صفحہ نمبر 190۔

﴿70﴾

حوض کوثر کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک قال: بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معنا اذ اغفی اغفائۃ او اغمیٰ علیہ، فرفع راسہ مبتسما فقال: ھل تدرون ممن ضحکت؟ فقالوا اللّٰہ ورسولہ اعلم، قال: انہ نزل علیّ سورۃ فقرأ بسم

اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر فقرأحتی ختم السورۃ فلما قرأھا قال: أتدرون ماالکوثر؟ انہ نھر فی الجنۃ و عدنیہ ربی عزوجل فیہ خیر کثیر، لذلک النھر حوض یردعلیہ امتی یوم القیامۃ آنیتہ عدد الکواکب.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے ساتھ تھے تو کچھ دیر کے لئے آپ پر مخصوص کیفیت طاری ہوئی آپؐ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا اور یہ ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کسی چیز کی بناء پر مسکرایا ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے پھر آپ نے پڑھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر ۔آپ نے مکمل سورت تلاوت فرمائی پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟۔ وہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اس نہر میں بہت ہی بھلائی ہے اسی لئے اس نہر پر ایک حوض ہے جس پر میری امت قیامت کے دن آئے گی اور اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے۔

۔الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ الکوثر۔

﴿71﴾

بندے کا اللہ تعالیٰ سے جھگڑا انجام کیا؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک قال کنا عندالنبی صلی اللہ علیہ وسلم:

فضحک حتی بدت نواجذه، ثم قال: تدرون مما اضحک ؟ قلنا: اللّٰه ورسوله اعلم ، قال: من مجادلة العبد ربه یوم القیامة ، یقول یارب: الم تجرنی من الظلم؟ فیقول: بلی، فیقول: لا اجیز علیّ شاهدا الا من نفسی، فیقال : کفی بنفسک الیوم، وبالکرام علیک شهیدا، فیختم علی فیه، و یقال لِأرکانه: انطقی، فتنطق بعمله، ثم یُخَلّٰی بینه و بین الکلام ، فیقول: بعدا لکُنَّ وسحقا، فعنکنّ کنت اناضل .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ ہم جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں مسکرایا ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب بندہ قیامت کے دن اپنے رب سے حجت بازی کرے گا تو اس وقت اللہ سے کہے گا کیا آپ نے مجھے ظلم سے نجات نہیں دی تھی؟۔ اللہ فرمائے گا: کیوں نہیں۔ تو بندہ کہے گا کہ پھر مجھ پر صرف میرے جسم میں سے ہی گواہی لی جائے تو اسے کہا جائے گا: ٹھیک ہے آج کے دن تیرے لئے تیرا نفس ہی کافی ہے اور تجھ پر تیرا نفس ہی معتبر ہے۔ چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا: کلام کرو تو وہ اس کے اعمال کے بارے میں سب کچھ بتائیں گے۔ پھر اس کے درمیان اور اس کے کلام کے درمیان سے رکاوٹ (منہ سے مہر) ہٹادی جائے گی تو وہ اپنے اعضاء سے کہے گا تم غارت ہو تمہیں ہی تو بچانے کے لئے میں جھگڑ رہا تھا۔

۔ تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ النور آیت نمبر 26۔

۔ تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ النور آیت نمبر 26۔

۔ تفسیر الوسیط (طنطاوی) تحت سورۃ یٰس آیت نمبر 65۔

﴿72﴾

اول الرجب کے نوافل کا اجر

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک مرفوعا قال: من صلی المغرب من اول لیلة من رجب ثم صلی بعدها عشرین رکعة یقرأ فی کل رکعة بفاتحة الکتاب و قل هو الله احد مرة ویسلم فیهن عشر تسلیمات، أ تدرون ماثوابه؟. فان الروح الامین جبریل علمنی ذلک، قلنا: الله ورسوله اعلم، قال حفظه الله فی نفسه واهله وماله وولده، واجیر من عذاب القبر، وجاز علی الصراط کالبرق بغیر حساب ولاعقاب.

حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ کہ جس نے یکم رجب کو مغرب کی نماز کے بعد 20 رکعت پڑھیں (دو دو کر کے) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیر دے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کا کیا اجر ہے جو مجھے جبریل نے آ کر بتایا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی جان کی، اس کے گھر والوں کی اور اس کے بچوں کی حفاظت فرمائے گا۔ اور اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور اسے بغیر کسی حساب سزا کے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ پل صراط سے گذار دے گا

۔تبیین العجب بماورد فی شھر رجب (عسقلانی) صفحہ نمبر 13۔

۔تنزیہ الشریعۃ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 88۔

۔مواھب الجلیل لشرح مختصر الخلیل جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 323۔

﴿73﴾

نیکی کا بدلہ نیکی مگر کیسے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک قال قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم : هل جزاء الاحسان الا الاحسان ثم قال: هل تدرون ما قال ربکم ؟ قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم ، قال یقول هل جزاء من انعمت علیه بالتوحید الا الجنة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آیت کریمہ: هل جزاء الاحسان الا الاحسان تلاوت فرمائی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا : اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ایک ماننے کی توفیق دے دی تو اس کی جزاء صرف اور صرف جنت ہے۔

۔ تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الرحمٰن آیت نمبر 60۔

۔ تفسیر قرطبی تحت سورۃ الرحمٰن آیت نمبر 60۔

۔ تفسیر بغوی تحت سورۃ الرحمٰن آیت نمبر 60۔

﴿74﴾

سمجھدار کون کون

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

انس بن مالک عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال هل

تدرون ای الناس اکیس ؟قالوا: اللّٰہ ورسوله اعلم ، قال: اکثر هم للموت ذکرا، واحسنهم له استعدادا قالوا : یارسول الله، هل لذلک من علامة ؟ قال: نعم، التجافی عن دار الغرور ، والانابة الی دار الخلود، فاذا دخل النور فی القلب انفسح واتسع للاستعداد قبل نزول الموت .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سے مومن زیادہ سمجھدار ہیں؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو لوگ موت کو زیادہ یاد رکھتے ہیں اور اس کی اچھی تیاری کرتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: اس کی کوئی نشانی بھی ہے؟۔ آپ نے فرمایا :ہاں دارالغرور سے دور رہنا اور دارالخلود کی طرف متوجہ رہنا۔ جب ان لوگوں کے دل میں نور داخل ہوتا ہے تو اس میں کشادگی اور موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔

تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ الفاتحہ آیت نمبر 7۔

﴿75﴾

ماہ شعبان کا نام شعبان کیوں

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ، قال لاصحابه: أ تدرون لم سمی شعبان شعبانا ؟ قالوا اللّٰہ ورسوله اعلم ،

قال : لانه يتشعب فيه خير كثير لرمضان .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ شعبان کا نام شعبان کیوں رکھا گیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیوں کہ اس مہینہ میں ماہِ رمضان کے لئے خیر کثیر پنپتا ہے۔

ترتیب الامالی الخمیسۃ الشجر ی حدیث نمبر 1885۔

۔نزہۃ المجالس (صفوری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 160۔

۔شرح الازھار جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 42۔

﴿76﴾

اطمنان قلب کا طریقہ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس رضی الله عنه. قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحابه حین نزلت هذه الایة :الا بذكر الله تطمئن القلوب هل تدرون ما معنی ذلک قالوا: الله ورسوله اعلم قال: من احب الله ورسوله احب اصحابی.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب یہ آیت اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا ہو وہ میرے صحابہ سے بھی محبت کرے۔

۔تفسیر الدرالمنثور (سیوطی) تحت سورۃ الرعد آیت نمبر 28۔

۔تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورۃ الرعد آیت نمبر 28۔

﴿77﴾

العضہ کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال أ تدرون ماالعَضهُ ؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم،قال: نقل الحدیث من بعض الناس إلی بعض لیفسدوا بینھم .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ''العضہ'' کیا ہے؟۔صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانی تا کہ وہ آپس میں فساد کریں۔

۔مشکل الاثار (طحاوی) حدیث نمبر 2393۔

۔الادب المفرد (امام بخاری) حدیث نمبر 425۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 417۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 493

﴿78﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سخی کون؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک، قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم :"ھل تدرون من اجود جودا؟" قالوا: الله ورسوله اعلم ، قال: الله اجود جودا، ثم انا اجود بنی آدم ، واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یأتی یوم القیامة امیرا وحدہ" قال: "امة وحدہ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سب سے زیادہ سخی کون ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ۔ پھر اولادِ آدم میں سے سب سے زیادہ سخی میں ہوں۔ اور میرے بعد وہ شخص سب سے زیادہ سخی ہے جس نے علم حاصل کیا اور اسے پھیلایا۔ اور وہ قیامت کے دن ایک امیر یا ایک امت کی صورت میں آئے گا۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 281۔

۔مشکوٰۃ شریف (خطیب بغدادی) کتاب العلم الفصل الاول۔

﴿79﴾

مومن کون کافر کون؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم :

لاصحابه: من المومن؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، المومن الذى لايموت حتى يملأ الله مسامعه مما يحب، ولو ان عبدا اتقى الله فى جوف بيت الى سبعين بيتا على كل بيت باب من الحديد لَاَ لُبسه الله رداء عمله حتى يتحدث بها الناس ويزيدون قالوا: وكيف يزيدون يارسول الله؟ قال: لو ان التقى لويستطيع ان يزيد فى بره لزاد. ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من الكافر؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: الذى لا يموت حتى يملأ الله مسامعه مما يكره، ولو ان فاجرا فى جوف بيت الى سبعين بيتا على كل بيت باب من حديد ألبسه الله رداء عمله حتى يحدث به الناس ويزيدون. قالوا كيف يزيدون يارسول الله؟. قال: لان الفاجر لو يستطيع ان يزيد فى فجوره لزاد.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: مومن کون ہے؟ ۔صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں ۔آپ نے ارشاد فرمایا: مومن وہ ہے جواس وقت تک نہ مرے جب تک اللہ تعالیٰ اس کی سماعتوں کو بھردے جسے وہ پسند کرتا ہے اور اگر بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے ایک ایسے کمرے میں جو ستر کمروں میں بند ہواور ہر کمرے کا لوہے کا دروازہ ہو تو اللہ تعالیٰ پھر بھی اس کے عمل کی یقیناً اسے چادر پہنائے گا کہ لوگ پھر بھی اس کی باتیں کریں گے اور کچھ بڑھا بھی دیں گے ۔صحابہ کرام نے عرض کیا: کیسے بڑھائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر متقی اپنی اچھائی بڑھانے کی طاقت رکھتا ہوتو ضرور بڑھائے گا ۔پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: کافر کون ہے؟۔صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: وہ جو اس وقت تک نہ مرے جب تک اللہ تعالیٰ اس کی سماعتوں کو نہ بھر دے گا جسے وہ ناپسند کرتا ہے اور اگر گناہ گار بندہ ایک ایسے کمرے میں بند ہو جو ستر کمروں میں بند ہو اور ہر کمرے کا لوہے کا دروازہ ہو تو اللہ تعالیٰ پھر بھی اس کے عمل کی اسے یقیناً چادر پہنائے گا کہ لوگ اس کی باتیں کریں گے اور کچھ بڑھا بھی دیں گے۔صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ کیسے بڑھائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: فاجر اگر اپنے فجور کو زیادہ کرنے کی طاقت رکھتا ہو گا تو ضرور زیادہ کرے گا۔اگر متقی ہو گا اور لوگ اس کی نیکی زیادہ ظاہر کرنے کی سکت رکھیں گے تو ضرور زیادہ کریں گے۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 359۔

۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 73۔

﴿80﴾

پرندوں کی پکار کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن انس بن مالک، قال: دخلت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی شعب بالمدینة و معی الطھور ، فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادیا: ثم رفع رأسه فأومأ الیّ بیدہ ان اقبل فاتیته قال: ضع الماء و ادخل فدخلت، فاذا انا بطائر اکمه ساقط علی شجرة وھو یضرب منقارہ، قال: فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : ھل تدری مایقول؟ قلت: اللہ ورسوله اعلم، قال: یقول اللھم انک عدل الذی لاتجور ولا تخفی علیک خافیة

خلقتني و سويت خلقي وحجبت عني بصري. اللهم قد جُعتُ فأطعمني . قال فاقبلت جرادة فدخلت بين منقاره، فاطبق عليها، ثم جعل يضرب بمنقاره، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: هل تدري مايقول؟ قلت: الله ورسوله اعلم قال: يقول: من توكل على الله فان الله لا ينساه ، ومن نسيه خاطئٌ يائسٌ بعد هذا اليوم ، الرزق اشد طلبا لصاحبه من صاحبه له .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کی ایک گھاٹی میں داخل ہوا اور میرے پاس قضائے حاجت کے لئے پانی بھی تھا۔ آپ وادی میں داخل ہوئے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے مجھے اپنے قریب بلایا اور فرمایا: پانی رکھو اور وادی میں داخل ہو جاؤ۔ میں بھی داخل ہوا۔ ایک پرندے کو میں نے دیکھا کہ وہ درخت پر اپنی چونچیں مار مار کر چہچہا رہا تھا آپ نے پوچھا: کیا تو جانتا ہے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ کہتا ہے: اے اللہ تو عدل کرتا ہے ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی چھپانے والا تجھ سے کچھ چھپا سکتا ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور درست پیدا کیا اور مجھ سے میری نگاہ روک لی۔ اے اللہ میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا۔ تو ایک ٹڈی آئی اور اس کی چونچ مین داخل ہو گئی تو اس نے اس پر منہ بند کر لیا۔ پھر وہ اپنی چونچ مارنے لگا کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ کہتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نہیں بھولتا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو بھول گیا اس نے خطا کی اس دن کے بعد وہ مایوس ہوگا۔ رزق بذاتِ خود اپنے تلاش کرنے والے سے زیادہ اسے تلاش کرتا ہے

۔فنون العجائب (ابوسعید النقاش الصبہانی) صفحہ نمبر 39۔

﴿81﴾

نماز سے گناہ کیسے جھڑتے ہیں؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

انس بن مالک، وجابر بن عبداللہ قالا: خرجنا مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فاما امر بعذق فقطع، واما مقطوعا قد هاج ورقه و بید رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قضیب فضربه فجعل ورقه یتناثر فقال هل تدرون مامثل هذا ؟. قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم، قال: ان مثل هذا مثل احدکم اذا قام الی صلاته جعلت خطایاه فوق رأسه فاذا خر ساجدا تناثرت عنه ذنوبه کما یتناثر ورق هذا العذق .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما دونوں روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے تو آپ نے کھجور کی ایک شاخ کاٹنے کا حکم دیا۔ وہ کاٹ دی گئی۔ کٹی ہوئی شاخ کے پتے سوکھے ہوئے تھے اور وہ شاخ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دست مبارک میں تھی۔ آپ نے اس ٹہنی کو مارا تو اس سے پتے جھڑنے لگے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی مثال کس جیسی ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی مثال تم میں سے اس ایک شخص جیسی ہے جو نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کی ساری خطائیں اس کے سر کے اوپر رکھ دی جاتی ہیں اور جب وہ سجدے میں گرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ بھی ایسے ہی جھڑتے ہیں جیسے اس شاخ سے پتے جھڑے ہیں۔

۔مسند الشامیین (طبرانی) حدیث نمبر 733۔

۔شرح السنۃ (بغوی) کتاب الصلاۃ باب فضل السجود حدیث نمبر 557۔

۔کنز العمال جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 7۔

﴿82﴾

حضرت علی المرتضٰی اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہما کی شادی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

قال انس: كنت عند النبی صلى الله عليه وسلم . فغشية الوحی، فلما افاق قال: تدری ما جاء به جبريل ؟ قلت: <u>الله ورسوله اعلم</u> ، قال: امرنی ان ازوج فاطمة من علی فانطلق فادع لی ابا بكر وعمر وعثمان وعليا وطلحة والزبير وبعدة من الانصار.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ پر وحی کا نزول شروع ہونے لگا۔ چنانچہ جب وحی ختم ہوئی تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ جبریل نے کیا کہا؟۔ میں نے عرض کیا کہ <u>اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں</u>۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی المرتضٰی سے کر دوں۔ پس تم جا ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور کچھ انصاریوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔

۔الریاض النضرۃ (محب طبری) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 146۔

۔ذخائر العقبیٰ (محب طبری) صفحہ نمبر 31۔

۔سمط النجوم العوالی (العصامی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 43۔

﴿83﴾

”ختم شریف“ کی برکتیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

انس بن مالک یقول : قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا، اعرف فيه الجوع، فهل عندك من شيء ؟ فقالت: نعم فاخرجت اقراصا من شعير، ثم اخرجت خمارا لها، فلفّت الخبْز ببعضه ، ثم دسته تحت يدي ولا ثتنى ببعضه ، ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، قال: فذهبت به ،فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد ومعه الناس ، فقمت عليهم، فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: ارسلك ابو طلحة فقلت: نعم ، قال: بطعام .فقلت:نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه، قوموا فانطلقوا وانطلقت بين ايديهم، حتى جئت ابا طلحة فاخبرته ، فقال ابو طلحة: يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس ، وليس عندنا ما نطعمهم ؟ فقالت: الله ورسوله اعلم ، فانطلق ابو طلحة حتى لقى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هلمي يا ام سليم، ما عندك فاتت بذلك الخبز، فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت، وعصرت ام سليم عكة فادمته، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله ان يقول ، ثم قال:ائذن لعشرة

فاذن لهم، فأكل القوم كلهم حتى شبعو ثم خرجوا، ثم قال: ائذن لعشرة، فاذن لهم، فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا، ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاكل القوم كلهم وشبعوا، والقوم سبعون او ثمانون رجلا.

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ (حضرت انس کی والدہ ام سلیم کے دوسرے شوہر) نے ام سلیم سے کہا: میں نے آج حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آواز مبارک میں کچھ کمزوری محسوس کی ہے۔ میرے خیال میں آپ پر بھوک کی کیفیت ہے کیا تمہارے پاس کھانے پینے کے لئے کوئی چیز ہے؟۔ حضرت ام سلیم نے کہا: ہاں۔ یہ کہہ کر انہوں جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور چھپا کر میرے ہاتھ دے دیں اور اس اوڑھنی کا کچھ حصہ مجھے اوڑھا دیا اس کے بعد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی تھے۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کھانا دے کر بھیجا ہے؟۔ میں عرض کیا: جی ہاں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ساتھ موجود صحابہ کرام سے فرمایا: اٹھو چلو ابوطلحہ کے گھر چلیں۔ یہ فرما کر آپ ان لوگوں کے ہمراہ چل پڑے، میں بھی آپ کے آگے آگے چل پڑا اور ابوطلحہ کے پاس پہنچ کر آپ کی تشریف آوری کی خبر دی۔ ابوطلحہ نے ام سلیم سے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ اور اتنا کھانا نہیں کہ ہم انہیں کھلا سکیں۔ ام سلیم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ ابوطلحہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے استقبال کے لئے گھر سے

باہر نکلے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملاقات کی پھر آپ کے ہمراہ آئے تو آپ نے فرمایا: ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے وہی لے آؤ۔ ام سلیم کے پاس وہی روٹیاں تھیں وہی لے کر آ گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ سے فرمایا: ان روٹیوں کا چورا کرو۔ چنانچہ ان روٹیوں کا چورا کر دیا گیا۔ ام سلیم نے کپی میں سے گھی نچوڑا جو کہ سالن کا کام دینے لگا۔ پھر اس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پڑھا اس کے بعد آپ نے دس دس لوگوں کو بلا کر کھانے کی اجازت دی۔ وہ آئے انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا پھر جب یہ آئے تو اور دس آدمی آ گئے۔ یہاں تک کہ تمام لوگوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا اس طرح یہ ستر یا اسی آدمی تھے جن سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھا لیا۔

(نوٹ: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو بھی پڑھتے تھے وہ قران ہوتا تھا یا حدیث ہوتی تھی لہٰذا کھانا سامنے رکھ کر اوپر کلام پڑھنا سنت ہو گیا جسے عرف عام میں ختم شریف کہا جاتا ہے۔ نیز ان شاء اللہ اس موضوع کو بالتفصیل اپنی آنے والی تصنیف میں بیان کر دوں گا جس کا نام ہے ''زندوں مردوں کا لین دین'' محمد احمد برکاتی غفرلہ)

۔صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔
۔صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب جواز استتابعہ غیرہ الی دار۔
۔صحیح ابن حبان حدیث نمبر 6534۔

﴿84﴾

صحابہ کا عقیدہ: مشکل کا حل سمجھ نہ آئے تو کہو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

قال انس: فانطلق، ای: النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن معہ من الناس، وانطلقت بین ایدھم، ای: قدامھم کھیئۃ الخادم والمضیف او

مسرعا لايصال الخبر لقوله حتى جئت ابا طلحة فاخبرته اى: باتيانهم فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم. بالناس، اى : معهم وليس عندنا ما نطعمهم ، اى: غير ما ارسلناه اليه وَثَمَّ جمع كثير، فكيف نقدم لهم شيئا قليلا ؟ فقالت: الله ورسوله اعلم . اى فلا بد من ظهور بعض الحكم. قال النووى : فيه منقبة عظيمة لام سليم، ودلالة على عظم دينها ورجحان عقلها وقوة يقينها، تعنى انه صلى الله عليه وسلم علم قدر الطعام ، فهو اعلم بالمصلحة ، ولو لم يعلم المصلحة لما فعلها.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ چلے یعنی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور جولوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بھی آپ کے ہمراہ تھے اور میں ان کے سامنے چلا یعنی ان کے آگے ایسے چلا جیسے خادم اور میزبان کی صورت یا اس لئے جلدی جلدی چلا تا کہ خبر پہنچا دوں تو میں چلا یہاں تک کہ میں ابوطلحہ کے پاس پہنچا اور انہیں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے آنے کی خبر دی۔ تو حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلیم سے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ جولوگ ان کے ساتھ ہیں انہیں کھلا سکیں سوائے اس کھانے کے جو ہم انہیں بھیج چکے ہیں اور مجمع بہت زیادہ آ رہا ہے تو ہم کیسے ان لوگوں کو تھوڑا سا کھانا پیش کریں گے۔ حضرت ام سلیم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یعنی اس معاملہ کچھ نہ کچھ حکمت ضرور ظاہر ہوگی۔ امام نووی نے کہا اس میں حضرت ام سلیم کی بہت زیادہ شان ظاہر ہے اور یہ ان کے دین کی عظمت، ان کے عقل

کا رجحان، اوران کے یقین کی مضبوطی پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی بے شک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھانے کی مقدار بھی جانتے ہیں اوراس میں کیا شان ظاہر ہوگی۔ اگر آپ اس کو نہ جانتے ہوتے تو آپ ایسا نہ کرتے۔

۔مرقاۃ شرح مشکاۃ (ملاعلی قاری) باب فی المعجزات۔

﴿85﴾

کوئی ریاء کار جانے یا مومن حقیقت کیا ہے
اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن بريدة رضى الله عنه قال خرجت ليلة الى المسجد فاذا النبى صلى الله عليه وسلم قائم عند باب المسجد و اذا رجل فى المسجد يصلى قال :فقال لى النبى صلى الله عليه وسلم: يا بريدة أ تراه يرائى قال قلت: الله ورسوله اعلم .قال بل مؤمن منيب .

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک رات مسجد کی طرف گیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد کے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے جبکہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا آپ نے مجھے اس شخص کے بارے میں فرمایا: اے بریدہ کیا تم اسے ریاء کار سمجھتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ وہ مومن فرمانبردار ہے۔

۔مسند الرویانی حدیث نمبر 24 ۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 32 صفحہ نمبر 41۔

۔تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 142۔

﴿86﴾

دین میں سختی نہیں

اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن بریدة الاسلمی قال خرجت ذات یوم لحاجة فاذا انا بالنبی صلی الله علیه وسلم یمشی بین یدی فانطلقنا نمشی معا فاذا نحن برجل بین ایدینا یصلی یکثر الرکوع والسجود فقال النبی صلی الله علیه وسلم اتراه یرائی قال: قلت: اللّٰه ورسوله اعلم .قال: فترک یده من یدی و جمع بین یدیه وجعل یصوّبهما ویرفعهما ویقول علیکم هدیا قاصدا علیکم هدیا قاصدا علیکم هدیا قاصدا فانه من شادّ هذا الدین یغلبه .

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک دن حاجت کے لئے نکلا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے آگے آگے تشریف لے جا رہے تھے ہم اکٹھے چلتے رہے تو ہمیں سامنے سے ایک آدمی نظر آیا جو رکوع وسجود کی کثرت کیا کرتا تھا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے ریاء کار سمجھتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت بریدہ نے کہا: آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھوڑ دیا اور دونوں ہاتھوں کو جمع کیا اور ان دونوں کو اپنے سامنے سیدھا کیا اور پھر انہیں اٹھایا اور ارشاد فرمایا: تم پر میانہ روی لازم ہے، تم پر میانہ روی لازم ہے، تم پر میانہ روی لازم ہے جو کوئی سختی کرے گا دین اس پر غلبہ پا لے گا۔

۔کتاب الزہد والرقائق (ابن مبارک) حدیث نمبر 1113۔

۔مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 350۔

۔فتح الباری (ابن رجب) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 150۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 62۔

﴿87﴾

آپ کا اپنی امت سے محبت کا معیار کتنا اعلیٰ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابن بريدة، عن ابيه ، قال خرج الينا النبي صلى الله عليه وسلم يوما فنادى ثلاث مرات فقال: ايها الناس أ تدرون ماملثي ومثلكم؟. قالوا: الله ورسوله اعلم .قال: انما مثلي ومثلكم مثل قوم خافوا عدوا يأتيهم فبعثوا رجلاً يترائى لهم، فبينما هم كذلك ابصر العدو فاقبل لينذرهم، وخشي ان يدركه العدوقبل ان ينذر قومه فأهوى بثوبه ، ايها الناس اوتيتم ايها الناس اوتيتم ، ثلاث مرات .

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ہماری طرف تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری مثال کس چیز کی ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس قوم جیسی ہے جو دشمن سے ڈرتی ہے کہ وہ ان کے پاس پہنچ جائے گا۔ انہوں نے اپنا ایک آدمی بھیجا کہ جا کر ان کی نقل وحرکت پر نظر رکھے۔ وہ اسی دوران تھے کہ اس نے دشمن کو ان کی طرف روانہ ہوتے دیکھا تو ان لوگوں کو باخبر کرنے

کے لئے وہ لپکتا ہوا آنے لگا اور وہ اس بات سے ڈرا کہ کہیں اس کے باخبر کرنے سے پہلے ہی دشمن اسے نہ پکڑ لے تو اس نے راستے سے ہی کپڑا اہلانا شروع کر دیا کہ ہوشیار ہو جاؤ دشمن آپہنچا، ہوشیار ہو جاؤ دشمن آپہنچا۔ آپ نے تین مرتبہ یہی کہا۔

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 348۔

۔جامع المسانید والسنن (ابن کثیر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 474۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ سبأ آیت نمبر 47۔

﴿88﴾

موت کا انسان سے کتنا فاصلہ؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عبدالله بن بريدة، عن ابيه ، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم هل تدرون ماهذه وماهذه ، ورمى بحصاتين ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم ،قال: هذاك الامل وهذاك الاجل .

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ اور یہ کیا ہے؟ اور یہ بات آپ نے دو کنکر آگے پیچھے پھینکتے ہوئے ارشاد فرمائی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری زندگی کی امید ہے اور یہ تمہاری موت ہے۔

۔سنن ترمذی کتاب الامثال باب ماجاء فی مثل ابن ادم واجلہ واملہ۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر جزری) حدیث نمبر 186۔

۔الترغیب والترہیب (منذری) حدیث نمبر 5071۔

﴿89﴾

سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر قال: کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد عند غروب الشمس ، فقال : یا اباذر أتدری أین تغرب الشمس ؟ قلت: اللّٰہ ورسولہ اعلم . قال :فانھا تذھب حتی تسجد تحت العرش .فذلک قولہ تعالیٰ و الشمس تجری لمستقر لھا ذلک تقدیر العزیز العلیم .

ابوذر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں غائب ہوتا ہے؟۔میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا: یہ جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے عرش کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے۔اسی بارے میں اللہ کا یہ ارشاد ہے: سورج چلتا ہے اپنے ٹھہراؤ کے لئے یہ حکم ہے زبردست، علم والے کا۔

۔صحیح بخاری کتاب تفسیر القران باب سورۃ یٰس۔

۔سنن ترمذی کتاب الفتن باب طلوع الشمس من مغربھا۔

۔مسند ابی داؤد طیالسی حدیث نمبر 460۔

﴿90﴾

سورج کی منزل کیا؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال یوما: أتدرون

این تذهب هذه الشمس؟ قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم قال: ان هذه تجری حتی تنتهی الی مستقرها تحت العرش، فتخر ساجدة فلا تزال كذلك حتی يقال لها: ارتفعی ارجعی من حيث جئت فترجع فتصبح طالعة من مطلعها.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟۔ سب نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ دوڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے اپنی جائے قرار کی طرف انتہا پذیر ہوتا ہے پس سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور یہ اسی سجدہ کی حالت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے کہا جاتا ہے اٹھ اور جہاں سے آیا ہے وہیں واپس لوٹ جا تو یہ واپس لوٹ جاتا ہے تو صبح صبح یہ اپنی جائے طلوع سے نمودار ہو جاتا ہے۔

۔صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لایقبل فیہ الایمان

صحیح ابن حبان حدیث نمبر 6153۔

۔کتاب الایمان (ابن مندہ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 25۔

﴿91﴾

دنیا میں کثرت اور آخرت میں قلت کس کی

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر ان النبی توجه نحو احد فاتبعه ابو ذر فالتفت النبی صلی الله عليه وسلم فقال: ابو ذر قال ابو ذر: لبيک و سعديک و انا فداؤک،

فقال: ان المكثرين هم الاقلون يوم القيامة فقال ابو ذر: اللّٰه ورسوله اعلم فقال النبی صلی الله عليه وسلم: الا من قال بالمال هكذا و هكذا من بين يديه وعن يمينه وعن شماله و من ورائه، ثم انطلق نحو احد ثم قال لابی ذر: لاتبرح حتی اتيک قال: فسمعت صوت النبی فاردت ان آتيه فتذكرت قوله لا تبرح حتی آتيک فجاء النبی فقلت سمعت صوتک فاردت ان اتيک فقال: انه اتانی جبريل رسول رب العالمين فقال بشر امتک انه من قال لا اله الا الله مخلصا فذكر خيرا كثيرا فلما جاء المدينة قال: ادعوا لی اباالدرداء فجاء ابو الدرداء فامره ان يبشر الناس فرده عمر بن الخطاب وقال: يارسول الله اذا يتكل الناس علی قول لااله الا الله و يتركوا العمل فقال النبی صلی الله عليه وسلم: ارشدک الله .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُحد کی طرف تشریف لے گئے حضرت ابوذر بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوذر کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے ابوذر۔ ابوذر نے عرض کیا: جی حضور میں آپ پر فدا، حاضر خدمت ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں کثرتِ مال والے قیامت میں کتنی قلت والے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: سوائے اس کے جو اپنے مال کو ایسے اور ایسے اپنے سامنے سے اپنے دائیں بائیں اور پیچھے سے خرچ کرے۔ پھر آپ احد پہاڑ کی طرف چلے۔ ایک جگہ پر آپ رکے اور مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوذر میرے آنے تک یہیں ٹھہرے رہنا۔ اس کے کچھ دیر بعد میں نے آپ کی آواز سنی تو

آپ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو مجھے آپ کا حکم یاد آ گیا کہ میرے آنے تک یہیں ٹھہرے رہنا۔ چنانچہ آپ کچھ دیر بعد تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ آپ کی آواز سن کر میں نے آپ کے پاس آنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تمام جہانوں کے پالنے والے کی طرف سے پیغام رساں جبریل علیہ سلام میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھے کہا: آپ کو آپ کی امت میں سے اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جس نے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر خیر فرمایا۔ جب آپ مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا: جاؤ اور میرے لئے ابو درداء کو بلا لاؤ۔ چنانچہ ابو درداء آئے تو آپ نے انہیں حکم فرمایا: کہ اس بات کی لوگوں کو خوشخبری پہنچا دو۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں واپس موڑ لیا اور عرض کیا کہ اس طرح تو لوگ صرف اسی کلمہ لا الہ الا اللہ پر انحصار کر لیں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت پر قائم رکھے۔

۔ جزء الف دینار (ابو بکر قطیعی) حدیث نمبر 273۔

﴿92﴾

حضور کی اپنی آل کیلئے چاہت کس قدر عظیم

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر قال: انطلق النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نحو بقیع الغرقد، فانطلقت خلفه، فقال: یا اباذر، فقلت: لبیک ثم سعدیک وانا فداؤک، فقال: المکثرون ھم المقلون یوم القیامة، الا من قال بالمال

ھکذا و ھکذا، عن یمینه و عن شماله، قالها ثلاثا ، ثم عرض لنا اُحد، فقال: یا اباذر، مایسرنی انه لا ل محمد ذھبا یمسی معھم دینار، اومثقال ، فقلت: اللّٰه ورسوله اعلم ، ثم عرض لنا واد فاستبطنه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ونزل فیه، وجلست علی شفیره، فظننت ان له حاجة ، فابطأ علیّ و ساء ظنی فسمعت مناجاة فقال : ذلک جبریل یخبرنی لامتی من شھد منھم ان لا اله الا اللّٰه وان محمدا رسول اللّٰه ، دخل الجنة ، فقلت: یارسول اللّٰه ،وان زنی وان سرق ؟ قال وان زنی وان سرق.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بقیع غرقد کی طرف گئے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آیا۔آپ نے فرمایا: اے ابوذر۔ میں نے عرض کیا: جی حضور میں آپ پر فدا، حاضر خدمت ہوں۔آپ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں کثرت والے قیامت میں کتنی قلت والے ہوں گے۔سوائے اس کے جس نے اپنے مال کو ایسے ایسے اور دائیں بائیں سے خرچ کیا یہ بات آپ نے تین بار دہرائی۔ پھر چلتے چلتے ہمارے سامنے احد پہاڑ آ گیا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ آل محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے سونا ہو اور شام کے وقت تک ان میں سے ان کے پاس ایک دینار یا مثقال باقی ہو۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ پھر ہمارے سامنے ایک وادی آئی تو آپ اس میں داخل ہو گئے اور اس میں اتر گئے اور اس کے ایک کنارے پر بیٹھ گئے ۔میں نے گمان کیا کہ شاید آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف فرما ہیں۔تو میں نے خود کو پیچھے کیا لیکن یہ خام خیال تھا میں نے کچھ گفتگو کی آواز سنی۔آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل

علیہ سلام ہیں انہوں نے مجھے بتایا میری امت میں سے جس نے بھی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ اگرچہ وہ بدکاری کرتا ہو اور چوری کرتا ہو؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں اگرچہ وہ بدکاری کرتا ہو اور چوری کرتا ہو۔

۔صحیح ابن حبان حدیث نمبر 195۔

۔الادب المفرد (امام بخاری) حدیث نمبر 803۔

۔تھذیب الاثار (طبری) حدیث نمبر 2453۔

﴿93﴾

انسان کو ایمان کیسے بچانا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : کیف انت یا اباذر و موتا یصیب الناس حتی یقوم البیت بالوصیف ؟ یعنی القبر . قلت: ماخار الله لی ورسوله. اوقال: الله ورسوله اعلم . قال :تصبر قال: کیف انت، وجوعا یصیب الناس، حتی تاتی مسجدک فلا تستطیع ان ترجع الی فراشک، ولا تستطیع ان تقوم من فراشک الی مسجدک؟ قال: قلت: الله ورسوله اعلم . اوماخار الله لی ورسوله . قال: علیک بالعفة ثم قال: کیف انت، وقتلا یصیب الناس حتی تغرق حجارة الزیت بالدم؟. قلت: ماخار الله لی ورسوله، قال: الحق بمن انت منه قال: قلت: یا رسول الله افلا آخذ بسیفی، فاضرب به من فعل ذلک ، قال:

شارکت القوم اذا، ولکن ادخل بیتک قلت: یا رسول اللہ فان دخل بیتی ؟ قال ان خشیت ان یبھرک شعاع السیف، فالق طرف ردائک علی وجھک، فیبوء باثمہ واثمک، فیکون من اصحاب النار.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب موت لوگوں تک پہنچ رہی ہوگی یہاں تک گھر خادم کے ساتھ قائم ہوگا یعنی قبر۔ میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم پر صبر لازم ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا اس وقت تو کیسے ہوگا جب لوگوں پر قحط شدید ہوگا اور بھوک کا غلبہ ہوگا یہاں تک کہ تو اپنی مسجد میں آئے گا تو تو اپنے بستر تک نہ پہنچ سکے گا (بھوک کی وجہ سے) اور نہ ہی تو طاقت رکھے گا کہ اپنے بستر سے اپنی مسجد تک کے لئے اٹھ سکے تو؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت بھی تجھ پر حرام سے بچنا لازم ہوگا۔ پھر فرمایا اس وقت کیا ہوگا جب مدینہ میں قتل عام ہوگا یہاں تک کہ حجارۃ الزیت بھی خون میں ڈوب جائے گا۔ میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم جن لوگوں میں ہو انہیں میں رہنا یعنی اہل مدینہ کے ساتھ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں اپنی تلوار کیوں نہ پکڑوں اور جو ایسا کرے اسے ماردوں ؟۔ آپ نے فرمایا: اگر تم ایسا کروگے تب تم بھی مفسدوں کی قوم میں شریک ہو جاؤ گے لیکن اس وقت تم اپنے گھر میں خاموشی سے پڑے رہنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر فتنہ باز میرے گھر میں گھس آئیں تو؟۔ آپ نے فرمایا تمہیں تلوار

کی چمک کا خوف ہو تو اپنی چادر اپنے منہ پہ ڈال لینا۔ اس صورت میں قاتل اپنا اور تمہارا گناہ لے کر جہنم میں جائے گا۔

۔ سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب التثبت فی الفتنۃ۔

﴿94﴾

انسان کو فتنوں سے کیسے بچنا ہے
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر قال: رکب رسول الله صلی الله علیه وسلم حمارا واردفنی خلفه، وقال: یا اباذر ، ارایت ان اصاب الناس جوع شدید لا تستطیع ان تقوم من فراشک الی مسجدک، کیف تصنع؟. قال : قال الله ورسوله اعلم . قال: "تعفف " قال: یااباذر، ارایت ان اصاب الناس موت شدید ، ویکون البیت فیه بالعبد، یعنی القبر، کیف تصنع؟ " قلت: الله ورسوله اعلم قال: اصبر قال یا ابا ذر، ارایت ان قتل الناس بعضهم بعضا ، یعنی حتی تغرق حجارة الزیت من الدماء کیف تصنع؟ قال : الله ورسوله اعلم ، قال: اقعد فی بیتک واغلق علیک بابک، قال فان لم اترک ؟ قال فائت من انت منهم ، فکن فیهم قال فآخذ سلاحی؟ قال :اذا تشارکهم فیما هم فیه ولکن ان خشیت ان یروعک شعاع السیف فالق طرف ردائک علی وجهک حتی یبوء باثمه واثمک

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ

والہ وسلم ایک داز گوش پر سوار تھے۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور ارشاد فرمایا: اے ابوذر تمہارا کیا خیال ہے جب لوگوں کو بہت زیادہ بھوک پہنچے گی اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک جانے کی بھی طاقت نا رکھو گے اس وقت تم کیا کرو گے؟۔ حضرت ابوذر نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم پر حرام سے بچنا لازم ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا اس وقت تو کیسے ہوگا جب لوگوں کو بہت سخت موت پہنچے گی یہاں تک کہ قبر ایک غلام کے بدلے قائم ہو جائے گی؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت صبر کرنا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر جب بعض لوگ بعضوں کو قتل کر رہے ہوں گے یہاں تک کہ حجارۃ الزیت بھی خون میں ڈوب جائے گا تو اس وقت تو کیا کرے گا؟۔ حضرت ابوذر نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور گھر کا دروازہ خود پر بند کر لینا۔ انہوں نے عرض کیا: اگر پھر بھی میں نہ چھوڑا جاؤں تو؟ آپ نے فرمایا: اس صورت میں انہیں لوگوں میں ہو جانا جن میں تم ہو یعنی اہل مدینہ میں شامل رہنا انہوں نے کہا کیا اس وقت میں اسلحہ نہ اٹھا لوں؟۔ آپ نے فرمایا تب تم بھی انہیں کے کام میں ان کے ساتھ شریک ہو گے۔ لیکن اگر تم خود پر تلوار کی چمک کا ڈر محسوس کرو۔ تو اپنے چہرے پر اپنی چادر ڈال لینا یہاں تک کہ قاتل اپنا اور تمہارا گناہ اٹھائے گا۔

۔مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 149۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 191

۔تفسیر ابن کثیر سورۃ المائدۃ تحت آیت نمبر 27۔

﴿95﴾

نمازوں کی حفاظت کا مصطفائی عطائی طریقہ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی ذر، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا ابا ذر کیف تصنع اذا ادرکت امراء یؤخرون الصلاة عن مواقیتها، قال : قلت الله ورسوله اعلم . قال: صل الصلاة لوقتها، ثم ائتهم فان کانوا قد صلوا کنت قد احرزت صلاتک، وان لم یکونوا صلوا صلیت معهم وجعلت صلاتک معهم سُبحة .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر تو اس وقت کیا کرے گا جب تو حکومتی لوگوں کو نمازیں اپنے وقت سے پیچھے کرتا ہوا پائے گا۔ حضرت ابوذر نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر نمازیں پڑھ لینا پھر ان کے پاس آنا اور اگر وہ نمازیں ادا کر چکے ہوں تو تم نے بھی پہلے ہی اپنی نماز ادا کر لی۔ اور اگر انہوں نے نہ پڑھی ہو تو جب وہ پڑھیں تو تم بھی ان کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا اور اپنی نماز ان کے ساتھ دعا بنا لینا۔

۔الفوائد المنتقاۃ عن شیوخ العوالی (الصیر فی) حدیث نمبر 72۔

۔سنن الدارمی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 304۔

﴿96﴾

نصف امت یا ساری امت کی مغفرت؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عوف بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : أتدرون ماخیّرنی ربی اللیلة ؟ قال: قلنا: اللّٰہ ورسولہ اعلم ، قال: فانہ خیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنة وبین الشفاعة ، فاخترت الشفاعة قلنا : یارسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنا من اھلھا ، قال: ھی لکل مسلم .

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیاتم جانتے ہو رات کو میرے رب نے مجھے کیا اختیار دیا؟۔ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے نصف امت جنت میں داخل کرنے یا ساری امت کے لئے شفاعت کرنے کا اختیار دیا تو میں نے شفاعت قبول کر لی۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں بھی آپ کی شفاعت پانے والے لوگوں میں فرمادے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری شفاعت تو ہر مسلمان کے لئے ہے۔

۔السنة (ابن ابی عاصم) حدیث نمبر 820۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 68۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 135۔

﴿97﴾

محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ مثالیں

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عوف بن مالک الاشجعی یردہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ قال فھبت الریح من اللیل فاذا کل دابۃ واضعۃ خدھا الی الارض ولست اری فی العسکر الا مؤخرۃ الرحال فاتیت الی منزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو لیس فیہ فانطلقت الی غیضۃ من قصب فاذاانا اسمع خشخشۃ واذا انا بسواد رجلین فاتیتھما فاذامعاذ بن جبل وابوعبیدۃ بن الجراح فسلمت علیھما فقلت مااخرجکما فقالا: اخرجنا الذی اخرجک فی طلب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینما ھم قیام ینظرون اذ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اثم معاذ بن جبل قال نعم یا نبی اللہ ھذا انا وابو عبیدۃ بن الجراح قال اثم عوف بن مالک الاشجعی قال نعم یا نبی اللہ ھذا انا فانطلقا حتی اتوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھم ھل تدرون ما اخرجنی؟۔ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم۔ قال فان جبریل اتانی فاخرجنی فکان الذی رایتم وانا ربی عزوجل خیرنی بین خصلتین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ لامتی فاخترت الشفاعۃ لامتی۔

عوف بن مالک اشجعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روایت کو وارد کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم ایک غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نکلے انہوں نے کہا کہ رات کے وقت تیز آندھی چلنے لگی ۔ ہر جانور نے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا اور میں لشکر کے کجاووں کے پچھلے حصے ہی کو دیکھ سکتا تھا۔ چنانچہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جائے آرام کی طرف لوٹ آیا تو آپ وہاں تشریف فرما نہیں تھے تو میں بانسوں کے جھنڈ کی طرف گیا تو وہاں میں نے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنی تو دو آدمیوں کے سیاہ ہیولے نظر آئے جب میں ان کے قریب گیا تو وہ حضرت معاذ بن جبل اور ابو عبیدہ بن جراح تھے۔ میں نے ان دونوں کو سلام کیا اور ان سے پوچھا کہ انہیں کس چیز نے پڑاؤ سے نکلنے پر مجبور کر دیا؟۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی اسی ذات نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طلب میں باہر نکلنے پر مجبور کیا جس ذات نے تمہیں مجبور کیا ہے۔ چنانچہ اسی دوران کہ وہ ابھی کھڑے ہی تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نکلے، پس آپ نے فرمایا: معاذ بن جبل ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ۔ یہ میں ہوں اور یہ ابو عبیدہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: عوف بن مالک ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ، یہ میں ہوں۔ پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کس چیز نے مجھے میں اس وقت نکالا؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ سلام آئے اور انہوں نے مجھے وہاں سے باہر نکلنے کے لئے کہا اور مجھے وہاں لے گئے جہاں تم نے دیکھا وہاں مجھے میرے رب نے دو میں سے ایک چیز اختیار کرنے حکم دیا میری نصف امت جنت میں داخل کرنے کا یا شفاعت کرنے کا۔ چنانچہ میں نے شفاعت اختیار کر لی۔

۔الفوائد المعللۃ (ابوزرعہ الدمشقی) حدیث نمبر 238۔

﴿98﴾

پرندے، درندے اور حقائق

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عوف بن مالک قال : هل تدرون ما العوافی؟. قلنا : الله ورسوله اعلم .قال : الطير والسباع .

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ عوافی کیا ہے؟۔ حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد پرندے اور درندے ہیں۔

۔صحیح ابن حبان حدیث نمبر 6774۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 313۔

﴿99﴾

صحابہ کرام کے وجدانی نعرے

حقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عمران بن حصين، ان النبی صلى الله عليه وسلم لما نزلت يا ايها الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة شیء عظيم [الحج ۔ 1] الى قوله ولكن عذاب الله شديد [الحج :2] قال انزلت عليه هذه الاية و هو فی سفر فقال :أ تدرون ای يوم ذلک ؟ فقالوا : الله ورسوله اعلم، قال: ذالک يوم يقول الله لآدم: ابعث بعث النار ، فقال: يارب وما بعث

النار؟. فقال تسع مائة وتسعة وتسعون الى النار وواحد الى الجنة. قال: فأنشأالمسلمون يبكون . فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قاربوا وسددوا فانها لم تكن نبوة قط الا كان بين يديها جاهلية ، قال: فيؤخذ العدد من الجاهلية فان تمت والا كملت من المنافقين ومامثلكم والامم الا كمثل الرقمة فى ذراع الدابة اوكالشامة فى جنب البعير، ثم قال: انى لارجو ان تكونوا ربع اهل الجنة فكبروا ، ثم قال: انى لارجو ان تكونوا ثلث اهل الجنة فكبروا ، ثم قال: انى لارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة فكبروا. قال: ولا ادرى ؟ قال: الثلثين ام لا؟. هذا حديث حسن صحيح .

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایها الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة شيء عظيم [الحج - 1] الى قوله ولكن عذاب الله شديد [الحج :2] تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفر میں تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ سلام سے ارشاد فرمائے گا: جہنم کے لئے فوج تیار کرو۔ حضرت آدم علیہ سلام عرض کریں گے: دوزخ کے لئے کتنی نفری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا نوسو ننانوے دوزخ کے لئے اور ایک جنت کے لئے۔ یہ بات سن کر مسلمان رونے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہِ اعتدال پر رہو اور سیدھے رہو۔ جب بھی نبوت آئی تو اس کے سامنے جاہلیت ہی

رہی۔آپ نے فرمایا: جاہلیت میں سے کثیر تعداد میں لوگ لئے جائیں گے۔اگر جہنم کے لئے تعداد مکمل ہوگئی تو (توفیھا) وگرنہ منافقین سے پوری کی جائے گی۔تم لوگوں کی مثال اور دوسری امتوں کی مثال ایسی ہے جیسی جانور کی ٹانگ میں داغ کی یا جیسے اونٹ کے پہلو میں تل کی۔آپ نے ارشاد فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ جنت میں ایک چوتھائی ہو گے یہ سن کر صحابہ کرام نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔آپ نے پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم ایک تہائی ہو گے۔صحابہ کرام نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا۔پھر آپ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ جنت میں نصف ہو گے۔یہ سن کر صحابہ کرام نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا۔راوی نے بیان کیا: میں نہیں جانتا آپ نے دو تہائی کہا تھا کہ نہیں۔امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۔سنن ترمذی کتاب التفسیر باب سورۃ الحج۔
۔تفسیر ابن ابی حاتم حدیث نمبر 13767۔
۔تفسیر قرطبی تحت سورۃ الحج آیت نمبر 1۔
۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الحج آیت نمبر 1۔

﴿100﴾

بدکاری، سرقہ، شرب خمر وبال کتنا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ارایتم الزانی، والسارق، وشارب الخمر ما تقولون فیھم ؟ قالوا: اللّٰہ ورسولہ اعلم. قال: ھی من فواحش وفیھن عقوبۃ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بدکار، چور، شرابی ان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ سب بے حیائی کے کام ہیں اور ان میں سزائیں بھی ہیں۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 140۔

۔مسند الرویانی حدیث نمبر 86۔

﴿101﴾

موت کو یادرکھنے والے کی سمجھداری

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عمران بن حصین قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اى المومنين اكيس قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: اكيس المؤمنين اكثرهم ذكرا للموت احسنهم له استعدادا.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سے مومن زیادہ سمجھدار ہیں؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو موت کو زیادہ یادرکھیں اور اس کی اچھی تیاری کریں۔

۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ حدیث نمبر 7295۔

۔المطالب العالیہ (عسقلانی) حدیث 3120۔

۔مسند الحارث حدیث نمبر 1104۔

۔بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث (ہیثمی) حدیث نمبر 1116۔

﴿102﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم کی برکتیں کتنی

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

حمران، قال: كنت عند عثمان، فدعا بوضوء، فتوضأ، فلما فرغ، قال: توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم كما توضأت، فلما فرغ تبسم، فقال: هل تدرون مما تبسمت قال: قلنا: الله ورسوله اعلم، قال: ان العبد المسلم اذا توضأ فاتم وضوءه، ثم دخل فى صلاته فاتم صلاته، خرج من صلاته، كما يخرج من بطن امه.

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ انہوں نے پانی منگوایا اور اچھی طرح وضوء کیا پھر انہوں نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضوء فرمایا اسی طرح میں نے بھی وضوء کیا ہے پھر آپ مسکرائے تو ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی وضوء کرے تو اپنا وضوء مکمل کرے پھر نماز میں داخل ہو تو اپنی نماز کو مکمل کرے جب وہ اپنی نماز مکمل کر کے نکلے گا تو ایسے ہی نکلے گا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔

۔ مسند البزار جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 83۔

۔ مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 61۔

۔ معرفۃ الصحابہ (ابو نعیم) حدیث نمبر 283۔

﴿103﴾

لعاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن جابر بن عبدالله قال كنا يوم الخندق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرضت لنا القطعة الصلبة شديدة فجائوا النبى صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية من الجبل عرضت فقال انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم المعول فعادت كثيبا اهيل او اهيم فقلت يا رسول الله ايذن لى البيت فقلت لامراتى انى رايت من رسول الله صلى الله عليه وسلم خمصا شديد اما فى ذلك صبر فعندك شىء فاخرجت لى جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها و طحنت ففرغت الى فراغى وقطعتها فى برمتها البرمة القدر منه والعجين قد انكسر والبرمة بين الاثافى الحجارة التى توضع عليها القدر منه فى قدر كادت ان تنضج ثم وليت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت لا تفضحنى برسول الله صلى الله عليه وسلم وبمن معه فجئته فساررته فقلت طعيم لى يارسول الله فقم انت ورجل او رجلان قال كم هو فذكرت له قال كثير طيب قل لها لا تنزع البرمة والخبز من التنور حتى اتيكم واستقر صحافا ثم صاح رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا اهل الخندق ان جابرا صنع لكم سورا فحى هلا بكم فقلت ويحك جاء النبى صلى الله عليه

وسلم بالمهاجرين والانصار ومن معهم فقالت بک وبک هل سالک فقلت نعم فقالت الله ورسوله اعلم فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ادخلوا ولا تضاغطوا فاخرجت له عجينا فبسق فيه وبارک ثم عمد الى برمتنا فبسق فيه و بارک ثم قال يا جابر ادع خابذة فلتخبز معک واقدحی من برمتک ولا تنزلوها وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يکسر الخبز ويجعل عليه اللحم يخرم البرمة التنور اذا اخذ منه ويقرب الى اصحابه ثم ينزع فلم يزل يکسر الخبز ويغرف اللحم حتى شبعوا وهم الف. قال جابر فاقسم بالله لاکلو حتى ترکوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما هی وان عجيننا ليخبز کما هو ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم کلی واهدی فان الناس اصابتهم مجاعة فلم نزل ناکل ونهدی يومنا. وفی رواية الدارمی و ابن ابی شيبة والبيهقی انهم کانوا ثمان مائة او ثلاث مائة .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں خندق کی کھدائی والے دن ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہمارے سامنے ایک انتہائی سخت چٹان آ گئی صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ پہاڑ کا ایک سخت پتھر سامنے آ گیا ہے تو آپ نے فرمایا: میں آ رہا ہوں۔ پھر آپ اٹھے اس حالت میں کہ آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن سے ہم نے کوئی چیز بھی نہیں چکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کدال اپنے دستِ مبارک میں لیا اور پتھر پر ضرب لگا کر اسے ریزہ ریزہ کر دیا۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول

اللہ مجھے گھر جانے کی اجازت دی جائے۔ میں نے گھر جا کر اپنی زوجہ سے کہا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شدید بھوک کی حالت میں دیکھا ہے جس پر مجھ سے صبر نا ہو سکا کیا تیرے پاس گھر میں کوئی چیز ہے؟۔ تو اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع (چار سیر (پرانا باٹ)) جو تھے ہمارے گھر میں ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ بھی تھا چنانچہ میں نے اسے ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے۔ میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہوگئی۔ میں نے گوشت کاٹ کر ہنڈیا میں ڈالا اور اتنی دیر میں گندھا ہوا آٹا نرم ہو گیا ہنڈیا چولہے پر چڑھا دی گئی جب وہ پکنے کے قریب ہوگئی تو میں واپس لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگا تو مجھے گھر سے نکلتے ہوئے میری بیوی نے کہا: مجھے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور جوان کے ساتھ ہیں ان کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ چنانچہ میں نے حاضر ہو کر آپ کو سرگوشی کرتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے اور آپ کے ساتھ ایک دو آدمیوں کے لئے کافی ہوگا آپ تشریف لے آئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کھانا کتنا ہے میں نے تفصیلاً ساری بات عرض کر دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: بہت ہے اور بہت پاکیزہ ہے گھر جا کر اپنی بیوی سے کہہ دو میرے آنے تک ہنڈیا چولہے سے نہ اتارے اور نہ ہی روٹیاں تنور سے نکالے (روٹیاں پکانی شروع نہ کرے) کچھ دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلند آواز سے کہا اے خندق کھودنے والو جابر نے تمہارے لئے کھانا تیار کیا ہے جلدی چلو۔ میں جلدی جلدی چلا اور گھر جا کر اپنی بیوی سے کہا تو برباد ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مہاجرین وانصار اور اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ تو اس نے کہا: اللہ تیرے ساتھ بھی ایسا ہی کرے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تم سے تفصیلات نہیں پوچھی تھیں میں نے کہا آپ نے سب کچھ

پوچھا تھا۔ میری بیوی نے کہا تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں پس کچھ دیر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے صحابہ سے کہا اندر داخل ہو جاؤ لیکن رش نہ کرنا۔ پھر میں نے آٹا آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے ہنڈیا کی طرف توجہ فرمائی اس میں لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا: اے جابر روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ کہ وہ روٹیاں پکائے اور تیری ہنڈیا سے سالن نکالے اور ہنڈیا کو چولہے سے نہ اتارنا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بذات خود روٹیوں کے ٹکڑے کرنے شروع کئے اور ان پر گوشت رکھنا شروع کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہنڈیا اور تنور کو بھی ڈھانک کر رکھا آپ اس میں سے لیتے اور صحابہ کے قریب کر دیتے۔ پھر ڈھکنا اتارتے پس اسی طرح روٹی توڑتے رہے اور اس پر گوشت رکھ کر صحابہ کرام کو دیتے رہے یہاں تک کہ ہزار آدمی نے جی بھر کر کھانا کھالیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ صحابہ کرام جی بھر کر کھاتے رہے یہاں تک کہ کھانا کھاتے کھاتے چھوڑ دیا اور واپس چل دیئے لیکن ہماری ہنڈیا اسی طرح ابل رہی تھی جیسے ابتداء میں ابل رہی تھی اور آٹے سے مسلسل روٹیاں پکتی رہیں مگر آٹا اسی طرح موجود تھا جیسا پہلے تھا۔ پھر آپ نے حضرت جابر کی بیوی سے ارشاد فرمایا: اب تم بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ بھی بھیجو کیونکہ لوگ انتہائی بھوک اور فاقے کا شکار ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہم اسے کھاتے رہے اور سارا دن لوگوں کو بھی بھیجتے رہے۔ دارمی ابن ابی شیبہ اور بیہقی کی روایت کے مطابق ان کی تعداد تین سو یا آٹھ سو تھی (ثلاث اور ثمان کا تحریری فرق: برکاتی غفرلہ)۔

تفسیر مظہری تحت سورۃ الاحزاب آیت نمبر 9۔

سنن الدارمی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 33۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 31709۔

۔دلائل النبوۃ (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 417۔

﴿104﴾

اونٹوں کی فریادرسی اوران کی آپ بیتی

اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن جابر بن عبدالله قال: اقبلنا حتى اذا كنا بمهبط من الحرة اقبل جمل يرقل، فقال: أ تدرون ما قال هذا الجمل؟ قالوا: الله ورسوله اعلم قال: هذا جمل جاء نى يستعيذنى على سيده، يزعم انه كان يحرث عليه منذ سنين حتى اذا اجربه واعجفه وكبر سنة اراد ان ينحره، اذهب معه ياجابر الى صاحبه فائت به، فقلت: يا رسول الله ما اعرف صاحبه، قال: انه سيدلك عليه، قال: فخرج بين يدى معتقا حتى وقف بى فى مجلس بنى خطمة، فقلت: اين رب هذا الجمل؟ قالوا: فلان بن فلان، فجئته، فقلت: اجب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فخرج معى، حتى جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان جملك هذا يستعيذنى عليك، يزعم انك حرثت عليه زمانا حتى اجربته واعجفته وكبر سنه ثم اردت ان تنحره؟ . قال: والذى بعثك بالحق ان ذلك كذلك، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: بعنيه قال: نعم يا رسول الله، فابتاعه منه، ثم سيبه فى الشجرة حتى نصب سناما، و كان اذا اعتل على بعض المهاجرين او الانصار من

نواضحهم شئ اعطاه اياه فمكث بذلك زمانا .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم حرہ کے دامن میں آئے تو سامنے سے ایک اونٹ آیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گریہ زاری کرنے لگا تو آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس اونٹ نے کیا کہا: صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اونٹ میرے پاس آیا ہے اور اپنے مالک کے معاملہ میں مجھ سے مدد مانگتا ہے۔ اور یہ اونٹ سمجھتا ہے کہ یہ سال ہا سال سے اس کی خدمت کرتا رہا یہاں تک جب یہ کھجلی والا، لاغر اور بوڑھا ہو گیا تو اب وہ اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے جابر اس اونٹ کے ساتھ اس کے مالک کے پاس جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔ حضرت جابرؓ نے عرض کیا: مجھے اس کے مالک کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ اونٹ تمہیں اپنے مالک تک نشاندہی کرے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ اونٹ آزادانہ طور پر میرے آگے آگے چلتا رہا یہاں تک وہ بنی خطمہ کی مجلس میں پہنچ کر رک گیا۔ تو میں نے کہا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟۔ ان لوگوں نے کہا: فلاں ابن فلاں ہے۔ چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور اسے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ وہ میرے ساتھ نکلا یہاں تک وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اس اونٹ نے تجھ پر میری پناہ طلب کی ہے اور یہ اونٹ خیال کرتا ہے کہ تو ایک لمبے عرصہ تک اس سے کھیتی باڑی کی خدمت لیتے رہے ہو یہاں تک تم نے اسے خارش زدہ لاغر کر دیا اور اس کی عمر نے اس پر بڑھاپا کر دیا تو اب تم اسے ذبح کرنا چاہتے ہو؟۔ اس نے عرض کیا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو برحق بنا کر بھیجا ہے یہ معاملہ واقعی اسی طرح ہے۔ تو حضور صلی

اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ اونٹ مجھے بیچ دو تو انہوں نے اس پر رضامندی ظاہر کی پھر آپ نے وہ اونٹ ان سے خرید لیا پھر آپ نے اسے سرسبز درختوں میں آزاد چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے اپنی کوہان مضبوط کر لی۔ جب بھی وہ بیمار ہوتا تو مہاجرین اور انصار اپنے اونٹوں کے چارے میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے اور یہ معاملہ ایک زمانے تک ایسے ہی چلتا رہا۔

۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 54۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 562۔

۔الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح (ابن تیمیہ) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 192

﴿105﴾

غیبت کرنے والوں کا ہوا میں اثر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن جابر بن عبد الله قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فهاجت ريح مُنتِنَةٌ فقال: أ تدرون ماهذه الريح قلنا: الله ورسوله اعلم قال هذه ريح الذين يغتابون المسلمين .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے جب بدبودار ہوا چلی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ ہوا کیسی ہے؟۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ بدبودار ہوا ان لوگوں کی ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔

الثقات (ابن حبان) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 258۔

﴿106﴾

حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر کس قدر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن جابر بن عبدالله، قال: لما نزلت على النبی صلى الله عليه وسلم " وتعزروه " قال :ما ذاكم ؟. قلنا: الله ورسوله اعلم قال لتنتصروه و توقروه و تعظموه و تفخموه .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی " وتعزروه " آپ نے فرمایا: اس کا کیا مطلب ہے؟۔ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم ان کی مدد کرو، ان کی توقیر و تعظیم کرو اور ان کی بڑائی بیان کرو۔

۔تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ الفتح آیت نمبر 8۔

۔تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 92۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 412۔

﴿107﴾

مشکل کشائی کرنا

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن جابر بن عبدالله قال: كنا جلوسا عند النبی صلى الله عليه وسلم اذجاء رجل من الانصار فقال: يا رسول الله، ان ابنا لی دب من

سطح لنا الی میزاب فهو متعلق به ، فادع الله ان یهبه لوالدیه قال النبی صلی الله علیه وسلم:قوموا بنا . قال جابر: فاتبعت النبی صلی الله علیه وسلم فرأیت امرا عظیما، فقال النبی صلی الله علیه وسلم : "ادعوا لی صبیا مثله علی السطح"، فدعوه فناغاه ثم ناغاه فدب الصبی حتی اخذه ابوه، فقال النبی رسول الله صلی الله علیه وسلم: "هل تدرون ماقال له؟ قالوا: الله ورسوله اعلم قال: قال له: لم تلقی نفسک فتتلفها؟. قال: مخافة الذنوب. قال: فلعل العصمة ان تلحقک .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے جب ایک انصاری آیا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ میرا ایک بیٹا ہے جو چھت پر رینگتے ہوئے پرنالے پہ جا کر لٹک گیا ہے۔آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین (ہمیں) کو بیٹا ہبہ فرمادے۔آپ نے (وہاں موجود صحابہ سے) ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ چلو۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔تو میں نے ایک بہت بڑا معاملہ دیکھا۔آپ نے فرمایا: اس بچے جیسا ایک اور بچہ چھت پر لاؤ تو لوگوں نے ویسا ہی ایک بچہ بلوایا اس بچے نے دوسرے بچے سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو دوسرے نے بھی اس کے ساتھ اسی طرح بات کی پھر وہ بچہ رینگتا ہوا آیا یہاں تک کہ اس کے والد نے اسے پکڑ لیا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس بچے نے اس بچے سے کیا کہا؟۔انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے اسے کہا کہ تم کیوں اپنی جان کو ضائع کرنے پر تلے ہوئے ہو؟۔اس نے کہا:

اپنے گناہوں کے ڈر سے۔اس نے کہا ہوسکتا ہے کہ تجھے پاکبازی نصیب ہوجائے۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 27 صفحہ نمبر 48۔

۔میزان الاعتدال (ذہبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 263۔

۔لسان المیزان (ابن حجر عسقلانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 211۔

﴿108﴾

علامتِ منافق

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن جابر رفعه: أ تدرون ما علامة المنافق؟ قلنا: <u>الله ورسوله اعلم</u>، قال: الذی یبکی باحدی عینیه.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ منافق کی کیا علامت ہے؟۔صحابہ نے عرض کیا کہ <u>اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں</u>۔آپ نے ارشاد فرمایا: منافق وہ ہے جو دونوں آنکھوں میں سے صرف ایک آنکھ سے روتا ہے۔

۔المقاصد الحسنۃ (سخاوی) حدیث نمبر 1042۔

۔کشف الخفاء (العجلونی) حدیث نمبر 2338۔

﴿109﴾

لوگوں اور اللہ کے ہاں پسندیدہ اور ناپسندیدہ کون

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

جابر بن عبدالله یقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم

يقول: من ابغض الناس الى الناس ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم ، قال: فان ابغض الناس الى الناس اَسألُهم لهم واَلْحُهُمْ عليهم، ثم قال: أ تدرون من احب الناس الى الله ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم ، قال: احب الناس الى الله اَسألهم له، وَاَلْحُهُمْ عليه فى الطلب قلنا: صدق الله ورسوله .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو سب سے زیادہ بغض کس بندے سے ہوتا ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کو سب سے زیادہ بغض اس سے ہوتا ہے جو ان سے مانگے اور پھر ان پر تنگی پیدا کرے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ کون ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ مانگنے والا ہو اور مانگنے میں بہت زیادہ اصرار کرے۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

۔طبقات المحدثین باصبهان (ابوالشیخ) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 30۔

۔ترتیب الامالی الخمیسۃ (ابن الشجری) حدیث نمبر 1043۔

﴿110﴾

زمین مثل چاندی سفید کب ہوگی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن زيد قال: ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليهود،

فقال: هل تدرون لم ارسلت اليهم؟ قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم، قال: فاني ارسلت اليهم اسالهم عن قول الله: يوم تبدل الارض غير الارض انها تكون يومئذ بيضاء مثل الفضة، فلما جاء وا سألهم، فقالوا: تكون بيضاء مثل النقى.

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کچھ یہودیوں کو بلوا بھیجا پھر ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے انہیں کیوں بلوایا ہے؟ ۔صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا: مین نے انہیں اس لئے بلوایا ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا جائے یوم تبدل الارض غیر الارض سے مراد ہے بے شک زمین چاندی کی مثل سفید ہوجائے گی۔ چنانچہ جب یہ لوگ آپ کے پاس گئے ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی کہا: زمین چاندی کے مثل سفید ہوجائے گی۔

تفسیر ابن جریر تحت سورۃ ابراہیم آیت نمبر 48۔

تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ ابراہیم آیت نمبر 48۔

﴿111﴾

نماز کیلئے اٹھنے والے قدموں کا اجر

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن زيد بن ثابت قال كنت امشى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نريد الصلاة فكان يقارب الخطى فقال أتدرى لم اقارب الخطى؟ فقلت اللّٰه ورسوله اعلم فقال لا يزال العبد فى صلاة ما دام فى

طلب الصلاة .

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور ہم نماز ادا کرنا چاہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہے تھے۔آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں چھوٹے چھوٹے قدموں سے کیوں چل رہا ہوں؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: جب تک آدمی نماز کی طلب میں ہوتا ہے تب تک وہ حالتِ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 118۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 151۔

۔کنز العمال جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 575۔

﴿112﴾

اللہ بندے کیلئے خیر کا ارادہ کب فرماتا ہے
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عمرو بن الحمق قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اذا اراد الله بعبد خيرا عسله قال : وهل تدرى ما عسله؟. قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم قال: يفتح له عملا صالحا بين يدى موته، حتى يرضى عنه جيرانه ومَن حوله .

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندے کے لئے

خیر کا ارادہ فرمالیتا ہے تو اسے نیکی کے لئے خوب تحریک دیتا ہے کیا تم جانتے ہو کہ اس کا تحریک دینا کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ اس کی موت سے پہلے اس کے لئے نیکیاں آسان کر دی جاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے اڑوس پڑوس والے اور اس کے ارد گرد والے اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔

۔مشکل الاثار (طحاوی) حدیث نمبر 2641۔
۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 325۔
۔معرفۃ الصحابۃ (ابونعیم) حدیث نمبر 5044۔

﴿113﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں

یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عمرو بن الحمق، یقول: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بسرية، فقالوا: يا رسول الله، انک تبعثنا وليس لنا زاد، ولا لنا طعام ولا علم لنا بالطريق، فقال انكم ستمرون برجل صبيح الوجه، يطعمكم من الطعام، ويسقيكم من الشراب، و يدلكم على الطريق، وهو من اهل الجنة فلما نزل القوم على جعل يشير بعضهم الى بعض وينظرون اليّ فقلت: ما بكم يشير بعضكم الى بعض، وتنظرون اليّ؟ فقالوا: ابشر ببشرى الله ورسوله، فانا نعرف فيک نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبروني بما قال لهم. فاطعمتهم، وسقيتهم، وزودتهم، وخرجت

معهم حتى دللتهم على الطريق ثم رجعت الى اهلى فاوصيتهم بابلى ثم خرجت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت: ما الذى تدعو اليه؟ فقال: ادعوا لى شهادة ان لا اله الا الله، وانى رسول الله، وإقام الصلاة، وايتاء الزكاة، وحج البيت، وصوم رمضان فقلت: اذا اجبناك الى هذا، فنحن آمنون على اهلنا،ودمائنا، واموالنا ؟ قال: نعم، فاسلمت، ورجعت الى قومى، فاخبرتهم باسلامى، فاسلم على يدى بشر كثير منهم ثم هاجرت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما انا عنده ذات يوم، فقال لى: يا عمرو هل لک ان اريک آية الجنة ؟ ياكل الطعام و يشرب الشراب، ويمشى فى الاسواق قلت: بلى بابى انت قال:هذا و قومه آية الجنة واشار الى على بن ابى طالب وقال لى : يا عمرو،هل لک ان اريک آية النار؟ ياكل الطعام ويشرب الشراب ، ويمشى فى الاسواق؟. قلت: بلى، بابى انت قال:هذا وقومه آية النار واشار الى رجل، فلما وقعت الفتنة، ذكرت قول رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، ففررت من آية النار الى آية الجنة وترى بنى امية قاتلى بعد هذا ؟. قلت <u>اللّٰه ورسوله اعلم</u> قال: والله لو كنت فى جحر فى جوف جحر لاستخرجنى بنو امية حتى يقتلونى حدثنى به حبيبى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان راسى اول رأس تُحتَزُّ فى الاسلام ، ينقل من بلد الى بلد.

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا۔ ان لوگوں نے عرض کیا: آپ ہمیں روانہ تو فرما رہے ہیں لیکن

ہمارے پاس زادِراہ نہیں ہے نہ تو کھانا ہے اور نہ ہی ہم راستے سے واقف ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک روشن چہرے والے کے پاس سے گذرو گے وہی تمہیں کھانا کھلائے گا اور مشروب پلائے گا اور تمہیں راستہ سمجھائے گا۔ اور وہ شخص جنتی لوگوں میں سے ہوگا۔ عمرو بن حمق کہتے ہیں: لوگ میرے پاس اترے۔ تو ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرنے لگے اور میری طرف دیکھنے لگے۔ میں نے کہا تمہیں کیا ہے کہ ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہو اور میری طرف دیکھتے ہو ؟۔ انہوں نے کہا تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے بشارت ہو ہم تیرے ہی بارے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کروایا ہوا تعارف پہچانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انہیں کہا تھا انہوں نے مجھے اس کی خبر دی۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے انہیں کھانا کھلایا اور ستو بھی پلایا اور انہیں زادِراہ بھی دیا اور میں ان کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ میں انہیں راستہ بھی سمجھایا۔ پھر میں اپنے گھر والوں کی طرف پلٹا اور انہیں اپنے اونٹ تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: وہ کیا چیز ہے جس کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں؟۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں اس بات کی طرف دعوت دیتا ہوں: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، روزے رکھنا۔ میں نے کہا جب ہم آپ کی دعوت قبول کریں تو ہم اپنے گھر والوں، اپنے خونوں اور اپنے مالوں پر امن پائیں گے؟۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ میں اس بات پر اسلام لے آیا اور اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ آیا اور انہیں اپنے اسلام لانے کی خبر دی تو میری قوم کے بہت سے لوگ میرے ساتھ ایمان لے آئے پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ اسی

دوران میں ایک دن آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عمرو کیا میں تمہیں جنت کی نشانی نہ دکھاؤں ایسے آدمی کی صورت میں کہ وہ دنیا میں کھانا کھاتا ہے مشروب پیتا ہے بازاروں میں پھرتا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں میرا باپ آپ پر قربان ہو۔ آپ نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اور اس کی قوم جنت کی نشانی ہے۔ پھر فرمایا: اے عمرو کیا میں تمہیں جہنم کی نشانی نہ دکھاؤں ایسے آدمی کی صورت میں کہ وہ دنیا میں کھانا کھاتا ہے مشروب پیتا ہے بازاروں میں پھرتا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اور اس کی قوم جہنمی ہے۔ چنانچہ جب امت میں فتنہ شروع ہوا تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وہ فرمان یاد آ گیا تو میں جہنم کی نشانی سے جنت کی نشانی کی طرف آ گیا۔ اور تو دیکھے گا کہ اس کے بعد میرے قاتل بنی امیہ کے لوگ ہوں گے۔ میں (راوی) نے عرض کیا: اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو حضرت عمرو بن الحمق نے بیان کیا کہ اگر میں ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ کے اندر تک بھی پہنچ جاؤں تو بھی بنی امیہ کے لوگ مجھے وہاں سے نکال کر ضرور قتل کر دیں گے۔ اور یہ بات مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ کہ اسلام میں سب سے پہلے میرا سر جو کاٹا جائے گا اور ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف لے جایا جائے گا۔

۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 239۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 675۔

۔سبل الھدیٰ والرشاد (صالحی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 113۔

﴿114﴾

''وفی'' کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی امامة، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: وابراهیم الذین وفی [النجم: 37] قال: أتدرون ما وفی قالوا: الله ورسوله اعلم. فقال: "وفی عمل یومه اربع رکعات من اول النهار.

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابراهیم الذین وفی [النجم: 37] کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ حضرت ابراہیم کی وفاداری سے کیا مراد ہے؟۔صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے دن کے شروع میں چار رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے۔

۔تفسیر طبری تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 124۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ النجم آیت نمبر 37۔

۔مسند الشامیین (طبرانی) حدیث نمبر 1971۔

﴿115﴾

بخیل کون ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی امامة الباهلی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: هل تدرون ما الکنود، قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: هو الکفور الذی

یضرب عبده و یمنع رِفده ویاکل وحده.

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بخیل کون ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ ناشکرا ہے جو اپنے غلام کو مارتا ہے اور اس سے اپنا دستر خوان روکتا ہے اور تنہا کھانا کھاتا ہے

۔ تفسیر ابن وھب جزء نمبر 2 صفحہ نمبر 129۔
۔ تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ العادیات آیت نمبر 6۔
۔ تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورۃ العادیات آیت نمبر 6۔

﴿116﴾

ربوۃ ذات قرار و معین کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه تلاهذه الایة :وآویناهما الی ربوة ذات قرار و معین(الایة) قال: أتدرون أین هی قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم ، قال: هی بالشام بارض یقال لها الغوطة مدینة یقال لها دمشق هی خیر مدائن الشام .

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وآویناهما الی ربوة ذات قرار و معین آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ جگہ ملک شام کی سرزمین پر جسے شہر غوطہ کہا جاتا ہے

اور اسے دمشق بھی کہا جاتا ہے۔اور یہ شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 203۔

۔فوائد تمام (ابو القاسم تمام بن محمد) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 11۔

۔تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ ''المؤمنون''۔ آیت نمبر 44۔

﴿117﴾

زندگی،موت اور حقیقت کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی سعید رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم غرز عوداً بین یدیه غرزا ثم غرزا الی جنبه آخر ثم غرز الثالث فأبعده فقال: أتدرون ماهذا ؟. قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم قال: هذا الانسان وهذا اجله وهذا امله يتعاطى الامل فيختلجه دون ذلك .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے سامنے ایک ایک لکڑی گاڑی پھر اس کے پہلو میں ایک اور لکڑی گاڑی پھر اس سے دور دوسری لکڑی گاڑ دی اور ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے تو صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔اور یہ اس کی امید ہے پس انسان اپنی امید میں مشغول رہتا ہے اور موت اس کو پکڑ لیتی ہے۔

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 17۔

۔حلیۃ الاولیاء جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 311۔

۔کنز العمال حدیث نمبر 8859۔

﴿118﴾

ذکر مصطفیٰ بلند کیسے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اتانی جبریل فقال: ان ربی و ربک یقول :تدری کیف رفعت ذکرک؟ قلت: اللّٰہ ورسولہ اعلم ، قال اذا ذکرت ذکرت معی.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کہ میں آپ کا ذکر کیسے بلند کروں؟۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب میں ذکر کیا جاؤں گا تو آپ بھی میرے ساتھ ذکر کیے جائیں گے۔

۔کتاب الشفا (قاضی عیاض) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 63۔

۔تفسیر فتح القدیر (شوکانی) تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 8۔

۔فتح البیان (بھوپالی) تحت سورۃ الم نشرح آیت نمبر 4۔

﴿119﴾

افضل لوگ کون

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای الناس افضل. قالوا : اللّٰہ ورسولہ اعلم فاعادھا ثلاث مرات . قالوا: یا

رسول الله من جاهد بماله ونفسه ، قال: ثم من؟. قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم ، قال: مؤمن يعتزل في شِعب يتقي ربه، ويدع الناسَ من شره .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کون سے لوگ افضل ہیں؟۔اس سوال کو آپ نے تین مرتبہ دھرایا۔لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔پھر انہوں نے کہا: جس نے اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کیا آپ نے ارشاد فرمایا: پھر کون؟۔انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: مومن ایسی قوم میں شامل ہوتا ہے جو اپنے رب سے ڈرتی ہے اور لوگوں کو ان کے شر کی وجہ سے چھوڑتا ہے۔

۔الزھد الکبیر (بیہقی) حدیث نمبر 117۔

۔الترغیب والترھیب لقوام السنۃ (اسماعیل الاصبہانی) حدیث نمبر 708۔

﴿120﴾

امت رسوائی سے محفوظ شکر کیسے کرنا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن معاذ بن جبل قال: اقبلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قائمٌ يصلي فلم يزل قائما حتى اصبح فسجد سجدة ظننت ان نفسه قبضت فيها فنظر اليَّ فقال: يا معاذ رأيت؟. فقلت يا رسول الله نعم رأيتک سجدت سجدة ظننت ان نفسک قد قبضت فقال تدري لم ذاک ؟. قلت اللّٰه ورسوله اعلم . قال: اني صليت

ما کتب لی ربی واتانی ربی فقال لی یا محمد ما افعل بأمتک ؟ قلت: رب انت اعلم فاعادھا علیّ ثلاثا او اربعا فقال لی فی آخرھا: ما افعل بامتک؟ قلت: انت اعلم یا رب قال: انی لا احزنک فی امتک، فسجدت لربی وربک شاکر یحب الشاکرین .

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے ۔آپ کھڑے رہے یہاں تک صبح ہو گئی۔ پھر آپ نے سجدہ فرمایا سجدہ اتنا طویل فرمایا کہ مجھے گمان ہوا کہ (خدانخواستہ) آپ کا وصال ہی نہ ہو گیا ہو۔ پھر فارغ ہو کر آپ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: اے معاذ تم نے کچھ دیکھا؟۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں میں نے آپ کو سجدہ کی حالت میں دیکھا سجدہ کی طوالت سے میں نے اندازہ کیا کہ کہیں آپ کا وصال تو نہیں ہو گیا؟۔ آپ نے فرمایا: طویل سجدہ کا سبب جانتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو میرے لئے نماز مقرر کی تھی میں نے وہ ادا کی۔ یہاں تک میرے رب نے (کمایلیق بشانہ) جلوہ گری فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کی امت کے ساتھ کیا سلوک کروں؟۔ میں نے عرض کیا: یا اللہ تو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تین (راوی کا شک) یا چار مرتبہ استفسار فرمایا اور آخر میں مجھے فرمایا: آپ کی امت کے ساتھ کیا سلوک کروں؟۔ میں نے عرض کیا: یا اللہ تو زیادہ جانتا ہے ۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں آپ کو آپ کی امت کے بارے میں غمگین نہیں کروں گا۔ میں نے اپنے رب کو سجدہ کیا اور تیرا رب شکر کا بڑا ہی قدردان ہے اور شکر کرنے والوں کو ہی پسند فرماتا ہے۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 102۔

۔مسند الشامیین (طبرانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 122۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 581۔

﴿121﴾

بندوں کا اللہ پر اور اللہ کا بندوں پر حق کیا؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن معاذ قال کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یامعاذ الا تسألنی اذا خلوت معی قال قلت: اللہ و رسوله اعلم قال: یامعاذ، هل تدری ماحق اللہ علی العباد؟ قلت: اللّٰہ ورسوله اعلم، قال: فان حق اللہ علی العباد ان یعبدوه ولایشرکوا به شیئا. قال فهل تدری ماحق العباد علی اللہ اذا فعلوا ذلک؟ قلت: اللّٰہ ورسوله اعلم، قال: یدخلهم الجنة.

حضرت معاذ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ جب تو تنہائی میں میرے ساتھ ہوتا ہے تو مجھ سے کچھ پوچھتا کیوں نہیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ بندے اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ جب وہ ایسا کریں تو بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے

؟۔میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائے۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 35 صفحہ نمبر 102۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 122۔

۔کنز العمال حدیث نمبر 1454۔

﴿122﴾

جنتیوں میں کون سے لوگ ہیں

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

كعب بن عجرة عن ابيه عن جده قال: قال بينا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فى ناس من اصحابه قال : ما تقولون فى رجل قتل فى سبيل الله ؟ قالوا: الجنة ان شاء الله . قال : الجنة ان شاء الله . قال: ما تقولون فى رجل مات فى سبيل الله ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: الجنة ان شاء الله ، قال: ما تقولون فى رجل مات فقاما رجلان ذوا عدل فقالا: اللهم لا نعلم الا خيرا ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : مذنب، والله غفور رحيم .

حضرت کعب بن عجرہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیا گیا۔صحابہ نے عرض کیا: ان شاء اللہ جنتی ہے۔آپ نے بھی ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ وہ جنتی ہے۔آپ نے پھر ارشاد فرمایا:

تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر گیا؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ جنتی ہے۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اپنی موت مر گیا تو دو عادل آدمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ ہم سوائے بھلائی کے اس شخص میں کچھ بھی نہیں جانتے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اگرچہ گناہگار ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان ہے۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 22۔

۔کنز العمال حدیث نمبر 42978۔

﴿123﴾

محفلِ صحابہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی برکتیں

اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن کعب بن عجرة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن فی المسجد سبعة منا ثلاثة من عربنا واربعة من موالینا او اربعة من عربنا وثلاثة من موالینا. قال فخرج علینا النبی صلی الله علیه وسلم من حجرة حتی جلس الینا فقال ما یجلسکم ها هنا ؟. قلنا انتظار الصلاة قال فنکت باصبعه فی الارض ونکس ساعة ثم رفع الینا رأسه فقال هل تدرون ما یقول ربکم ؟. قال قلنا: الله ورسوله اعلم . قال انه یقول من صلی الصلاة لوقتها فاقام حدها کان له بها علی عهد ادخله

الجنة ومن لم يصل الصلاة لوقتها ولم يقم حدها لم يكن له عندي عهد ان شئت ادخلته النار وان شئت ادخلته الجنة .

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر مسجد میں تشریف لائے اور ہم سات لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم میں سے تین عربی تھے اور چار ہمارے مددگار تھے یا چار عربی تھے اور تین ہمارے مددگار تھے (راوی کو شک ہے) حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم حجرہ مبارکہ کی طرف سے ہمارے پاس تشریف لائے یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس تشریف فرما ہو گئے اور ارشاد فرمایا: تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟۔ ہم نے عرض کیا: ہم لوگ نماز کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ تو آپ نے غور وفکر کے انداز میں انگلی کے ساتھ زمین کو کریدا اور کچھ دیر تک کریدتے رہے پھر آپ نے اپنا سر ہماری طرف اٹھایا اور ہمیں ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جس نے وقت مقررہ کے اندر نماز ادا کر لی اور اس کی حد کو قائم رکھا تو اس کا نماز ادا کرنے کے ساتھ میرا وعدہ تھا تو میں اسے جنت میں ضرور داخل کروں گا۔ اور جس نے اپنے وقت مقررہ میں نماز ادا نہ کی اور اس کی حد کو قائم نہ رکھا تو میرے ساتھ اس کا کوئی وعدہ نہیں ہے اگر میں چاہوں گا تو اسے جہنم میں داخل کروں گا اور اگر میں چاہوں گا تو اسے جنت میں داخل کروں گا ۔

۔سنن الدارمی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 303۔

۔مسند ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر 348۔

۔مشکل الاثار (طحاوی) حدیث نمبر 3173۔

﴿124﴾

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے مولا

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن زيد بن ارقم رضي الله عنه قال: خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهينا الى غدير خم فامر بِدُوح، فكُسِحَ في يوم ما اتى علينا يوم كان اشد حرا منه فحمد الله واثنى عليه وقال: يا ايها الناس، انه لم يبعث نبي قط الا ما عاش نصف ما عاش الذى كان قبله، واني اوشك ان ادعى فاجيب، واني تارك فيكم ما لن تضلوا بعده كتاب الله عزوجل ثم قام فاخذ بيد علي رضي الله عنه فقال: يا ايها الناس، من اولى بكم من انفسكم؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: من كنت مولاه فعلي مولاه.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم غدیر خم تک پہنچ گئے۔ آپ نے خیمہ زن ہونے کا حکم فرمایا۔ جھاڑو دیا گیا۔ اس دن بہت زیادہ گرمی تھی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور فرمایا: اے لوگو اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی نبی ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ نصف زندگی گذارے جتنی پہلوں نے گذاری ہے۔ اور قریب ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آئے اور میں اسے قبول کروں۔ اور میں تم لوگوں میں وہ چھوڑ رہا ہوں جس کے بعد تم لوگ گمراہ نہیں ہو گے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور پھر آپ کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: تمہاری جانوں سے بھی زیادہ تمہارے قریب کون ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

جس کا میں مولا اس کے علی مولا۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 171۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 613۔

﴿125﴾

جنت کے خزانے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی موسی الاشعری، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ہل ادلکم علی کنز من کنوز الجنة اوماتدری ماکنز من کنوز الجنة قلت: اللہ ورسولہ اعلم. قال: "لاحول ولا قوة الا باللہ"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی نشاندہی کردوں؟۔یا تم جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ جانتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "لاحول ولا قوة الا باللہ"

۔مسند احمد جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 400۔

۔کتاب الدعاء (طبرانی) حدیث نمبر 1669۔

﴿126﴾

خلفائے راشدین کی خلافت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن الحکم بن عمیر الثمالی وکانت امہ مریم بنت ابی سفیان بن

حرب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صحابه ذات يوم :يا ابابكر كيف بك اذا وليت قال لا يكون ذاك ابدا؟ . قال فانت يا عمر قال حجرا اذا قد لقيت شرا.قال فانت يا عثمان قال آكل واطعم واقسم ولا اظلم . قال فانت يا على قال اقسم التمرة و احمى الجمرة وآكل القوت قال اما انكم كلكم سبيلى وسيرى الله اعمالكم . فانت يا معاوية قال الله ورسوله اعلم قال انت رأس الخطم ومفتاح العظم خفتا خفتا يهزم فيها الكبير و يربو فيها الصغير وتتخذ السيئة حسنة والحسنة قبيحة اجلك يسير وجربك عظيم الا ان يرحمك ربك عزوجل .

حکم بن عمیر الثمالی جن کی ماں مریم بنت ابوسفیان بن حرب تھی، سے روایت ہے: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے مخاطب ہوکر: اے ابوبکر تیرے ساتھ کیسا ہو گا جب ایک دن تم حکومت کے سربراہ بنا دیئے جاؤ گے۔انہوں نے کہا ایسا شاید نہ ہوسکے ۔آپ نے فرمایا:۔اے عمر تم کیا کرو گے انہوں نے کہا: یہ معاملہ تو مجھ سے دور ہے اور اگر میں امیر بنا دیا گیا پھر تو میں بہت زیادہ تکلیف اٹھاؤں گا۔آپ نے فرمایا: اے عثمان تم کیا کرو گے؟۔ انہوں نے کہا میں (جیسے اب کھاتا ہوں اسی طرح) خود بھی کھاؤں گا اور دوسروں کو بھی کھلاؤں گا۔اور تقسیم بھی کروں گا اور کسی پر ظلم نہ کروں گا۔آپ نے ارشاد فرمایا اے علی تم کیا کرو گے؟۔کھجور تقسیم کروں گا انگاروں سے بچوں گا (اچھا اچھا تقسیم کروں گا اور کسی پر زیادتی کرنے سے بچوں گا)۔اور میں اتنا ہی کھاؤں گا جتنا جان بچانے کے لئے ضروری ہے۔آپ نے ارشاد فرمایا: تم سب میرے راستے پر ہو میری سیرت پر ہو۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے سارے معاملات دکھائے گا اور اے معاویہ تم کیا کرو گے

؟۔انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ تو معاملات کو نکیل ڈالنے والا ہوگا، عظمتوں کی چابی ہوگا، پوشیدہ پوشیدہ اس میں بڑے بڑے شکست کھائیں گے چھوٹے فائدہ اٹھائیں گے، تو برائی کو اچھائی بنادے گا اور اچھائی کا بدلہ برا ہوگا۔تیری موت آسان ہوگی اور تیری جنگ عظیم ہوگی ماسوائے اس کے تیرا رب تجھ پر رحم فرمادے۔

۔تاریخ مدینۃ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 59 صفحہ نمبر 126۔

۔مختصر تاریخ دمشق (ابن منظور) جلد نمبر 25 صفحہ نمبر 27۔

﴿127﴾

دست مصطفیٰ میں کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن محمد بن عبدالله قال سمعت جعفر بن محمد عليه السلام يقول خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس ثم رفع يده اليمنى قابضا على كفه قال اتدرون مافي كفي؟. قالوا الله ورسوله اعلم .فقال فيها اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم و قبائلهم الى يوم القيمة ثم رفع يده اليسرى فقال ايها الناس أتدرون مافي كفي؟. قالوا الله ورسوله اعلم فقال اسماء اهل النار واسماء آبائهم وقبائلهم الى يوم القيامة.

محمد بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادق بن محمد سے سنا انہوں نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا اپنی ہتھیلی کو پکڑتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میری ہتھیلی میں کیا ہے

؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں قیامت تک کے جنتی لوگوں کے نام ان کے قبائل کے نام ہیں پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ بلند کیا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میرے اس ہاتھ میں کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں قیامت تک کے جہنمیوں کے نام ان کے آباء کے نام اور ان کے قبائل کے نام ہیں۔

۔الکافی (کلینی) الجزء الاول صفحہ نمبر 444۔

نوٹ: معمولی لفظی تغیر کے ساتھ یہی روایت بالتفصیل جامع ترمذی کے ابواب القدر باب ماجاء ان اللہ کتب کتابا لاھل الجنۃ واھل النار میں بھی موجود ہے۔ محمد احمد برکاتی غفرلہ۔

﴿128﴾

بچوں کے ساتھ محبت کا طریقہ اور خیر کیا ہے
اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عبدالله بن جعفر قال: لو رأيتني و قثم وعبيدالله و نحن صبيان نلعب اذ مر النبي صلى الله عليه وسلم، على دابة فقال: ارفعوهذا الىّ فحملني امامه، وقال لقثم: ارفعوا هذا الىّ فجعله وزائه فدعا لنا، وكان عبيد الله احب الى عباس من قثم ما استحى من عمه ان حمل قثما و تركه، قال: ثم مسح على رأسه ثلاثا و قال كلما مسح اللهم اخلف جعفرا في ولده قال: قلت: مافعل قثم؟. قال: استشهد، قال: قلت: الله اعلم بالخير ورسوله بالخير، قال: اجل.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: کاش تم مجھے، عبیداللہ اور قثم کو کھیلتے ہوئے دیکھتے جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک سواری پر ہمارے پاس سے گذرے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے میری طرف اٹھالاؤ تو مجھے آپ نے اپنے آگے بٹھالیا۔ پھر آپ نے قثم کے لئے فرمایا: اسے میری طرف اٹھاؤ تو آپ نے اسے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ پھر آپ نے ہمارے لئے دعا کی۔ قثم کے مقابلہ میں عبیداللہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو زیادہ پیارے تھے۔ آپ نے اپنے چچا سے اس معاملہ میں کوئی رکاوٹ محسوس نہیں کی کہ قثم کو اٹھالیا اور عبیداللہ کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ نے اس کے سر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیرا اور جب بھی ہاتھ پھیرا تو کہا: اے اللہ جعفر کو اس کے بیٹے میں سے خلف الرشید عطا فرما۔ میں (راوی) نے عبداللہ بن جعفر سے پوچھا: قثم کے بارے میں کیا کہا؟۔ انہوں نے جواب دیا: آپ نے اس کی شہادت کی دعا کی۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ بھلائی کو زیادہ جانتا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھلائی کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا: یقیناً ایسے ہی ہے۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 205۔

۔المستدرک (حاکم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 655۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 27 صفحہ نمبر 254۔

۔الاصابہ (ابن حجر عسقلانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 321۔

﴿129﴾

حضرت امیر معاویہ کی سمجھداری

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبد اللہ بن بسر، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استأذن

ابـا بـكر و عمر رضى الله عنهما فى امر فقال:اشيروا.فقالا: الله ورسوله اعلم فـقـال:اشيروا علىَّ .فقالا: الـلّه ورسوله اعلم فـقـال:ادعو معاوية فـقـال:ابـو بكر وعمر رضى الله عنهما : اما كان فى رسول الله صلى الله عـلـيـه وسـلـم ورجـلين من رجال قريش ما ينفذون امرهم حتى يبعث الله رسول الله صلى الله عليه وسلم الى غلام من غلمان قريش . فقال ادعو ا لـى مـعـاوية. فـلما وقف بين يديه ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :احضروه امركم، و اشهدوه امركم فانه قوى امين . .

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک معاملہ میں حضرت ابوبکر وعمر سے مشورہ طلب کرتے ہوئے فرمایا: تم مجھے مشورہ دوتو دونوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: معاویہ کو بلاؤ تو ابوبکر وعمر نے کچھ کبیدگی محسوس کی اور دونوں نے عرض کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور قریش کے دو مردوں میں ایسا کچھ نہ تھا کہ وہ اپنا حکم نافذ کر سکتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قریش کے بچوں میں سے ایک بچے کو بلوا رہے ہیں؟۔آپ نے فرمایا: میرے لئے معاویہ کو بلواؤ جب وہ آپ کے سامنے کھڑے ہوگئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اس کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرنا اور اسے اپنے معاملات میں حاضر رکھنا وہ قوی اور امین ہے۔

۔مسند شامیین (طبرانی) حدیث نمبر 1110۔

۔مسند البزار حدیث نمبر 3507۔

۔تاریخ مدینۃ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 59 صفحہ نمبر 86

﴿130﴾

شہداء میں کون کون لوگ ہیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عبداللہ بن بسر، قال: عادرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادۃ فقال: ما تعدون الشھداء من امتی؟ قال: قال ذلک ثلاثا قلنا: اللہ ورسولہ اعلم، قال سعد بن عبادۃ :ان شاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن لی فاخبرتہ من الشھداء من امتہ، قال: فاخبرنی من الشھداء من امتی . قال: اسندونی ، فاسندوہ، فقال : من امن باللہ وجاھد فی سبیل اللہ وقاتل حتی قتل فھو شھید ، قال ان شھداء امتی اذا لقلیل القتیل فی سبیل اللہ شھید، والمبطون شھید ، والمطعون شھید ، والغریق شھید ، والنفساء شھید .

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی تو آپ نے وہاں موجود لوگوں سے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے تم کن کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ استفسار فرمائی۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت سعد نے عرض کیا اگر حضور مجھے اجازت دیں تو میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ شہداء کی کتنی اقسام ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: خبر دو کہ میری امت میں کتنے شہداء ہیں۔ انہوں نے اپنے پاس بیٹھے لوگوں سے کہا: تم مجھے سہارا دے کر بٹھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے سہارا دے کر بٹھا دیا تو وہ کہنے لگے کہ:

جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور لڑتا ہوا قتل ہو گیا وہ شہید ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں شھداء بہت کم تھے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوتے تو انہیں بڑھانے کے لئے اضافہ فرمایا کہ جو پیٹ کے مرض سے مرجائے وہ بھی شہید، جو طاعون سے مرجائے وہ بھی شہید، جو عورت زچگی سے مرجائے وہ بھی شہید ہے۔

۔مسند الشامیین (طبرانی) حدیث نمبر 1508۔

۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 545۔

۔الاحادیث المختارۃ (ضیاء مقدسی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 87۔

﴿131﴾

کس کی موت کیسے ہو گی

اللہ ورسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن سهل بن سعد، قال: كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل في بعض مغازيه، فأبلى بلاء حسنا، فعجب المسلمون من بلائه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم. اما انه من اهل النار، قلنا: في سبيل الله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم. الله ورسوله اعلم، قال: فخرج الرجل، فلما اشتدت به الجراح، وضع ذباب سيفه بين ثدييه، ثم اتكأ عليه، فأُتِيَ رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقيل له: الرجل الذى قلت له ما قلت قد رايته يتضرب والسيف بين اضعافه، فقال النبي صلى الله عليه وسلم. ان الرجل ليعمل بعمل اهل الجنة حتى يبدو للناس، وانه لمن اهل النار، وانه ليعمل عمل اهل النار فيما يبدو للناس وانه لمن اهل الجنة.

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک جنگ میں ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور وہ جنگ کی سختیوں کو بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کر رہا تھا اور مسلمان اس کی تکلیفوں کی برداشت پر سخت متعجب تھے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ہے پھر بھی جہنمی ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: چنانچہ وہ آدمی جب نکلا اس کو سخت زخم لگے تو اس نے تلوار اپنے سینے کے درمیان رکھی اور اس پر وزن ڈال دیا۔ اور یوں خودکشی کر لی۔ چنانچہ یہ معاملہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ اس شخص کے بارے میں آپ نے جو ارشاد فرمایا تھا میں نے اسے دیکھا کہ اس نے حرکت کی اور تلوار اس کی ہڈیوں کے درمیان میں تھی۔ آپ نے فرمایا: کوئی انسان جنتیوں والے کام کرتا ہے جو لوگوں کے لئے ظاہر ہوتے ہیں اور یقیناً وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے اور بعض دفعہ وہ یقیناً جہنمیوں کے کام کرتا ہے جو لوگوں کیلئے ظاہر ہوتے ہیں لیکن وہ یقیناً جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔ (تقدیر مبرم کے بارے میں وضاحت ہے)

۔مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 331۔

﴿132﴾

جب وعدے اور منتیں مذاق کا نشانہ ہوں گی وہ وقت اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن سھل بن سعد قال: خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یوما ونحن فی مجلس فیه عمر و بن العاص وابنه، فقال: کیف ترون اذا اخرتم فی زمان حثالة من الناس ،قد مزجت عهودهم ونذورهم فاشتبکوا، فکانو هکذا؟ وشبک بین اصابعه ، قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم :قال تاخذون ما تعرفون،وتدعون ما تنکرون ، ویقبل احدکم علی خاصة نفسه ویذر امر العامة

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم ایک مجلس میں تھے اس مجلس میں عمرو بن العاص اوران کا بیٹا بھی تھا آپ نے فرمایا: تم کیسے گمان کرتے ہو کہ جب تم زمانہ کے آخر میں خراب لوگوں میں ہو گے جن کے وعدے اور منتیں مذاق ہوں گی اور وہ لوگ آپس میں یوں ملے ہوئے ہوں گے، اور آپ نے انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں کر دکھائیں: صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو تم حق پہچانتے ہو اسے لے لینا اور جو ناحق ہو اسے چھوڑ دینا تم میں سے کوئی ایک شخص بطور خاص اپنے لئے ایک چیز قبول کرتا ہے اور عام معاملہ کو چھوڑتا ہے ۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 164۔

۔مجمع الزوائد (ھیثمی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 548۔

۔مکارم الاخلاق (ابن ابی الدنیا) صفحہ نمبر 91۔

﴿133﴾

قرآن کی سب سے عظیم آیت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی بن کعب قال: سألنی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم

فقال: يا ابا المنذر اي آية فی كتاب الله عزوجل اعظم؟ قلت: الله ورسوله اعلم. قالها ثلاثا ثم سألنی، فقلت: الله ورسوله اعلم . ثم سألنی فقلت: الله لا اله الا هو الحي القيوم فضرب فی صدری ثم قال : هنيئا لک العلم يا ابا المنذر والذی نفسی بيده ان لها لسانا تقدس الملک عند ساق العرش .

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ اے ابوالمنذر رقران پاک میں سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ مجھ سے یہی ارشاد فرمایا تو میں نے تین مرتبہ یہی عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ پھر آپ نے پوچھا تو میں نے عرض کیا: الله لا اله الا هو الحي القيوم آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور ارشاد فرمایا: اے ابوالمنذر رتجھے مبارک ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک اس آیت (آیۃ الکرسی) کے لئے قیامت کے دن ایک زبان ہوگی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے کے پاس یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرے گی۔

تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 227۔

﴿134﴾

بظاہر قران پڑھنے والوں کا انجام

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عاصم بن كليب عن ابيه ، قال: كنت جالسا عند علی رضی الله

عنه اذجاء رجل عليه ثياب السفر فاستأذن على علي رضى الله عنه و هو يكلم الناس فشغل عنه فاقبلنا فسألناه من اين قدمت ما خبرک ؟ قال: خرجت معتمرا فلقيت عائشة رضى الله عنها فقالت ماهؤلاء الذين خرجوا من بلادكم يسمون حرورا ؟. قال: قلت: خرجوا من ارضنا الى مكان يسمى حرورا به يُدعَون. قالت : طوبى لمن قتلهم أماوالله لوشاء ابن ابى طالب لخبركم خبرهم. قال: فاهلّ على رضى الله عنه و كبرثم اهل و كبرثم اهل و كبرفقال: انى دخلت على رسول الله صلىٰ عليه وسلم و عنده عائشة فقال لى: كيف انت و قوم كذا و كذا قال عبدالله بن ادريس: وصف صفتهم. قلت: الله ورسوله اعلم. قال: قوم يخرجون من قبل المشرق يقرء و ن القرآن لايجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية "

حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا: ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب ایک آدمی آیا اس نے سفری لباس پہنا ہوا تھا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرے لوگوں سے مصروف گفتگو رہے اور اس کی طرف توجہ نہ کی۔ ہم اس کے پاس گئے، اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے اور تیری کیا خبر ہے؟۔ اس نے کہا کہ میں عمرہ کی ادائیگی کے لئے گھر سے نکلا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: وہ جو لوگ تمہارے شہروں سے نکلے ہیں انہیں حرورا کا نام دیا جاتا ہے؟۔ اس نے کہا: میں نے عرض کیا: وہ ہماری

ہی سرزمین سے نکلے ہیں اس جگہ کی طرف جس جگہ کو حرورا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو لوگ انہیں قتل کریں گے انہیں مبارک ہو اللہ کی قسم اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ چاہیں گے تو تمہیں ان کے متعلق ضرور خبر دیں گے آنے والے نے کہا: یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تہلیل اور تکبیر بلند کی پھر تہلیل اور تکبیر بلند کی پھر تہلیل اور تکبیر بلند کی اور پھر فرمایا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے پاس موجود تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اے علی تو کیسا ہوگا جب ایسی ایسی قوم ہو گی۔حضرت عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا: آپ نے ان کی نشانیاں بیان کیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ قوم ہوگی جو نکلے گی مشرق کی طرف سے اور قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا اور وہ دین سے یوں نکل جائیں گے۔جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔

۔السنۃ (عبداللہ بن احمد بن حنبل) حدیث نمبر 1483۔

۔مسند البزار حدیث نمبر 872۔(مسند علی)

۔اتحاف الخیرۃ المھرۃ حدیث نمبر 7451۔

﴿135﴾

گھروں میں کیا ہو رہا ہے
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

مالک یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لثابت بن قیس بن شماس : انقلب بھذا الرجل فاضفہ اللیلۃ فانقلب بی ثابت فقال

لاهـلـه: اذا وضـعتم الطعام فضعوا ايديكم وارفعوها ولا تمسوا فيه شيئا ، وقـال: أطـفـئـوا المصباح ، فلما اصبح اقبل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ياثابت ما فعلت بضيفك؟ قال: الله ورسوله اعلم قال: ان الله تبارك وتعالى ليضحك لفعلك بضيفك .

حضرت مالک فرماتے ہیں: بے شک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس سے ارشاد فرمایا: اس شخص کو لے جاؤ اور رات کو اپنا مہمان بناؤ۔ تو حضرت ثابت مجھے لے گئے انہوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ جب تم کھانا لگا دو اور اپنے ہاتھ کھانے میں رکھ لو تو چراغ بجھا دینا اور کھانا نہ کھانا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ثابت تو نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری مہمان نوازی پر خوش ہو رہا ہے۔

۔البیان والتحصیل (قرطبی) باب: قصۃ ثابت بن قیس۔

﴿136﴾

حضور کے تبسم کی برکتیں کتنی؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عمرو بن واثلة ، قال: ضحک رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى استغرب فقال الا تسالوني مم ضحكت قالوا الله ورسوله اعلم قال عجبت من قوم يساقون الى الجنة بالسلاسل وهم يتقاعسون عنها ما

یکرهها الیهم ؟ قالوا: کیف یارسول الله صلی الله علیه وسلم ؟ قال: هم قوم من العجم یسبیهم المهاجرون .یدخلون فی الاسلام وهم کارهون.

حضرت عمرو بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسکرائے اور اتنا مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہونے لگے۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا: کہ تم لوگ مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مجھے حیرت ہوئی اس قوم سے سے جن کے پاؤں میں زنجیریں باندھ کر جنت کی طرف ہانکا جائے گا اور اس طرف زبردستی لے جائے جائیں گے اور وہ جنت میں جانا پسند نہیں کرتے صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ کیسے؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ عجم میں سے قوم ہے مہاجرین جنہیں قید کر کے اسلام میں داخل کریں گے جب کہ وہ اسلام میں آنا پسند نہیں کرتے۔ (اسی طرح وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے)۔

۔الاصابہ (عسقلانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 696۔

﴿137﴾

حضور کے تبسم کی برکتیں کتنی؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن صهیب قال :صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم احدی صلاتی العشاء. فلما انصرف اقبل الینا بوجهه ضاحکا فقال الا تسالونی مم ضحکت ؟. قالوا: الله ورسوله اعلم. قال عجبت من قضاء

اللہ للعبد المسلم ان کل ما قضی اللہ تعالی له خیر و لیس احد کل قضاء اللہ له خیر الا العبد المسلم .

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے مغرب یا عشاء میں سے ایک نماز حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ادا کی چنانچہ جب آپ نے نماز مکمل کی تو مسکراتے ہوئے ہماری طرف چہرہ مبارک پھیرا اور ارشاد فرمایا: کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مجھے تعجب ہے اللہ تعالیٰ کے مسلم بندے کے حق میں بہتر فیصلہ پر کہ اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ مسلمان بندے کے لئے خیر ہی خیر ہوتا ہے۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 40۔
۔المعجم الاوسط (طبرانی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 242۔
۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 154۔

﴿138﴾

کسی کافر کے اسلام لانے کی خوشی کس قدر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

(قالت فاطمة بنت قیس) فلما انقضت عدتی سمعت نداء المنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی :الصلاۃ جامعة، فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، فکنت فی صف النساء التی تلی ظهور القوم ، فلما قضی رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم صلاته جلس على المنبر وهو يضحك ، فقال: ليلزم كل انسان مصلاه ثم قال: أ تدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال: اني والله ماجمعتكم لرغبة ولالرهبة، ولكني جمعتكم لان تميما الداري كان رجلا نصرانيا، فجاء و بايع واسلم .

حضرت فاطمہ بنت قیس نے کہا: جب میری عدت ختم ہوگئی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کرنے والے کی نداء سنی جو کہہ رہا تھا کہ نماز تیار ہے چنانچہ میں مسجد کی طرف نکلی میں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی میں عورتوں کی مردوں کے ساتھ پیچھے ملی ہوئی صف میں تھی۔ جب آپ نے نماز مکمل فرمائی تو منبر پر مسکراتے ہوئے تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا ہر شخص اپنی جگہ پر موجود رہے۔ پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟۔ سب نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں ترغیب کیلئے جمع کیا ہے ڈرانے کیلئے نہیں۔ تمیم داری جو کہ عیسائی تھا وہ آیا ہے اس نے بیعت کر لی ہے اور مسلمان ہو گیا ہے۔

۔صحیح مسلم کتاب الفتن وشراط الساعۃ باب قصۃ الجساسۃ۔
۔سنن ابی داؤد کتاب الملاحم باب فی خبر الجساسۃ۔
۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 24 صفحہ نمبر 388۔

﴿139﴾

کوئی اصحابِ ثلاثہ کی مخالفت کیوں کرے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن سويد ابن يزيد قال رأيت ابا ذر جالسا وحده في المسجد

فاغتنمت ذلک ، فجلست اليه فذكرت له عثمان فقال : لا اقول لعثمان ابدا الا خيرا ليتنى رأيته عند رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اتبع خلوات رسول الله صلى الله عليه وسلم وأتعلم منه فذهبت يوما فاذا هو قد خرج فاتبعته فاذا به قد جلس فى موضع فجلست عنده . فقال يا ابا ذر ما جاء بک ؟. فقلت الله ورسوله اعلم .فجاء ابو بكر فسلم و جلس عن يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال : ماجاء بک ؟. قال : الله ورسوله اعلم .و جاء عمر و سلم فجلس عن يمين ابى بكر فقال :ماجاء بک يا عمر ؟. قال : الله و رسوله اعلم.و جاء عثمان فسلم و جلس عن يمين عمر فقال : ماجاء بک يا عثمان ؟. قال :الله ورسوله اعلم .قال فتناول النبى صلى الله عليه وسلم سبع حصيات فسبحن فى يده حتى سمعت لهن حنينا كحنين النحل ثم وضعهن فخرسن ثم تناولهن ثم وضعهن فى يد ابى بكر فسبحن بهن فى يده حتى سمع لهن حنينا كحنين النحل ثم وضعهن فخرسن ثم تناولهن ثم وضعهن فى يد عمر فسبحن فى يده فسمعت لهن حنينا كحنين النحل فوضعهن فخرسن ثم تناولهن ثم وضعهن فى يد عثمان فسبحن بهن فى يده فسمعت لهن حنينا كحنين النحل ثم وضعهن فخرسن .

حضرت سوید بن یزید سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو تنہا مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا تو میں ان کی طرف جا کر بیٹھ گیا۔ چنانچہ میں نے ان کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میں حضرت عثمان غنی کا ذکر سوائے بھلائی کے نہیں کر سکتا۔ کاش تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس دیکھتا میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس تنہائی میں حاضر ہوا کرتا تھا اور آپ سے تعلیم حاصل کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کہیں باہر تشریف لے جا چکے تھے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے گیا ۔آپ ایک جگہ پر تشریف فرما تھے تو میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر کیسے آئے ہو؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ گئے سلام عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیسے آئے ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ کچھ دیر بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آ گئے سلام عرض کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیسے آئے ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ کچھ دیر بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آ گئے سلام عرض کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیسے آئے ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سات کنکریاں پکڑیں تو وہ کنکریاں آپ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھنے لگیں یہاں تک کہ میں نے ان سے شہد کی مکھیوں جیسی آواز کی طرح تسبیح سنی۔ جب آپ نے رکھ دیں تو وہ خاموش ہو گئیں۔ آپ نے پھر اٹھائیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو میں نے ان سے شہد کی مکھیوں جیسی آواز کی طرح تسبیح سنی۔ جب آپ نے رکھ

دیں تو وہ خاموش ہوگئیں۔ آپ نے پھر اٹھائیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو ان کے ہاتھ میں بھی ان سے شہد کی مکھیوں جیسی آواز کی طرح تسبیح سنی۔ جب آپ نے رکھ دیں تو وہ خاموش ہوگئیں۔ آپ نے پھر اٹھائیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو میں نے ان سے شہد کی مکھیوں جیسی آواز کی طرح تسبیح سنی۔ جب آپ نے رکھ دیں تو وہ خاموش ہوگئیں۔ آپ نے پھر اٹھائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو ان کے ہاتھ میں بھی ان سے شہد کی مکھیوں جیسی آواز کی طرح تسبیح سنی۔ جب آپ نے رکھ دیں تو وہ خاموش ہوگئیں۔

نوٹ: (دراصل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ میں کچھ شکر رنجی تھی اس لئے راوی نے ان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کے قلبی خیالات جاننے چاہے تھے: محمد احمد برکاتی غفرلہ)

۔جامع المسانید والسنن جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 408۔

۔دلائل النبوۃ (ابوالقاسم اصبھانی) صفحہ نمبر 47۔

﴿140﴾

غلامانِ مصطفیٰ کی مغفرت کیسے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ام ھانی اخت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت: قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرک ان اللہ تبارک و تعالیٰ یجمع الاولین والاخرین یوم القیامۃ فی صعید واحد فمن یدری این الطرفان؟ فقالت: اللہ ورسولہ اعلم ثم ینادی مناد من تحت العرش، یااھل التوحید

فَيَشْـرَئِبُّـونَ. قـال ابو عاصم: يرفعون رؤوسهم . ثم ينادى يا اهل التوحيد، ثـم ينادى الثالثة : يا اهل التوحيد، ان الله قد عفا عنكم قال: فيقوم الناس قـد تـعـلـق بـعـضـهـم ببعض فى ظلامات الدنيا. يعنى المظالم. ثم ينادى : يااهل التوحيد، ليعف بعضكم، عن بعض وعلى الله والثواب .

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ام ہانی سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: بے شک میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پہلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن ایک ہی مٹی میں جمع فرمائے گا تو کون جانتا ہے کہ لوگوں کے دونوں کنارے کہاں تک ہوں گے؟۔ حضرت ام ہانی نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک منادی کرنے والا عرش کے نیچے نداء کرے گا کہ: اے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے والو!۔ تو لوگ اپنے سر اٹھائیں گے (ابو عاصم نے باختلاف الفاظ اسی مفہوم میں یہی کہا ہے)۔ پھر وہ اعلان کرے گا اے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے والو! ۔ پھر تیسری مرتبہ اعلان کرے گا اے اللہ کو ایک ماننے والو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سب کو معاف فرما دیا ہے۔ تو لوگ دنیا میں ایک دوسرے کی زیادتیوں کے بارے میں مطالبات کریں گے یعنی ایک دوسرے پر کئے گئے مظالم کے بارے میں۔ پھر آواز دی جائے گی تم ایک دوسرے کو معاف کر دو اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ ان مظالم کا بدلہ ہے اور ان مظالم کے بدلے اللہ تعالیٰ کے ذمہ اجر ہے۔

تفسیر ابن ابی حاتم تحت سورۃ العنکبوت آیت نمبر 25۔

تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ العنکبوت آیت نمبر 26۔

تفسیر الدر المنثور تحت سورۃ الانفال آیت نمبر 2۔

﴿141﴾

الموجبتان کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن طلحة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أ تدرون ما الموجبتان ؟.قالوا: الله و رسوله اعلم . قال من مات لايشرك بالله شيئا دخل الجنة .ومن مات يشرك بالله شيئا دخل النار .

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون کون سی دو چیزیں لازم ملزوم ہیں؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو آدمی فوت ہوا اس حال میں کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کا شرک نہ کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو آدمی مرا اس حال میں کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کا شرک کیا ہوا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

۔زادالمعاد (ابن قیم) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 374۔

﴿142﴾

ایامِ حج کی فضیلت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الزمان قد استدار کهیئته یوم خلق السموات والارض ، السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلاثة متوالیات ذو القعدة و ذو الحجة والمحرم ، ورجب شهر مضر

الذی بین جمادی وشعبان ثم قال ای شهر هذا؟ قلنا الله ورسوله اعلم، فسکت حتی ظننا انه سیسمیة بغیر اسمه، فقال ألیس ذا الحجة قلنا بلی قال فای بلد هذا؟ قلنا الله ورسوله اعلم، فسکت حتی ظننا انه سیسمیه بغیر اسمه فقال الیس البلد الحرام؟ قلنا: بلی قال فای یوم هذا قلنا الله ورسوله اعلم، فسکت حتی ظننا انه سیسمیه بغیر اسمه قال الیس یوم النحر قلنا بلی. قال فان دمائکم و اموالکم قال محمد: واحسبه قال واعراضکم حرام علیکم کحرمة یومکم هذا فی بلدکم هذا فی شهرکم هذا، وستلقون ربکم فیسالکم عن اعمالکم فلا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آسمانوں وزمین کے تخلیق والے دن ہی کی صوت میں سال کے بارہ ماہ گھوم رہے ہیں۔ سال میں بارہ ماہ ہیں ان میں چار ماہ حرمت والے ہیں ان میں سے تین مہینے ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم مسلسل ہیں اور جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ماہِ رجب ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے ہم نے گمان کیا کہ آپ ابھی اس کو کوئی اور نام دیں گے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ ذوالحج نہیں ہے؟۔ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے ہم نے گمان کیا کہ آپ ابھی اس کو کوئی اور نام

دیں گے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟۔ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ کون سا دن ہے؟۔صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ کچھ دیر خاموش رہے ہم نے گمان کیا کہ آپ ابھی اس کو کوئی اور نام دیں گے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟۔ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے خون، تمہارے مال اور راوی محمد نے بیان کیا کہ مجھے گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمہاری عزتیں تم پر تمہارے اس دن، تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے کی طرح تم پر حرام ہیں۔اور تم عنقریب اپنے رب کے پاس حاضر ہو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔تو میرے بعد ناشکرے بن کر ایک دوسرے کی گردنیں مارتے ہوئے حاضر نہ ہونا۔

۔صحیح مسلم کتاب القسامۃ باب تغلیظ تحریم الدماء۔

۔صحیح بخاری کتاب المغازی باب حجۃ الوداع۔

۔مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 49۔

﴿143﴾

کبائر کون سے ہیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما تعدون الکبائر فقالوا: اللّٰہ ورسولہ اعلم فقال: الاشراک باللہ وقتل النفس المحرمۃ و عقوق الوالدین و الفرار من الزحف والسحر واکل مال الیتیم و قول الزور اکل الرباء وقذف المحصنات الغافلات وعن عبداللہ بن عمر انہ ذکرھا وزاد

فيها : استحلال آمين البيت الحرام، و شرب الخمر.

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گناہِ کبیرہ کسے شمار کرتے ہو؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق جان کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جنگ کے وقت راہِ فرار اختیار کرنا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا، جھوٹ بولنا، سود کھانا، بے خبر پاک باز عورتوں پر تہمت لگانا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی زیادہ کیا کہ بیت الحرام کے امن کو برباد کرنا اور شراب پینا۔

۔تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ النساء آیت نمبر 31۔

۔حاشیۃ اسباب رفع العقوبۃ (ابن تیمیہ) صفحہ نمبر 15۔

﴿144﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مانگا اللہ نے کیا دیا

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

حذيفة بن اليمان قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حرة بني معاوية اتبعت اثره حتى ظهر عليها فصلى الضحى ثمان ركعات طوّل فيهن ثم انصرف فقال يا حذيفة طولت عليك ؟. قلت: الله ورسوله اعلم . قال اني سألت الله فيها ثلاثا ، فاعطاني اثنتين ، ومنعني واحدة سألته ان لا يظهر على امتي غيرها، فاعطاني وسألته ان لا يهلكها بالسنين ، فاعطاني وسألته ان لا يجعل بأسها بينها فمنعني .

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم حرہ بنی معاویہ کی طرف نکلے تو بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے پیچھے گیا یہاں تک کہ آپ اس پر چڑھ گئے آپ نے آٹھ رکعات نفل چاشت کے ادا فرمائے اور ارشاد فرمایا: اے حذیفہ میں تمہیں کافی انتظار کروایا؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں دو مجھے عطا کردی گئیں اور ایک مجھ سے روک لی گئی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ میری امت پہ ان کے سوا کوئی دشمن مسلط نہ کرنا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے دے دیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ میری امت قحط سے ہلاک نہ ہو مجھے یہ بھی دے دیا گیا۔ میں سوال کیا کہ میری امت آپس میں جنگ نہ کرے تو مجھے اس سوال سے روک دیا گیا۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 29506۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الانعام آیت نمبر 65۔

۔کنز العمال حدیث نمبر 37883۔

﴿145﴾

منافقین کی سازشیں

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن ابی الطفیل قال: لما اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من غزوۃ تبوک امر منادیا فنادی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ العقبۃ فلا یاخذھا احد فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقودہ حذیفۃ و یسوق بہ عمار اذ اقبل رھط متلثمون علی

الرواحل غشوا عمارا و هو يسوق برسول الله صلى الله عليه وسلم و اقبل عمار يضرب وجوه الرواحل . فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحذيفة : قد قد حتى هبط رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما هبط رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل و رجع عمار فقال: يا عمار هل عرفت القوم ؟. فقال قد عرفت عامة الرواحل و القوم متلثمون قال : هل تدرى ما ارادوا ؟. قال: الله و رسوله اعلم .قال: ارادوا ان ينفروا برسول الله صلى الله عليه وسلم فيطرحوه . قال فسأل عمار رجلا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نشدتك بالله كم تعلم كان اصحاب العقبة . فقال اربعة عشر فقال: ان كنت فيهم فقد كانوا خمسة عشر فعدد رسول الله صلى الله عليه وسلم منهم ثلاثة قالوا والله ما سمعنا منادى رسول الله صلى الله عليه وسلم وما علمنا ما اراد القوم فقال عمار اشهد ان الاثنى عشر الباقين حرب لله ولرسوله فى الحياة الدنيا .

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تبوک سے تشریف لا رہے تھے اثنائے سفر ایک نداء دینے والے نے نداء دی بے شک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک دشوار گذار گھاٹی کی طرف سے جا رہے ہیں لہٰذا کوئی بھی اس گھاٹی کی طرف سے نہ جائے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس گھاٹی میں چلنا شروع ہوئے حضرت عمار پیچھے پیچھے تھے جب کہ حضرت حذیفہ آگے آگے تھے۔ اس دوران کچھ لوگ سواریوں پر منہ لپیٹے ہوئے آ گئے۔ انہوں نے حضرت عمار کو گھیرنا شروع

کر دیا جب کہ حضرت عمار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری چلا رہے تھے تو حضرت عمار ان کے اونٹوں کے چہروں پر مارنے لگے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت حذیفہ سے فرمایا: آگے آگے بڑھو حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم وادی میں اتر گئے۔ چنانچہ جب آپ وادی میں اتر گئے تو حضرت عمار واپس آئے تو آپ نے حضرت عمار کو فرمایا: کیا تم نے ان لوگوں کو پہچان لیا ہے؟۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے اونٹوں کو پہچان لیا ہے جب کہ سواروں نے نقاب پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ان کا ارادہ کیا تھا انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چوٹی سے نیچے گرادیں۔ راوی حدیث نے بیان کیا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کسی صحابی سے کوئی بات پوچھی تو اس نے کہا کہ تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تمہارے علم میں گھاٹی والے لوگ کتنے تھے انہوں نے جواب دیا: چودہ آدمی تھے۔ اس نے کہا: اگر تو بھی ان میں تھا تو وہ پندرہ آدمی تھے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ان میں سے تین آدمی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شمار کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نداء نہیں سنی تھی اور نہ ہی ہمیں ان لوگوں کے ارادے کا علم تھا حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں ان میں سے بارہ آدمی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دنیاوی زندگی میں ضرور لڑتے رہیں گے۔

۔ مسند احمد بن جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 453۔

۔ مسند البزار جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 227۔

۔ مجمع الزوائد (ہیثمی) حدیث نمبر 425۔

﴿146﴾

اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ فگن کیا فرماتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن الزبير بن العوام رضي الله عنه قال: جئت حتى جلست بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ بطرف عمامتي من ورائى ثم قال: يازبير انى رسول الله اليك خاصة الى الناس عامة أتدرى ماذاقال ربكم قلت: الله ورسوله اعلم ،قال: ربكم حين استوى على عرشه ونظر الى خلقه: عبادى انتم خلقي وانا ربكم ارزاقكم بيدى فلاتتبعوا فيما تكفلت لكم واطلبوا منى ارزاقكم والى فارفعوا حوائجكم انصبوا الى انفسكم اصب عليكم ارزاقكم .

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے میرے پیچھے سے میرے عمامہ کا کنارہ پکڑا پھر فرمایا اے زبیر میں تیری طرف خصوصاً اور لوگوں کی طرف عموماً اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب جب عرش پر جلوہ فگن ہوا تو اس نے اپنی مخلوق کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: اے میرے بندو تم میری مخلوق ہو میں تمہارا رب ہوں میں تمہیں اپنے ہاتھ سے رزق دوں گا۔ ان چیزوں کے حصول کے لئے نہ بھاگو جو چیزیں تمہارے لئے میرے ذمہ ہیں وہ میرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ مجھ ہی سے رزق طلب کرو اور میری ہی طرف اپنی

ضروریات پیش کرو اور اپنی جانوں کو میری طرف ہمت میں لگاؤ میں تم پر رزق کے انبار لگادوں گا۔

۔نوادرالاصول (حکیم ترمذی) جلدنمبر 2 صفحہ نمبر 76۔(الاصل الخامس عشر والمائۃ)

۔تفسیر الدرالمنثور (سیوطی) تحت سورۃ سباٗ آیت نمبر 39۔

۔تفسیر البحرالمدید (ابن عجیبہ) تحت سورۃ سباٗ آیت نمبر 39۔

﴿147﴾

اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنه قال: رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: الدعاء تلو العبادة ثم قرأ: وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی (قال عن دعائی) سیدخلون جهنم داخرین. (سورة المؤمن آیت 60) هل تدرون ما عبادة اللہ؟ قلنا: اللہ ورسوله اعلم، قال: هو اخلاص اللہ مما سواه.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین (سورة المؤمن آیت 60) آپ نے فرمایا: عن عبادتی کا مطلب دعا مانگنے سے تکبر کرنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسی ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے

زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت یہ ہے اس کی ذات کے علاوہ باقی سب کو چھوڑ دے۔

تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ الغافر آیت نمبر 11۔

﴿148﴾

حضرت ابوبکر کا عقیدہ کفار کو کیسے سنبھالنا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن المسوربن مخرمة و مروان بن الحكم يصدق كل واحد منهما حديثه حديث صاحبه قالا: خرج النبي صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية في بضع عشرة مائة من اصحابه حتى اذا كانو بذى الحليفة قلّد رسول الله صلى الله عليه وسلم الهدى واشعره ثم احرم بالعمرة وبعث بين يديه عيناً له رجلا من خزاعة يجيئه بخبر عن قريش وسار رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان بغدير الاشطاط قريبا من عسفان اتاه عينه الخزاعى فقال: انى تركت كعب بن لؤىّ و عامر بن لؤىّ قد جمعوا لك الاحابيش وجمعوالك جموعا كثيرة وهم مقاتلوك وصادّوك عن البيت فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اشيرو علىّ اَتَرَوْن ان نميل الى ذرارى هؤلاء الذين اعانوهم فنصيبهم فان قعدوا قعدوا موثورين محزونين وان نجوا يكونوا عنقا قطعها الله ام ترون ان نؤمّ البيت فمن صدنا عنه قاتلناه فقال ابو بكر الصديق رضوان الله عليه: الله ورسوله اعلم يا نبى الله انما جئنا معتمرين ولم نجئ لقتال احد ولكن من حال

بيننا وبين البيت قاتلناه فقال النبي صلى الله عليه وسلم :فروحوا اذا .

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم دونوں نے ایک دوسرے کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حدیبیہ کے زمانہ میں اپنے ایک ہزار سے کچھ زائد صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ آپ ذوالحلیفہ پہنچے یہاں پر حضور نے اپنے قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار لٹکائے اور عمرہ کا احرام باندھا اور اپنے سامنے بنی خزاعہ کا ایک جاسوس روانہ کیا کہ وہ قریش کی خبر لائے، آپ چلتے رہے یہاں تک کہ عسفان کے قریب آپ غدیر اشطاط پہنچے تو آپ کا خزاعی جاسوس آپ کے پاس واپس آیا۔ اس نے بتایا کہ میں نے کعب بن لوئی اور عامر بن لوئی کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ آپ کے لئے بہت سے حبشی اور بہت سا لشکر جمع کر رہے ہیں اور وہ آپ سے لڑیں گے اور آپ کو بیت اللہ سے دور رکھیں گے۔ تو آپ نے فرمایا: مجھے مشورہ دو جو لوگ ان کے معاون ہیں کیا ان پر ہم حملہ کر دیں کہ اگر وہ بیٹھیں گے تو غمگین ہو کر بیٹھیں گے اور اگر وہ بچ گئے تو بھی اس حال میں یہ وہ گردنیں ہوں گی جو اللہ تعالیٰ نے کاٹ دی ہوں گی بھلا دیکھو کہ ہم صرف اللہ کے گھر کی زیارت کے لئے آئے ہیں تو جو ہمیں اس سے روکے گا ہم اس سے لڑیں گے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یا نبی اللہ ہم صرف عمرہ کی غرض سے آئے ہیں ہم کسی سے لڑنے کے لئے نہیں آئے لیکن جو ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوگا ہم اس سے لڑیں گے آپ نے ارشاد فرمایا: تو پھر سب آگے بڑھو۔

- صحیح ابن حبان حدیث نمبر 4872۔
- المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 9۔
- سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 218۔

﴿149﴾

''الفلق'' کی حقیقت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن عمرو بن عبسة رضی اللہ عنه قال: صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقرأ قل أعوذ برب الفلق فقال: یا ابن عبسة أ تدری ما الفلق قلت اللّٰہ ورسوله اعلم قال: بئر فی جهنم اذا سعرت البئر فمنها تسعر جهنم وانها لتتأذی به کما یتأذی بنو آدم من جهنم.

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمارے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ آپ نے قل اعوذ برب الفلق تلاوت فرمائی۔ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عبسہ کیا تو جانتا ہے کہ الفلق کیا ہے؟۔ عمرو بن عبسہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں ایک کنواں ہے جب وہ بھڑکتا ہے تو جہنم بھی بھڑک جاتی ہے اور اس سے ایسے اذیت میں آجاتی ہے جیسے اولاد آدم جہنم سے اذیت میں آجاتی ہے۔

۔ تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ الفلق آیت نمبر 1۔

۔ تفسیر روح المعانی (آلوسی) تحت سورۃ الفلق آیت نمبر 1۔

۔ تفسیر فتح القدیر (شوکانی) تحت سورۃ الفلق آیت نمبر 1۔

﴿150﴾

چار پر عمل اور چار سے رکنا، کیسا عمل؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی جمرة قال كنت اترجم بين يدی ابن عباس و بين الناس فاتته امرأة تسأله عن نبيذ الجر فقال: ان وفد عبد القيس اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :مَن الوفد او قال من القوم ؟. قالوا: ربيعة، قال مرحبا بالقوم او بالوفد غير خزايا، ولا الندامى. قال:فقالوا: يا رسول الله انا نأتيک من شُقّة بعيدة وان بيننا وبينک هذا الحی من كفار مضر، وانا لا نستطيع ان ناتيک الا فی الشهر الحرام، فمرنا بامر فصل نخبر به مَن وراء نا ندخل به الجنة، قال: فامرهم باربع، ونهاهم عن اربع قال:امرهم بالايمان بالله وحده، وقال هل تدرون ما الايمان بالله قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله، واقام الصلاة وايتاء الزكاة، وصوم رمضان، وان تؤدوا خمسا من المغنم ونهاهم عن الدباء والحنتم والمزفت قال شعبة وربما قال النقير قال شعبة وربما قال المقير. و قال احفظوه واخبروا به من ورائكم.

ابو جمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں لوگوں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا تو ایک عورت آئی اس نے گھڑے میں تیار کئے

ہوئے نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا تو آپ نے استفسار فرمایا: تم کس قوم سے آئے ہو؟۔ انہوں نے کہا ربیعہ سے۔ آپ نے فرمایا: تم سب کو مرحبا یہاں تمہیں کوئی ناخوشی (تکلیف) نہیں ہوگی اور نہ ہی کوئی رسوائی ہوگی۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کی خدمت میں بہت دور سے حاضر ہوئے ہیں ہمارے آپ کے درمیان قبیلہ بنی مضر کے کفار ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں ایسے کاموں کا حکم دیں کہ ہم اپنے پچھلوں کو بتائیں تو ہم سب اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جائیں تو آپ نے انہیں چار چیزوں پر عمل کرنے کا اور چار چیزوں سے رکنے کا حکم دیا آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ دو اور آپ نے انہیں منع فرمایا: خشک کدو کے بنے ہوئے برتن، سبز گھڑے اور روغن قار ملے ہوئے برتنوں کو استعمال کرنے سے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ کبھی آپ نے نقیر کا لفظ استعمال کیا ہے اور کبھی مقیر کا جس کا معنی ہے تارکول (لُک) کا لیپا ہوا برتن۔ ان چیزوں سے منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ان چیزوں کو یاد کر لو اور جو تمہارے پیچھے ہیں انہیں بھی جا کر خبر دے دو۔

۔صحیح مسلم کتاب الایمان باب الامر بالایمان باللہ۔

۔صحیح بخاری کتاب التمنی باب وصاۃ النبی ﷺ۔

۔مسند احمد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 228۔

﴾151﴿

لوگوں کے دل کی حالت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

محمود بن ربیع ان عتبان بن مالک وھو من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ممن شهد بدرا من الانصار انه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال : یا رسول الله قد انکرت بصری، وانا اصلی لقومی فاذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی وبینهم، لم استطع ان آتی مسجدهم فاصلی بهم، ووددت یا رسول الله، انک تأتینی فتصلی فی بیتی، فاتخذه مصلی، قال : فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم :سأفعل ان شاء الله قال عتبان: فغدا رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر حین ارتفع النهار، فاستأذن رسول الله صلی الله علیه وسلم فأذنت له، فلم یجلس حتی دخل البیت، ثم قال: أین تحب ان اصلی من بیتک قال : فاشرت الی ناحیة من البیت، فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فکبر، فقمنا فصفنا فصلی رکعتین ثم سلم، قال وحبسناه علی خزیرة صنعنا ها له، قال فثاب فی البیت، رجال من اهل الدار ذو عدد، فاجتمعوا ، فقال قائل منهم : أین مالک بن الدخیشن او ابن الدخشن؟. فقال بعضه: ذلک منافق لا یحب الله ورسوله، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا تقل ذالک، الا تراه قد قال: لا اله الا الله، یرید بذلک وجه الله، قال: الله ورسوله اعلم، قال فانا نری وجهه و نصیحته الی

المنافقين، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فان الله قد حرم على النار من قال: لا اله الا الله يبتغي بذلك وجه الله.

محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے انصاریوں میں سے تھے، وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میری بصارت کمزور ہوگئی ہے۔ میں اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں۔ جب بارش ہو جاتی ہے تو اس وقت میرے اور ان کے درمیان وادیاں پانی سے بھر جاتی ہیں اس حالت میں ان کے ساتھ ان کی مسجد میں حاضر ہوکر ان کے ساتھ نماز پڑھنے سے قاصر ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور نماز ادا فرمادیں تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان شاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ حضرت عتبان بن مالک نے بیان کیا صبح کے وقت جب سورج بلند ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی، تو میں نے اندر تشریف لانے کے لئے عرض کیا۔ آپ گھر کے کمرے میں داخل ہوئے لیکن نہ بیٹھے بلکہ آپ نے فرمایا گھر میں کس جگہ میرا نماز پڑھنا پسند کرتے ہو؟۔ میں نے کمرے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو آپ کھڑے ہوگئے اور تکبیر کہی ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور آپ نے دو رکعت نفل ادا کئے پھر آپ نے سلام پھیرا۔ حضرت عتبان کہتے ہیں: ہم نے آپ کو خزیرہ (ایک قسم کا کھانا) کے لئے روک لیا جو آپ کے لئے ہم نے تیار کیا تھا۔ حضرت عتبان کہتے ہیں: محلہ داروں میں سے کئی لوگ آپ کے گھر میں جمع ہوگئے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا مالک بن دخشین کہاں ہے؟۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا وہ منافق ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسے نہ کہو کیا تم نے اسے لا الہ الا اللہ

کہتے ہوئے نہیں سنا؟ اور وہ تو اس کلمہ کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے
۔اس شخص نے کہا: اس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب
سے زیادہ جانتے ہیں۔ لیکن ہم اسے دیکھتے ہیں کہ کہ اس کا چہرہ اور نصیحت منافقین ہی کی
طرف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جس شخص نے بھی لا الہ الا
اللہ کہہ دیا اور وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہو اس شخص پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کی
آگ حرام کردی ہے۔

۔صحیح البخاری کتاب ابواب القبلۃ باب المساجد فی البیوت۔

۔صحیح ابن خزیمہ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 77۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 124۔

﴿152﴾

بہتری کا معیار اور درجہ بندی

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی الزناد، قال: شهد ابو سلمة ليسمع ابا اسيد الانصاری، يشهد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال خير دور الانصار بنو النجار، ثم بنو عبد الاشهل، ثم بنو الحارث بن الخزرج، ثم بنو ساعدة، وفي كل دور الانصار خير. قال ابو سلمة: قال ابو سيد: اُتَّهَمُ انا على رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت كا ذبا لبدأت بقومي بني ساعدة، وبلغ ذلك سعد بن عبادة، فوجد في نفسه، وقال خُلِّفنا فكنا اخر الاربع، اسرجوا لي حماري اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم

وكلمه ابن اخيه سهل، فقال: أ تذهب لِتَرُدَّ على رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ ورسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم، اوليس حسبک ان تكون رابع اربع، فرجع وقال: الله ورسوله اعلم، وامر بحماره فحُلَّ عنه

حضرت ابوالزنا درضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ابوسلمہ نے گواہی دی کہ اس نے ابواسید انصاری کو سنا ہے انہوں نے کہا کہ بے شک وہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھر بنونجار کے ہیں۔ پھر بنوعبدالاشہل پھر بنوحارث بن خزرج پھر بنوساعدہ۔ انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین گھرانہ ہے۔ ابوسلمہ نے بیان کیا: ابواسید نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ منسوب کرتا ہوں؟۔ اگر ایسا ہوتا تو سب سے پہلے میں اپنے قبیلہ بنی ساعدہ سے اس کی ابتداء کرتا۔ یہ بات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہنچی انہوں نے کچھ ملال محسوس کیا اور کہا ہمیں چار خاندانوں کے آخر میں رکھا گیا میرے گدھے پر زین کسو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں جاؤں۔ ان کے بھتیجے سہل نے کہا کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو مسترد کرنے جا رہے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو چوتھے درجے میں رکھا ہے۔ پھر وہ لوٹ گئے اور کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور حکم دیا کہ گدھے سے زین کھول دی جائے۔

۔صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب فی خیر دور الانصار۔

۔المخلصیات (طاہر المخلص) حدیث نمبر 636۔

۔جامع الاصول (ابن اثیر) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 173۔

۔السیرۃ الحلبیۃ (نور الدین حلبی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 84۔

﴿153﴾

یہودیوں کی قبروں میں عذاب کیسے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی ایوب هو الانصاری خرجت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حین غربت الشمس او اصفرت للمغیب ومعی کوز من ماء فانطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم لحاجته و قعدت انتظره حتی جاء فوضأته ،فقال یا ابا ایوب أ تسمع ما اسمع ؟. قلت الله ورسوله اعلم قال اسمع اصوات الیهود یعذبون فی قبورهم .

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں غروب آفتاب کے وقت یا جس وقت اس کا غروب ہونے کے لئے رنگ زرد ہوگیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا اور میرے ساتھ پانی کا ایک برتن تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لئے چلے گئے میں آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ جب آپ واپس آئے تو میں نے آپ کو وضوء کروایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو میں سن رہا ہوں کیا وہ تم بھی سن رہے ہو۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا ہے۔ میں نے یہودیوں کی آوازیں سنی ہیں یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا ہے۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 120۔

۔فتح الباری (عسقلانی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 241۔

﴿154﴾

مقام ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

لما سار رسول الله صلى الله عليه وسلم الى تبوك قدم ابو بكر و عمر على معظم جيشه وقدمهما امامه وسار فى آخر الناس فى نفر يسير، وفى ذلك العسكر غير واحد من بنى هاشم، وهى قصة معروفة، وفيها يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه : كيف ترون الناس صنعوا حين ارهقتهم صلاتهم وفقدوا نبيهم، قالوا: الله ورسوله اعلم ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أ ليس فى القوم ابو بكر و عمر ، انهما سير شدان الناس، فان اطاعو هما فقد رشدوا ورشدت امهم، وان عصوهما فقد غووا، وغوت امهم، يقولها ثلاثا.

جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تبوک کی طرف چلے تو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما لشکر کے بڑے حصے میں چل رہے تھے اور آپ نے انہیں اپنے آگے آگے کیا ہوا تھا اور خود لوگوں کے آخر میں چل رہے تھے اس لشکر میں سوائے ایک کے (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے) بنی ہاشم میں سے بھی لوگ موجود تھے۔ اور یہ واقعہ بہت ہی معروف ہے کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھے ان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں کو کیسے دیکھتے ہو جو اپنی نمازوں کو مؤخر کر دیں گے اور اپنے نبی کو گم پائیں گے۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے

زیادہ جانتے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا قوم میں ابوبکر و عمر نہیں ہوں گے کہ وہ لوگوں کی رہنمائی کریں؟۔ اگر لوگ ان دونوں کی اطاعت کریں گے تو ہدایت پائیں گے اور امتیں بھی ہدایت پائیں گیں۔ اور اگر ان دونوں کی نافرمانی کریں گے تو گمراہ ہوں گے اور ان کی امتیں بھی گمراہ ہوں گی۔ اور آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

۔تثبیت دلائل النبوۃ (قاضی عبدالجبار الھمدانی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 559۔

﴿155﴾

دوران طواف کعبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی شفقت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال لرجل و ھو فی الطواف، کم تعد یا فلان ثم قال: تدری لم سألتک؟. قال: اللّٰہ و رسولہ اعلم قال: لکی تکون احصی لعددک.

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسے آدمی سے ارشاد فرمایا جو طواف کر رہا تھا، اے فلاں تم نے کتنے چکر لگائے ہیں؟۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں پوچھا ہے؟۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تا کہ تم اپنے چکر شمار کرتے رہو۔

۔اخبار مکۃ (الازرقی) حدیث نمبر 536۔

۔اخبار مکۃ (فاکھی) حدیث نمبر 310۔

۔اخبار مکۃ وما جاء فیھا من الآثار (الازرقی) صفحہ نمبر 277۔

﴿156﴾

دنیا میں جنتی پہاڑ کہاں ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

کثير بن عبدالله ، عن ابيه، عن جده قال: غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اول غزوة غزاها الابواء حتى اذا كنا بالروحاء نزل بعرق الظبية، فصلى ثم قال: هل تدرون ما اسم هذا الجبل قالوا الله ورسوله اعلم قال: هذا جبل من جبال الجنة، اللهم بارک فيه، وبارک لاهله و قال للروحاء : هذه سجاسج واد من اودية الجنة، لقد صلى فى هذا المسجد قبلى سبعون نبيا.

حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پہلی جنگ ابوا کے مقام پر کی تو اس وقت آپ عرق الظبیہ کے مقام پر اترے اور وہ مسجد ہے جو کہ مقام روحاء کے علاوہ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس پہاڑ کا کیا نام ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔ اے اللہ اس پہاڑ میں اور یہاں رہنے والوں کو برکت عطا فرما۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: روحاء کے لئے یہ سجاسج وادی ہے (عمدہ ہوا اور عمدہ زمین والی وادی) اور یہ جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ اور اس مسجد میں مجھ سے پہلے ستر انبیاء نے نمازیں ادا کی ہیں۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 16۔

۔تاریخ مدینۃ (ابن شبۃ) جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 80۔
۔مجمع الزوائد (ہیثمی) جلدنمبر 6 صفحہ نمبر 87۔
۔التذکرۃ (قرطبی) باب ماجاء فی انھار الجنۃ وجبالھا الخ جلدنمبر 2 صفحہ نمبر 80۔

﴿157﴾

کون سے الفاظ بول کر سونے والے کا مرنا فطرت پر
اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن البراء بن عازب قال : قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم :ما تقول یا براء اذا آویت الی فراشک ؟ قال قلت: الله ورسوله اعلم . قال: اذا اویت الی فراشک طاهرا فتوسد یمینک ثم قل: اللهم اسلمت وجهی الیک ، وفوضت امری الیک ، والجات ظهری الیک ، رهبة ورغبة الیک ، لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک، آمنت بکتابک الذی انزلت ، وبنبیک الذی ارسلت. فقلت کما قال الا انی قلت: " و برسولک" الذی ارسلت، فوضع یده فی صدری وقال" وبنبیک " الذی ارسلت ثم قال من قالها من لیلته ثم مات مات علی الفطرة .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے براء جب تو اپنے بستر پر جاتا ہے تو کیا کہتا ہے؟۔ حضرت براء نے بیان فرمایا: میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر جائے تو تو باوضو ہو اور دائیں کروٹ لیٹ جا اور پھر یہ دعا کر: اللهم اسلمت وجهی الیک ، و

فوضت امری الیک ، والجات ظهری الیک ، رهبة ورغبة الیک ، لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک ، آمنت بکتابک الذی انزلت ، وبنبیک الذی ارسلت تو جس طرح حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے الفاظ ادا فرمائے تھے اسی طرح میں نے بھی ادا کیے سوائے اس کے کہ میں نے بنبیک کی جگہ پر برسولک پڑھا تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور ارشاد فرمایا: بنبیک پڑھو۔ پھر آپ نے فرمایا جو کوئی یہ پڑھ کر سوئے گا تو جب وہ مرے گا تو فطرت اسلام پر مرے گا۔

۔عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) حدیث نمبر 783۔

۔مکارم الاخلاق (خرائطی) حدیث نمبر 961۔

۔کتاب الدعاء (طبرانی) حدیث نمبر 240۔

﴿158﴾

جہنم کس پر حرام

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن محمد بن معیقیب ، عن ابیه، قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "أ تدرون علی من حرمت النار قالو الله ورسوله اعلم قال: علی الهین اللین السهل القریب .

محمد بن معیقیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کس پر جہنم حرام کر دی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نرم رویہ رکھنے اور لوگوں کو آسانیاں فراہم کرنے والے پر۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 20 صفحہ نمبر 352۔

۔معرفۃ الصحابۃ (ابونعیم) حدیث نمبر 5647۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 272۔

﴿159﴾

مسائل کی تفہیم کیسے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

رويفع بن ثابت الانصاری ، انه قال: قرب لرسول الله صلى الله عليه وسلم تمرو رطب، فاكلوا منه حتى لم يبق منه شيء، الا نواة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أ تدرون ما هذا ؟. قالوا الله ورسوله اعلم قال: تذهبون الخير فالخير حتى لا يبقى منكم الا مثل هذا .

حضرت رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں خشک اور تازہ کھجوریں پیش کی گئیں صحابہ کرام نے انہیں تناول فرمایا یہاں تک کہ ان کی گٹھلیاں باقی رہ گئیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ ۔صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے اوپر سے کارآمد اور بہترین چیز چلی گئی۔اسی طرح تم میں سے بھی بہترین لوگ چلے جائیں گے تو باقی اسی طرح کے رہ جائیں گے۔

۔صحیح ابن حبان حدیث نمبر 7225۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 29۔

۔کنز العمال (علی متقی) حدیث نمبر 31365۔

﴿160﴾

طلب نماز میں اٹھنے والے قدموں کا اجر

اللہ اور اسکے ورسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

حدثنا ثابت قال: كنت مع انس بن مالک، بالزاوية فوق الغرفة اذ سمع الاذان، فنزل ونزلت معه، فلما ان استوى على الاض مشى بى ، ثم قاب فى الخطى حتى دخلت المسجد، فقال: اتدرى يا ثابت لم مشيت بک هذه المشية حتى دخلت المسجد،؟. ان النبى صل الله عليه وسلم مشى بى هذه المشية، وقال: أتدرى لم مشيت بک هذه المشية ؟ قلت: الله و رسوله اعلم ، قال: ليكثر عدد الخطى فى طلب الصلاة. قلت ليكثر عدد الخطى فى طلب الصلاة .

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان فرمایا: انہوں نے کہا: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ کمرے کے اوپر چھت پر تھا جب میں نے اذان سنی تو آپ سواری سے اترے میں بھی آپ کے ساتھ اتر پڑا جب ہم زمین پر قرار پذیر ہو گئے تو ہم چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ چلے یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ثابت کیا تو جانتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ کیوں چل کر مسجد میں جا رہا ہوں؟۔ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ چل کر داخل ہوا کرتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اتنے چھوٹے قدم اٹھانے کا میرا مقصد کیا تھا؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو حضرت انس

نے فرمایا: تا کہ نماز کی طلب میں اٹھنے والے قدموں کی تعداد بڑھ جائے۔

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 117۔

۔الادب المفرد (بخاری) حدیث نمبر 458۔

۔کنز العمال (علی متقی) حدیث نمبر 20324۔

﴿161﴾

مولد عیسیٰ علیہ سلام والی جگہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

شداد بن اوس قال: قلت یا رسول اللہ کیف اسری بک لیلة اسری بک؟ قال: صلیت لاصحابی صلاة العتمة بمكة معتما، فاتانی جبریل علیه سلام، بدابة بیضاء فوق الحمار، ودون البغل، فقال: ارکب، فاستصعب علی، فدار ها باذنها، ثم حملنی علیها، فانطلقت تهوی بنا، یقع حافرها حیث ادرک طرفها، حتی بلغنا ارضا ذات نخل، فقال: انزل ، فنزلت، ثم قال: صل فصلیت، ثم رکبنا، فقال: أ تدری این صلیت؟ قلت: الله اعلم، قال: صلیت بیثرب، صلیت بطیبة، ثم انطلقت تهوی بنا، یقع حافر ها حیث ادرک طرفها، حتی بلغنا ارضا بیضاء ، فقال: انزل فنزلت ثم قال: صل فصلیت، ثم رکبنا، فقال: تدری این صلیت؟ قلت: الله اعلم ، قال: صلیت بمدین، صلیت عند شجرة موسی، ثم انطلقت تهوی بنا ، یقع حافر ها حیث ادرک طرفها، ثم بلغنا ارضا بدت لنا قصورها، فقال: انزل، فنزلت، ثم قال: صل، فصلیت، فقال: أ تدری این

صليت؟. قلت: اللّٰه ورسوله اعلم ، قال: صليت ببيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام المسيح ابن مريم .

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ کو شب معراج کیسے معراج ہوئی تھی؟۔آپ نے ارشاد فرمایا: مکہ مکرمہ میں میں نے اپنے صحابہ کے ساتھ رات کی نماز ادا کی تو میرے پاس جبریل علیہ سلام آئے ایک سفید جانور کے ساتھ جو کہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ جبریل علیہ سلام نے مجھے کہا: اس پر سوار ہو جایئے۔ مجھے اس پر سوار ہونے میں کچھ دقت ہوئی تو انہوں نے اس کے کان پکڑ کر اسے گھمایا پھر مجھے اس پر بٹھا دیا وہ ہمیں لے کر چلنے لگا اس کے قدم وہاں پڑتے تھے جہاں اس کی نگاہ پڑتی تھی۔ یہاں تک کہ ہم کھجوروں والی سرزمین پر پہنچے۔ جبریل علیہ سلام نے مجھ سے کہا نفل ادا کر لیں۔ میں نے نفل ادا کیے جبریل علیہ سلام نے کہا آپ نے کس مقام پر نفل ادا کیے ہیں؟۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ جبریل علیہ سلام نے کہا: آپ نے یثرب میں نماز ادا کی ہے، طیبہ میں نماز ادا کی ہے۔ پھر مجھے اس پر بٹھا دیا وہ ہمیں لے کر چلنے لگا اس کے قدم وہاں پڑتے تھے جہاں اس کی نگاہ پڑتی تھی۔ یہاں تک کہ ہم ایک سفید سرزمین پر پہنچے۔ جبریل علیہ سلام نے مجھ سے کہا نفل ادا کر لیں۔ میں نے نفل ادا کیے جبریل علیہ سلام نے کہا آپ نے کس مقام پر نفل ادا کیے ہیں؟۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ جبریل علیہ سلام نے کہا: آپ نے مدین میں شجر موسیٰ کے پاس نماز ادا کی ہے۔ پھر وہ ہمیں لے کر چلنے لگا اس کے قدم وہاں پڑتے تھے جہاں اس کی نگاہ پڑتی تھی۔ یہاں تک کہ ہم محلات والی سرزمین پر پہنچے۔ جبریل علیہ سلام نے مجھ سے کہا نفل ادا کر لیں۔ میں نے نفل ادا کیے جبریل علیہ سلام نے کہا: آپ نے کس مقام پر نفل ادا کیے ہیں۔ میں

نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔
جبریل علیہ سلام نے کہا: آپ نے بیت اللحم میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ سلام کی ولادت ہوئی وہاں نماز ادا کی ہے۔ (یہاں حضور علیہ سلام نے اپنا علم بیان فرمایا کہ میں جانتا ہوں، بعض لوگ اس سے مراد جبریل علیہ سلام بھی لیتے ہیں۔ محمد احمد برکاتی غفرلہ)

۔المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 283۔

﴿162﴾

کھانا کھانے کی حقیقت اور مسئلہ سمجھانے میں حکمت اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی عثمان، قال: جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فتعرض للمسألة، فقال النبی صلی الله علیه وسلم: أ لکم طعام؟. قال: نعم، قال: فتطبخون وتنضجون وتطیبون وتقزحون؟. ، قال: نعم، قال: لکم شراب؟، قال: نعم، قال: فتقرّسون وتبردون وتنظفون ؟ قال: نعم، قال: فجمعتهما جمیعا فی البطن؟ قال: نعم، قال: فأین معادهما قال: الله ورسوله اعلم، قال له: ذلک ثلاثا، قال: فان معادهما کمعاد الدنیا قمت الی خلف بیتک، فامسکت علی انفک من نتن ریحهما.

حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنی ضرورت کے لئے التجاء کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کے پاس کھانا ہے؟۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ کھانا بناتے ہو، اچھی طرح پکاتے ہو، خوش ذائقہ بناتے ہو مصالحے

ڈالتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس مشروب ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے ٹھنڈا کرتے ہو، یخ بستہ بناتے ہو صاف کرتے ہو؟۔اس نے عرض کیا: جی ہاں۔آپ نے ارشاد فرمایا: تم پھر کھانا اور پینا اپنے پیٹ میں جمع کرتے ہو؟۔اس نے کہا: جی ہاں۔آپ نے فرمایا: ان دونوں کے لوٹنے کی جگہ کہاں ہے؟۔اس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے تین مرتبہ استفسار فرمایا: پھر ارشاد فرمایا: ان دونوں کا انجام بھی دنیا کے انجام ہی کی طرح ہے۔تو تو اپنے گھر کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے ناک پر ان دونوں کی آنے والی بدبو روکتا ہے۔

۔کتاب الجوع (ابن ابی الدنیا) حدیث نمبر 167۔

۔کتاب الزھد (ابن مبارک) حدیث نمبر 491۔

﴿163﴾

جنتیوں کے لئے سب سے افضل نعمت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن شقیق بن ثوز قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ای نعیم اھل الجنۃ افضل ؟ قالوا اللہ ورسولہ اعلم .قال: النظر الی ذی العزۃ.

حضرت شقیق بن ثور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا: جنت والوں کے لئے کون سی نعمت سب سے افضل ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: عزت کے مالک یعنی اللہ تعالیٰ کا دیدار۔

۔صفۃ الجنۃ (ابن ابی الدنیا) حدیث نمبر 87۔

﴿164﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود کا فرمان اگر مسئلہ معلوم نہ ہو تو کہو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن مسروق، وقال بينما رجل يحدث في كندة ، فقال يجئ دخان يوم القيامة ، فياخذ باسماع المنافقين و ابصارهم ، ويأخذ المؤمن منه كهيئة الزكام، ففزعنا ، فاتيت ابن مسعود، وكان متكأً فنهض ، فجلس ، فقال من علم شيئا فليقل ، ومن لم يعلم فليقل: الله اعلم ، فان من العلم ان يقول لما لا يعلم، لا اعلم. الله ورسوله اعلم .فان الله تعالى قال لنبيه صلى الله عليه وسلم قل ما اسألكم عليه من اجر وما انا من المتكلفين .

مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کندہ میں بیان کرتا ہے اس نے کہا: قیامت کے دن دھواں آئے گا۔تو وہ منافقین کی سماعت اوران کی بصارت کو پکڑ لے گا اور مومن اس سے زکام کی صورت لے گا۔تو ہم ڈر گئے۔ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے تو وہ سیدھے ہوئے اور بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: جس کو آتا ہو وہ بتادیا کرے اور جسے نہ آتا ہو وہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے پس بے شک علم میں سے یہ ہے کہ انسان جو کچھ نہیں جانتا اس کے بارے میں کہہ دے: میں نہیں جانتا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اے محبوب فرمادیجئے میں تم سے اجر کا سوال نہیں کرتا اور میں متکلفین میں سے نہیں ہوں۔

شرح مسند ابی حنیفہ (ملا علی قاری) صفحہ نمبر 425۔

﴿165﴾

انسان، اس کی موت اور امید میں کتنا فاصلہ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن ابی المتوکل الناجی قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة اعواد فغرز عودا بین یدیه والاخر الی جنبه فاما الثالث فابعده فقال، أتدرون ما هذا؟ قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم. قال فان هذا الانسان وذاک الاجل وذلک الامل یتعاطاه ابن آدم ویختلجه الاجل دون ذلک.

حضرت ابو المتوکل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین لکڑیاں پکڑیں۔ ان میں سے ایک لکڑی اپنے سامنے کھڑی کر دی، دوسری اس کے پہلو میں اور تیسری اس سے کچھ فاصلے پر گاڑھ دی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ ۔صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ انسان اور یہ اس کی موت ہے اور یہ اس کی امید ہے ابن آدم امید کی طرف بڑھتا ہے اور موت اسے دبوچ لیتی ہے۔

۔کتاب الزھد (عبداللہ بن مبارک) حدیث نمبر 254۔

﴿166﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا کیا حق

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

قال ابن اسحاق کان فی المشرکین رجل لا یدع جریحا اِلَّا ذَفَّفَ علیه فجعل کل واحد منهما یدنو من صاحبه فدعوت اللہ ان یجمع بینهما

فالتقيا فاختلفا ضربتين فضرب المشرک ابا دجانة فاتقاه بدرقته فعضّت بسيفه وضربه ابو دجانة فقتله. ثم رأيته قد حمل السيف على مفرق رأس هند بنت عتبة ثم عدل السيف عنها قال الزبير: فقلت: الله اعلم ورسوله. قال ابن اسحاق: قال ابو دجانة: رأيت انسانا يحمس الناس حمسا شديدا فصمدت له فلما حملت عليه السيف وَلْوَلَ فاذا امرأة فاكرمت سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اضرب به امرأة.

(جنگ احد میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دست مبارک میں ایک تلوار تھی آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا حق کون ادا کرے گا؟۔ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس حق ادا کروں گا۔ چنانچہ آپ وہ تلوار لے کر بڑی بے جگری سے لڑنے لگے) مشرکین میں سے ایک ایسا شخص تھا اس کے مقابل جو بھی آتا تو اسے کسی بھی طرح قتل کئے بغیر یا کم از کم مہلک طور پر زخمی کئے بغیر نہیں چھوڑتا تھا۔ تو دونوں (مشرک اور حضرت ابودجانہ) دوسرے لوگوں سے لڑتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب آنے لگے تو میں (راوی) نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو آمنے سامنے لے آئے۔ چنانچہ دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل آگئے اور دونوں کی تلواریں ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں۔ مشرک نے ابودجانہ پر حملہ کیا تو انہوں نے اپنی چمڑے کی ڈھال سے روکا تو وہ اس کے وار سے کٹ گئی اور ابودجانہ نے اپنی تلوار کے ساتھ اس پر حملہ کیا اور وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ابودجانہ نے اپنی تلوار ہند بنت عتبہ کے سر پر بلند کی لیکن پھر اس سے ہٹالی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں (کہ کیوں تلوار پیچھے ہٹالی)۔ ابن اسحاق نے بیان کیا: ابودجانہ نے کہا: میں نے ایک انسان کو دیکھا جو دوسروں کو لڑائی کے لئے غضبناک کر رہا تھا

میں نے اس کا ارادہ کیا اور تلوار لہرا کر اس پر جوں ہی حملہ کیا تو وہ ایک عورت تھی اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اس تلوار کی عزت کی وجہ سے کسی عورت کی خون سے نہ رنگا (کہ کسی عورت کے خون سے رنگنے کی وجہ سے تلوار کی توہین ہے)۔

۔سیرۃ ابن ہشام جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 69۔

۔البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 19۔

۔الروض الانف (سُہیلی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 430۔

﴿167﴾

آسمانوں کے دروازے روزانہ کس کیلئے کھلتے ہیں

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن الضحاک ، قال لما رای عبد الله بن زید الاذان فی المنام، وعلمه بلالا، فامر النبی صلی ا لله علیه وسلم بلال ان یصعد السطح ویؤذن فلما افتتح الاذان سمعوا هَدَّةً بالمدینة فقال النبی صلی الله علیه وسلم: أ تدرون ما هذه الهَدَّةُ ؟. قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم ، قال : ربکم امر بابواب السماء فَفُتِّحت الی العرش لاذان بلال فقال ابو بکر رضی الله تعالی عنه، هذا لبلال خاصة او للمؤمنین عامة؟ قال: بل للمؤمنین عامة وان ارواح المؤذّنین مع ارواح الشهداء ، فاذا کان یوم القیامة نادیٰ مناد این المؤذنون فیقومون علی کُثبان المسک والکافور.

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب حضرت عبداللہ بن زید نے اپنے خواب میں اذان سنی اور وہ اذان حضرت بلال کو سکھا دی تو حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ چھت پر چڑھ کر اذان دے دو۔ جب انہوں نے اذان شروع کی تو مدینہ کے لوگوں نے ایک زوردار دھماکے کی آواز سنی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ دھماکے کی کیسی آواز ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب نے حکم دیا کہ آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں۔ چنانچہ حضرت بلال کی اذان کے لئے عرش تک کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ بات صرف حضرت بلال کے لئے ہی ہے یا عام مسلمانوں کی اذان کے لئے بھی ہوگی؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ یہ تمام مؤذنوں کے لئے ہے اور بے شک عام مؤذنوں کی ارواح شہداء کی ارواح کے ساتھ ہوں گی۔ چنانچہ جب قیامت کا دن آئے گا تو نداء دینے والا نداء دے گا کہ مؤذنین کہاں ہیں؟۔ تو مؤذنین کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر کھڑے ہو جائیں گے۔

۔تنبیہ الغافلین (ابو اللیث سمرقندی) صفحہ نمبر 290۔

۔تفسیر روح البیان (حقی) تحت سورۃ ھود آیت نمبر 84۔

﴿168﴾

اللہ کا اپنے بندوں کے لئے پیار کس طرح اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عمرو بن میمون عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: أتدرون ما قال ربکم؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم، قال: حین استوی علی عرشہ ونظر الی خلقہ: عبادی، انتم خلقی وانا ربکم ارزاقکم بیدی فلا تتبعوا انفسکم

فيم تكفلت لكم به، واطلبوا ارزاقكم مني وانصبوا انفسكم لي، وارفعوا حوائجكم الى اصبّ عليكم ارزاقكم، أتدرون ماذا قال ربكم؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: عبدي انفق انفق عليك ووسع اوسع عليك، ولا تضيق فاضيق عليك، ان ابواب الرزق بالعرش لا تغلق ليلا ولا نهارا، فانزل الرزق منها لكل عبد على قدر نيته وعالته وصدقته ونفقته، فمن اكثر اكثر له ومن اقلل اقلل له ومن امسك امسك عليه.

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا: صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا تو اس نے اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے میرے بندو تم میری مخلوق ہو میں تمہارا رب ہوں تمہارے رزق میرے ہاتھ میں ہیں پس اپنے نفسوں کی پیروی نہ کرنا ان چیزوں کے معاملہ میں جن میں میں تمہاری کفالت کرتا ہوں۔ مجھ سے اپنے رزق طلب کرو اور اپنے نفسوں کو میرے لئے محنت پر لگاؤ اور اپنی ضروریات میرے آگے رکھو میں تم پر تمہارے رزق بہادوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندے خرچ کر، میں تم پر خرچ کروں گا۔ وسعت کر میں تم پر وسعت کروں گا تنگی نہ کر وگرنہ میں تم پر تنگی کروں گا۔ بے شک رزق کے دروازے عرش کے ساتھ ہیں جو نہ دن میں بند ہوتے ہیں اور نہ رات میں۔ اس میں سے ہر شخص کی نیت، ضرورت، صدقہ اور خرچ کے مطابق اترتا ہے

۔جو زیادہ خرچ کرے گا میں اس کے لئے زیادہ سے زیادہ خرچ کروں گا۔ جو کم خرچ کرے گا اس کے لئے کم کروں گا اور جو روکے گا میں اس کے لئے روک دوں گا۔

قوت القلوب (ابو طالب مکی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 48۔

﴿169﴾

اھل اللہ اور پہلے حج کا منظر

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

اسلم عتاب بن اسید یوم فتح مكة ، وغدا رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة الى حنين يوم السبت لست ليال خلون من شوال سنة ثمان، واستعمل على مكة عتاب بن اسيد يصلى بهم، و خلف معاذ بن جبل وابا موسى الاشعرى يعلمان الناس السنن والتفقه فى الدين، وقال لعتاب: أتدرى على ما استعملتك؟ قال: الله ورسوله اعلم ، قال: استعملتك على اهل الله. و اقام عتاب للناس الحج تلك السنة .

حضرت عتاب بن اسید فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ اگلے دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ مکرمہ سے حنین کی طرف ہفتہ کے دن 6 شوال 8 ھ میں روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ میں نمازیں پڑھانے کی ذمہ داری حضرت عتاب بن اسید کی لگائی اور ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو لوگوں کو سنتیں سکھانے اور دین کی فقہ سمجھانے پر مامور کیے۔ آپ نے حضرت عتاب سے کہا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کن پر مقرر کیا ہے؟۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ و سلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں اھل اللہ پر مقرر کیا ہے۔ تو

حضرت عتاب رضی اللہ عنہ نے اس سال لوگوں کو حج کی ادائیگی کروائی۔

۔الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 5۔

۔کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 959۔

﴿170﴾

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

حض رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين على القتال والجهاد، ورغّبهم فيه، وامرهم بالصدقة، فحملوا صدقات كثيرة، فكان اول من حمل ابو بكر الصديق رضى الله عنه، جاء بماله كله اربعة الاف درهم، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: هل ابقيت شيئا ؟ قال الله ورسوله اعلم.

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں کو قتال اور جہاد پر برانگیختہ کیا اور انہیں رغبت دلائی ۔اور صدقہ کرنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام بڑے بڑے صدقات لے کر حاضر ہوئے سب سے اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سامان اٹھایا اور کل چار ہزار درہم کا مال لے کر حاضر ہوئے ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی چیز باقی چھوڑی ہے ؟۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۔کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 991۔

۔امتاع الاسماع (المقریزی) جزء نمبر 2 صفحہ نمبر 47۔

﴿171﴾

سانپ کی گفتگو کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: من یشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ، لاشریک لہ، حرمہ اللہ علی النار، قالوا: وعارض الناس فی مسیرھم حیۃ، ذکر من عظمھا وخلقھا، وانصاع الناس عنھا. فاقبلت حتی واقفت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو علی راحلتہ طویلا، والناس ینظرون الیھا، ثمّ اَلْتَوَتْ حتی اعتزلت الطریق فقامت قائمۃ، فاقبل الناس حتی لحقوا برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، فقال لھم: ھل تدرون من ھذا؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم. قال: فان ھذا احد الرھط الثمانیۃ من الجن الذین یریدون ان یسمعوا القران، فرأی علیہ من الحق. حین اَلَمَّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ببلدہ ان یسلم علیہ، وھا ھو ذا یقرئکم السلام، فسلموا علیہ فقال الناس جمیعا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یقول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: اجیبوا عباداللہ من کانوا.

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس پہ جہنم کی آگ حرام کردے گا۔ صحابہ کرام بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو راستے میں ایک بہت ہی بڑا اور عجیب الخلقت سانپ ملا۔ راوی نے اس سانپ کا بڑا ہونا اور اس کی تخلیق کا عجیب ہونا بیان کیا ہے۔ لوگ اس کے آگے سے ہٹ گئے وہ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا جب کہ

آپ اپنے بڑے کجاوے میں ہی تھے۔ لوگ اس سانپ کو دیکھ رہے تھے پھر وہ پیچھے ہٹا اور ایک طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔ لوگ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل گئے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون تھا؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ان آٹھ جنوں میں سے ایک تھا جو قرآن پاک سننا چاہتے تھے، اس نے اس وقت حق دیکھا تھا جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے شہر مکہ میں تکالیف اٹھائیں تھیں یہ اس وقت مسلمان ہوئے تھے اور یہ جن وہی ہے اور تمہیں سلام کہہ رہا ہے۔ اس نے صحابہ کرام کو سلام کیا تو صحابہ کرام نے بھی جواباً وعلیه السلام ورحمة الله کہا۔ آپ نے فرمایا: یہ جواب دیا کرو: اللہ کے بندے جو بھی ہیں ان پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔

۔کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 1015۔

﴿172﴾

اللہ تعالیٰ کا تجول کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

سأل بشر بن السری حماد بن زید فقال الحديث الذی جاء ان الله ينزل الی سماء الدنيا يتجول من مكان الی مكان؟. فسكت حماد ثم قال: هو فی مكانه يقرب من خلقه كيف شاء، قلت: كان من حماد ان يزجر السائل ويقول: الله ورسوله اعلم، فان الخوض فی هذا لا ينبغی، بل تمر الاحاديث كما جاءت ولا يعترض عليها.

بشر بن السری نے حماد بن زید سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: وہ حدیث جس میں

ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا (کمایلیق بشانہ) پر اجلال فرماتا ہے یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ تحول فرماتا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟۔تو حماد کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس سے مراد کہ وہ اپنے مقام پر اپنی مخلوق سے جس کے لئے چاہتا ہے مقام قرب اختیار فرماتا ہے۔ اور میں (ذھبی) کہتا ہوں کہ حماد نے سائل کو جھڑ کا وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔اس ضمن میں غور وخوض نہیں کرنا چاہئے بلکہ احادیث جیسے آئی ہیں اسی طرح بیان کردینی چاہئے ان پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

۔تاریخ اسلام (ذھبی) جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 122۔

﴾173﴿

اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ رحیم

اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

محمد بن المنکدر ان امیمة بنت رقیقة التیمیه حدثته انها اتت النبی صلی الله علیه وسلم فی نساء فقال: تبایعن (یبایعن ان لایشرکن بالله شیئا ولا یسرقن ولایزنین (سورة الممتحنة آیت 12) ثم سکت ثم قال: فیما استطعتنّ واطقتنّ فقلن: الله ورسوله اعلم ارحم بنا من انفسنا وقلنا یارسول الله بایعنا .قال انی لا اصافح النساء انما قولی لمائة امرأة منکن کقولی لامرأة واحدة.

محمد بن المنکدر کہتے ہیں حضرت امیمہ بنت رقیقہ تیمیہ رضی اللہ عنہا نے اس سے بیان کیا: وہ دیگر عورتوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی تو حضور نے ارشاد فرمایا تم بیعت کرتی ہو کہ (یبایعن ان لایشرکن بالله شیئا ولا یسرقن و

لا یزنین (سورۃ الممتحنۃ آیت 12) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، چوری اور زنا نہیں کرو گی؟۔ پھر آپ نے کچھ دیر خاموشی اختیار فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا جتنی تم استطاعت اور طاقت رکھتی ہو تو عورتوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور ہم پر ہماری جانوں سے بھی زیادہ رحم دل ہیں۔ اور ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم بیعت کرتی ہیں (یہ کہہ کر عورتوں نے حضور کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا دیئے)۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا اور میری تم میں سے ایک سو عورت کے لئے بھی بات ایسی ہی ہے جیسی ایک عورت کے لئے ہے۔

المعجم الکبیر (طبرانی) جلد نمبر 24 صفحہ نمبر 188۔

﴿174﴾

عجز کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

قال رسول اللّٰہ صلیٰ اللّٰہ علیہ وسلم یوما لجلسائہ تدرون ما العجز قالوا اللہ ورسولہ اعلم فقال العجز ثلاثۃ ان یبدر احدکم بطعام یصنعہ لصاحبہ فیخلفہ ولا یاتیہ والثانیۃ ان یصحب الرجل منکم الرجل اویجالسہ یحب ان یعلم من ھو ومن این ھو؟ فیفارقہ قبل ان یعلم ذلک والثالثۃ امر النساء یدنو احدکم من اھلہ فیفضی.

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو عجز کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عجز کی تین اقسام ہیں۔ کوئی آدمی

کھانے کے ساتھ ظاہر ہو اور وہ اپنے ساتھی کے لئے کھانا بنائے اور وہ ساتھی اس سے پیچھے ہو جائے اور کھانے کی طرف نہ آئے۔ دوسرا یہ کہ تم میں سے کوئی شخص کسی کی صحبت اختیار کرے یا اسے بٹھائے اور وہ اسے جاننا چاہے کہ یہ کون ہے اور کہاں سے ہے اور وہ شخص اس کی مطلوبہ معلومات سے قبل اسے چھوڑ جائے۔ تیسرا عورتوں کا معاملہ ہے۔ تم میں سے کوئی اپنے گھر والی کے قریب آئے پس وہ بہہ جائے۔

۔الکافی (کلینی) الجزء الثانی صفحہ نمبر 671۔

﴿175﴾

جھد البلاء کیا ہے؟

اللہ ور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن حسان بن ثابت رضی الله عنه قال سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا هو یقول اللهم انی اعوذبک من جهد البلاء. فقال له یا عبد الله هل تدری ما جهد البلاء ؟. قال: الله ورسوله اعلم . قال جهد البلاء كثرة المال والولد .

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہا تھا: اللهم انی اعوذبک من جهد البلاء آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندے کیا تو جانتا ہے کہ جھد البلاء کیا ہے؟۔ اس نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جھد البلاء سے مراد مال اور اولاد کی کثرت ہے۔

۔المتفق والمفترق (خطیب بغدادی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 2047۔

﴿176﴾

حضور کے نقباء کون اور کیسے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن سلمان قال: دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فلما نظر الیّ فقال یا سلمان: ان اللہ تبارک وتعالی لم یبعث نبیا ولا رسولا الا ولہ اثنا عشر نقیبا. قال: قلت لہ: یا رسول اللہ قد عرفت ھذا من اھل الکتابین التوراۃ والانجیل قال یا سلمان فھل عرفت نقبائی الاثنا عشر الذین اختارھم اللہ للامۃ من بعدی فقلت: اللّٰہ ورسولہ اعلم فقال یا سلمان: خلقنی اللہ من صفوۃ نورہ ودعانی فأطعتہ فخلق من نوری علیا ودعاہ فاطاعہ وخلق من نوری ومن نور علی فاطمۃ ودعاھا فاطاعتہ فخلق منی ومن علی و فاطمۃ الحسن والحسین ودعاھما فاطاعاہ فسمانا بخمسۃ اسماء من اسمائہ فاللہ المحمود وانا محمد و اللہ العلی وھذا علی واللہ الفاطر وھذہ فاطمۃ واللہ ذوالاحسان وھذا الحسن واللہ المحسن وھذا الحسین الخ.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور کے پاس حاضر ہوا آپ نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: اے سلمان اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا مگر اس کے ساتھ بارہ نقیب بھی بنائے۔ میں نے عرض کیا: حضور یہ بات میں نے اہل کتاب سے تورات اور انجیل میں سے پہچانی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سلمان کیا تو میرے نقیبوں کو جانتا ہے اور یہ کہ ان بارہ میں سے میری امت کے لئے میرے بعد کون لوگ چنے جائیں گے؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان اللہ نے اپنے نور کی صفات سے مجھے تخلیق فرمایا اور مجھے پکارا تو میں نے اطاعت کی تو میرے نور سے علی کے نور کو پیدا فرمایا اور انہیں پکارا تو انہوں نے اس کی اطاعت کی پھر میرے اور علی اور علی کے نور سے فاطمہ کو تخلیق فرمایا پھر انہیں پکارا تو فاطمہ نے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے میرے، علی اور فاطمہ کے نور سے حسن اور حسین کو تخلیق فرمایا۔ پھر ان دونوں کو پکارا تو انہوں نے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانچ ناموں میں سے نام عطا فرمادیئے۔ اللہ تعالیٰ کے ان نامون میں سے محمود ہے اور میں محمد ہوں، اللہ علی ہے اور یہ علی ہیں، اللہ تعالیٰ فاطر ہے اور یہ فاطمہ ہیں اللہ تعالیٰ احسان ہے اور یہ حسن ہیں۔ اللہ تعالیٰ محسن ہے اور یہ حسین ہیں۔

۔مصباح الشریعۃ (امام جعفر الصادق) صفحہ نمبر 63۔

۔دلائل الامامۃ (طبری) صفحہ نمبر 448۔

۔معجم احادیث المھدی (علی الکورانی) جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 222

﴿177﴾

حضرت علی کی انگوٹھی کا کمال درندے بھی مانتے ہیں

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

ان رجلا قال لعلی انی ارید السفر واخاف من السبع، فدفع الیه خاتمه وقال له: اذا جاء السبع فقل له: هذا خاتم علی بن ابی طالب، فلما سافر الرجل وجائه السبع فقال له: هذا خاتم علی بن ابی طالب، فرفع

السبع راسه الى السماء وهمهم ، ثم نظر الى الارض وهمهم، ثم نظر الى المشرق وكذلك الى المغرب ، ثم ذهب مهرولا ، فلما رجع الرجل من سفره اخبر عليا عن السبع بما فعل، قال: اتعرف ما ذا قال بنظره الى هذه الجهات الاربع؟ فقال : الله ورسوله اعلم وابن عم رسوله اعلم، فقال: انه قال حين رفع نظره الى السماء : وحق من رفعها، وحين نظر الى الارض، وحق من وضعها، وحين نظر الى المشرق : وحق من اطلعها ، وحين نظر الى المغرب: وحق من غيبها ما اسكن فى بلاد يشكوني فيها لعلي بن ابى طالب.

ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں لیکن درندوں سے ڈرتا ہوں ۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اپنی انگوٹھی بڑھائی اور اس سے کہا جب کوئی درندہ سامنے آجائے تو اس سے یہ کہنا کہ یہ علی ابن ابی طالب کی انگوٹھی ہے ۔ چنانچہ جب وہ شخص سفر پر گیا تو اس کے پاس ایک درندہ آیا تو اس نے کہا: یہ علی ابن ابی طالب کی انگوٹھی ہے ۔ تو اس درندہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور غرایا اور اپنی زبان میں کچھ کلام کیا پھر زمین کی طرف دیکھا اور اپنی زبان میں کچھ کلام کیا پھر اس نے مشرق کی طرف دیکھا اسی طرح مغرب کی طرف دیکھا پھر وہ بھاگتا ہوا چلا گیا ۔ پس جب وہ شخص اپنے سفر سے واپس آیا تو جو کچھ اس درندے نے کیا تھا اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر دی ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اس درندے نے چاروں سمتوں میں دیکھتے ہوئے کیا کہا تھا؟ ۔ اس شخص نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور انکے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے

ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: جب اس نے نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی تو اس نے کہا: برحق ہے جس نے اسے اٹھایا۔ پھر اس نے زمین کی طرف نگاہ کی تو کہا: برحق ہے جس نے اسے رکھا۔ جب اس نے نگاہ مشرق کی طرف کی تو اس نے کہا: برحق ہے جس نے اسے طلوع کیا ۔جب اس نے نگاہ مغرب کی طرف کی تو اس نے کہا: برحق ہے جس نے اسے غروب کیا اور برحق ہے جس نے اسے غیب کیا۔ میں ان شہروں میں نہیں رہوں گا جن میں مجھے علی ابن ابی طالب کے لئے شکایت کرتے ہیں۔

۔شرح البخاری (السفیری) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 165۔

﴿178﴾

تمہارا مولا کون؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص قال: قال سعد: اما والله، انی لاعرف علیا وما قال له رسول الله صلی الله علیه واله وسلم، اشهد لقال لعلی یوم غدیر خم ونحن قعود معه، فاخذ بضبعه ثم قام به ثم قال: ایها الناس: من مولکم؟ قالوا: الله ورسوله اعلم قال: من کنت مولاه فعلی مولاه، اللهم عاد من عاداه، ووال من والاه.

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت سعد نے کہا: اللہ کی قسم میں حضرت علی کو یقیناً پہچانتا ہوں اور جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے کہا تھا وہ بھی اچھی طرح یاد ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غدیر خم والے دن حضرت علی کے لئے کہا تھا اس وقت ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے

انہیں پہلو سے پکڑا اور اپنے ساتھ کھڑا کیا اور فرمایا: اے لوگو تمہارا مولا کون ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا اس کے علی مولا۔ آپ نے دعا فرمائی: یا اللہ جو علی سے دشمنی کرے اس سے دشمنی فرما اور جو اس سے محبت رکھے اس محبت فرما۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 42 صفحہ نمبر 114۔

۔فضائل الخلفاء الراشدین (ابونعیم) صفحہ نمبر 43۔

﴿179﴾

بیت المعمور کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن قتادة : ذكر لنا ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال یوما لاصحابه: هل تدرون ما البیت المعمور؟ قالوا : الله ورسوله اعلم . قال فانه مسجد فی السماء تحته الكعبة ، لو خر لخر علیها، یصلی فیه كل یوم سبعون الف ملك ، اذا خرجوا منه لم یعودوا اخر ما علیهم .

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا گیا ایک دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ بیت المعمور کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: آسمانوں کی وہ مسجد جس کے عین نیچے کعبۃ اللہ ہے۔ کہ اگر وہاں سے کچھ گرے تو عین کعبہ کے اوپر گرے۔ اس میں ہر دن ستر ہزار فرشتے

نماز ادا کرتے ہیں جب وہ نکلتے ہیں تو کبھی دوبارہ نہیں لوٹ سکتے ۔ (فرشتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے)

۔ تفسیر ابن جریر تحت سورۃ الطور آیت نمبر 4۔
۔ تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ الطور آیت نمبر 4۔
۔ تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ الطور آیت نمبر 4۔

﴿180﴾

امتیوں کی مشکل کشائی

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ابو قتادة قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مسير والحر شديد، فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم: سيروا فانزلوا الماء غدا فمن لم ينزل الماء غدا عطش ، فسار الناس بين يدى النبى صلى الله عليه وسلم، وسار ابو بكر، وعمر رضوان الله عليهما وعطش الناس ، قال: وكنت فيمن تخلف مع رسول الله، فسرنا يومنا وليلتنا، قال: وكان رسول الله ينعس على راحلته من الليل فيميل ، فاذا خشيت ان يقع دنوت منه فنبّهته، ثم اسير معه فينعس فيميل ، فاذا خشيت ان يقع دنوت منه فنبّهته، قال: فقال لى كلمة ما يسرنى بها حمر النعم، فقال: حفظك الله بما حفظت به رسوله حتى اذا كان عند السحر عرس، وقال: لعلنا ان نهجع هجعة قال: فاستمكنّا من الارض، وقد سرنا يومنا وليلتنا ، قال: فما ايقظنا الا حر الشمس من الغد فى ظهورنا، فقمنا فزعين

ولم نصل، قال: ففزعنا ولا عهد لنا بمثل ذلک قال: فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلم يعجل مسحا فقضى حاجته، ودعا بميضأة فتوضأ منها، ثم دفع الميضأة، وما فيها اليّ، فقال: يا ابا قتادة از دخر بهذه الميضأة فان لها نبأً قال: فجعلتها بينى وبين واسطة رحلى ، قال: وفينا بلال، فاذّن بلال رحمة الله عليه، وقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ركعتين كما كان يصلى قبل الفجر ، ثم اقام بلال فصلى رسول الله صلاة حسنة لا يعجل فيها ، فقال: لا تفريط فى النوم انما التفريط فى اليقظة ، ثم قال ظُنُّوا بالناس قال: قلت: اللّٰه ورسوله اعلم ، قال: الناس اصبحوا اليوم ليس فيهم ثلثهم، وفيهم ابو بكر و عمر، فقال عظم الناس: سيروا الى الماء ورسول الله قد نزل الماء وقد عهد اليكم انه من لم ينزل الماء غدا عطش، قال: فقال ابو بكر و عمر رضى الله عنهما: لا والله ما كان رسول الله ليعجل الى الرِّيِّ قبل اصحابه، ان رسول الله لبعدكم فانتظروا، وقال رسول الله: ان يطع الناس ابا بكر و عمر يرشدوا ، قال: فسرنا حتى حميت الشمس، فاذا الناس قد اطاعوا ابا بكر و عمر فنزلوا على غير ماء فعطشوا فلما بصروا بنا اقبلوا ، فقالوا: يا رسول الله هلكنا بالعطش، فقال رسول الله: لا هلک عليكم ان شاء الله ، لا هلک عليكم ان شاء الله فو الله ما عدا ان سمعناها فاشتدت ظهورنا، فقال: يا ابا قتادة قلت: لبيک يا رسول الله وسعديک، قال: هات الميضاة ، قال: فجئت بها تخضخض قال: قلت فى نفسى : وما هذه الميضأة عما ترى وما فيها

ریُّ رجل قال: فاتیته بها، فقال: هات غمری، فاتیته بقدح له قال: فجئته به، فقال: اصبب بسم الله قال: فتکفّأ الناس علیه لا یری کل انسان الا انما هی شربة لمن سبق، فلما رای رسول الله قال: احسنوا ملأکم کلکم سیروی ان شاء الله. قال: فجعلت اصب ونسقی، واصب واسقی واری المیضأة ما اصُبُّ فیها شیئا إلا فیها اکثر منه اراها تربوا حتی والله ما بقی من الجند احد الا قد صدر عنها ریّان، وان رسول الله لیغرف ویمسح عن وجهه العرق، وما یشرب حتی بقیت انا وهو قال: اصبب بسم الله فصببت فناولنی، فقال: اشرب، فقلت: یا رسول الله اشرب انت، ثم اشرب انا، قال: ساقی القوم اخرهم قال: فشربت، ثم شرب وهی کما هی

حضرت ابوقتادہ نے بیان فرمایا: ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور گرمی بہت زیادہ تھی۔ تو آپ نے فرمایا: چلو اور کل تک پانی پر اتر پڑو۔ جو کل پانی تک نہیں پہنچ پائے گا وہ پیاسا رہے گا۔ یہ سنتے ہی لوگ آپ کے آگے آگے چلنے لگے حضرت ابوبکر وعمر بھی چلنے لگے۔ لوگوں کو پیاس لگنے لگی۔ میں (ابوقتادہ) ان لوگوں میں سے تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیچھے رہ گئے تھے۔ چنانچہ ہم اپنا دن اور اپنی رات چلتے رہے رات آپ کو اونٹنی پر اونگھ آ گئی جب میں آپ کے گرنے سے ڈرا تو میں نے آپ کو جگا دیا پھر میں آپ کے ساتھ چلتا رہا آپ کو پھر اونگھ آ گئی میں آپ کے گرنے سے پھر ڈرا تو میں نے آپ کو پھر جگا دیا تو آپ نے مجھے وہ کلمہ فرمایا جس سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ مجھے سونے کے ذخائر ملنے پر بھی اتنی خوشی نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اسی طرح حفاظت فرمائے جیسے تم نے اس کے رسول کی حفاظت کی۔ رات بھر چلنے کے بعد سحر کے وقت آپ

نے فرمایا: کاش ہم رات کے پہلے پہر آرام کرتے۔ پھر آپ اسی جگہ اتر پڑے چونکہ ہم دن اور رات سفر کرتے رہے تھے اس لئے ہم سو گئے تو اگلے دن سورج کی تپش نے ہی ہمیں بیدار کیا تو ہم گھبرا کر اٹھے جب کہ ہم نے نماز ادا نہیں کی تھی حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ ہم گھبرائے ہوئے تھے اور اس جیسا ہم پر وقت بھی نہیں آیا تھا۔ آپ نے زیادہ وقت صرف نہیں کیا اور قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور پانی کی چھاگل منگوائی اس سے وضوء کیا اور چھاگل اور اس میں باقی پانی میری طرف بڑھا دیا اور ارشاد فرمایا: ابو قتادہ اس چھاگل کی حفاظت کرنا عنقریب اس کی بڑی خبر ہو گی۔ میں نے اسے اپنے اور اپنے سواری کے درمیان ایک رسی سے باندھ لیا۔ ہم میں حضرت بلال موجود تھے انہوں نے اذان دی۔ آپ نے فجر سے پہلے والی دو سنتیں پڑھیں جیسا کہ آپ فجر سے قبل پڑھا کرتے تھے پھر حضرت بلال نے اقامت کہی۔ آپ نے اچھی طرح نماز ادا کی اس مین بالکل بھی جلدی نہیں کی۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا: نیند میں کوئی تفریط نہیں ہوتی بلکہ تفریط بیداری میں ہوتی ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: آگے جانے والے لوگوں کے بارے میں خیال کرو۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے آج صبح کی اور ان میں ایک تہائی موجود نہیں ہیں جب کہ ان میں ابو بکر و عمر موجود ہیں۔ تو بڑے لوگ کہنے لگے پانی کی طرف چلو جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پانی پر پہنچ چکے ہوں گے کیوں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ کل جو پانی پر نہیں پہنچ پائے گا وہ پیاسا رہے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنھم کہنے لگے: اللہ کی قسم اے لوگو یہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب سے پہلے پانی پینے میں جلدی کریں آپ یقیناً تمہارے بعد پانی پئیں گے تم کچھ دیر انتظار کرو۔ ادھر آپ نے فرمایا: اگر لوگ ابو بکر و عمر کی اطاعت کریں گے تو یقیناً ہدایت پا جائیں گے۔ ابو قتادہ کہتے ہیں: ہم چلتے رہے

یہاں تک سورج کی گرمی بڑھ گئی۔لوگ حضرت ابوبکر وعمر کی ہدایات کے مطابق پانی والی جگہ کے سوا دوسری جگہ اتر پڑے تو پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے پیاسے رہ گئے۔چنانچہ جب لوگوں نے ہمیں آتا ہوا دیکھا تو ہماری طرف آ گئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ ہم پیاس سے ہلاک ہو رہے ہیں۔آپ نے فرمایا: تم پر ہلاکت نہیں آئے گی ان شاء اللہ، تم پر ہلاکت نہیں آئے گی ان شاء اللہ۔راوی کہتا ہے کہ اللہ کی قسم ہم نے اس کے سوا کوئی بھی بات نہیں سنی کہ ہماری دوپہر انتہائی سخت ہو گئی ہے۔آپ نے فرمایا: اے ابوقتادہ۔میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں آپ کی برکت سے خوش بخت ہوں۔آپ نے فرمایا: پانی کی چھاگل لاؤ۔تو میں اسے ہلاتے ہوئے لے آیا۔اور میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ اس چھاگل میں جو پانی نظر آ رہا ہے وہ تو صرف ایک آدمی کی سیرابی کے لئے ہی ہے۔میں نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا تو آپ نے فرمایا: میرا پیالہ لاؤ۔میں نے آپ کی خدمت میں آپ کا پیالہ پیش کر دیا۔آپ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر اس میں پانی ڈالو۔لوگوں نے آپ پر رش کر دیا اور ہر کوئی یہ چاہتا تھا کہ پانی اسے ہی ملے۔تو آپ نے فرمایا: لوگو اچھی طرح رہو تم سب عنقریب سیراب ہو جاؤ گے ان شاء اللہ۔چنانچہ میں نے پانی ڈالنا شروع کیا اور صحابہ کرام پینے لگے میں پانی ڈالتا رہا اور لوگ مکمل طور پر سیراب ہو گئے اور میں نے چھاگل کو دیکھا تو جتنا پہلے پانی تھا اس سے کچھ زیادہ ہی نظر آ رہا تھا۔حتیٰ کہ اللہ کی قسم مجاہدین میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس نے اپنے لئے پانی کا معقول انتظام نہ کر لیا ہو۔آپ نے پانی کا چلو لیا اور اپنے چہرے سے پسینہ صاف کیا پس سب لوگوں نے پانی پی لیا میرے (ابوقتادہ) اور آپ کے سوا کوئی باقی نہ رہا آپ نے مجھے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر پانی ڈالو میں نے ڈالا تو آپ نے وہ مجھے دے دیا اور فرمایا: ابوقتادہ پیو۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ پئیں۔آپ نے فرمایا تم پیو میں آخر میں ہی پیوں گا کیونکہ لوگوں کو پلانے والا آخر میں ہی پیتا ہے۔چنانچہ میں

نے پانی پیا۔ اور میرے بعد آپ نے پانی پیا اور چھاگل میں اتنا ہی پانی رہ گیا جتنا کہ پہلے تھا

ضروری وضاحت 1 :دلائل النبوۃ (ابونعیم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 407 الاعتقاد (بیہقی) صفحہ نمبر 277 حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ (دارالفکر) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 99 میں ہے کہ ان لوگوں کی تعداد اس وقت تین سو تھی۔ محمد احمد برکاتی غفرلہ

ضروری وضاحت 2: لوگ پانی تک اگلے دن نہیں پہنچ سکے تھے تو حضرت ابوبکر و عمر کی ہدایات کے مطابق پانی سے پہلے اتر پڑے اور پیچھے سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہنچ گئے اور انہیں پانی مل گیا۔ اور اگر وہ نہ اترتے اور آگے بڑھ جاتے تو چونکہ اگلا دن آ گیا تھا لہٰذا آگے پانی نہ ملتا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم والے پانی سے بھی یہ محروم رہتے۔ محمد احمد برکاتی غفرلہ

۔دلائل النبوۃ (فریابی) حدیث نمبر 28۔

﴿181﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

ابی قتادۃ فی کعب بن مالک اذ ناشدہ اللہ ھل تعلم انی احب اللہ ورسولہ ؟ کل ذلک لا یجیبہ ، ثم اجابہ ان قال: اللہ ورسولہ اعلم ، ولم یزدہ علی ذلک.

ابو قتادہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا: جب انہوں نے ان سے کہا: کیا آپ جانتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ پہلے تو آپ نے جواب نہ دیا۔ پھر جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں اور اس سے زیادہ کوئی جواب نہ دیا۔

۔شرح صحیح بخاری (ابن بطال) جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 273۔

﴿182﴾

انہدام اسلام کس طرح ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

أتدری ما یهدم الاسلام قال: لا اللّٰه و رسوله اعلم . قال زلة العالم وجدالة المنافق فی الکتاب، وحکم الائمة المضلین .

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اسلام کس چیز کے ساتھ گرے گا اس نے عرض کیا: نہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عالم کا شرعی معاملات میں پھسلنا۔ منافق کا قران پاک کے احکامات کے بارے میں جھگڑا کرنا اور بڑے بڑے گمراہوں کا منصف بننا

۔سلمان بن فہد العودۃ کتاب حصاد الغیبۃ باب کیف یہدم الزمان۔

﴿183﴾

حضرت موسیٰ وخضر کا واقعہ ظاہر کرتا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ففی باب العلم من صحیح البخاری فی قصة موسی مع الخضر علیهما الصلاة والسلام ما یقتضی طلب ذلک حیث سئل موسی عن اعلم الناس ، فقال انا ، فعتب الله علیه: اذ لم یرد العلم الیه ، ای کأن یقول: الله اعلم، وفی القران العظیم: الله اعلم حیث یجعل رسالته ویسن لمن سئل عما لا یعلم: ان یقول : اللّٰه ورسوله اعلم .

صحیح بخاری کے باب العلم میں حضرت موسیٰ علیہ سلام کا واقعہ موجود ہے جو اس

روایت کا تقاضا کرتا ہے کہ جب موسیٰ علیہ سلام سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے سب سے بڑا عالم کون ہے؟۔تو انہوں نے کہا میں۔تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ناپسندیدگی دکھائی ہے کہ ان کی طرف اس روایت کے عموم کو نہیں لوٹایا گیا۔انہیں چاہئے تھا کہ وہ کہتے اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے اور قران پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ اس نے کسے اپنا رسول بنایا ہے۔اور سنت صحابہ یہ ہے کہ جس سے پوچھا جائے اس چیز کے بارے میں جسے وہ نہ جانتا ہو تو جواباً کہے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۔اعانۃ الطالبین (الدمیاطی) جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 123۔

﴿184﴾

جنگ میں پس قدمی یا پیش قدمی میں کیا حکمت

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

فاذن عمر بالرحیل فجعل المسلمون یتکلمون یمشی بعضھم الی بعض. فقالوا: ننصرف ولا نفتح الطائف لا نبرج حتی یفتح اللہ علینا، واللہ انھم لاذلّ واقل من لاقینا ، قد لقینا جمع مکۃ وجمع ھوازن . ففرق اللہ تلک الجموع وانما ھؤلآء ثعلب فی جحر. لو حصر نا ھم لماتوا فی حصنھم ھذا وکثر القول بینھم والاختلاف فمشوا الی ابی بکر فتکلموا، فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ: اللہ ورسولہ اعلم والامر ینزل علیہ من السماء فکلموا عمر فابی وقال: قد راینا الحدیبیۃ، ودخلنی فی الحدیبیۃ من الشک ما لا یعلمہ الا اللہ ، وراجعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم يومئذ بكلام ليت انى لم افعل وان اهلى ومالى ذهبا ثم كانت الخيرة لنا من الله فيما صنع فلم يكن فتح كان خيرا للناس من صلح الحديبية. بلا سيف دخل فيه من اهل الاسلام مثل من كان دخل من يوم بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يوم كتب الكتاب. فاتهموا الراى والخيرة فيما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولن اراجعه فى شىء من ذلك الامر ابدا والامر امر الله وهو يوحى الى نبيه ما يشاء.

(طائف کے محاصرہ کے دوران جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کبار صحابہ سے مشاورت کے بعد محاصرہ ختم کرنے کی منظوری دی تو) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کوچ کرنے کا اعلان کر دیا۔ کچھ مسلمان ایک دوسرے کی طرف جاتے ہوئے کہنے لگے: ہم واپس لوٹ رہے ہیں اور ابھی تک طائف فتح کیا نہیں تو ہمیں واپس نہیں لوٹنا چاہئے تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فتح عطا فرما دیتا۔ اللہ کی قسم جن لوگوں سے ہم جنگیں لڑ چکے ہیں یہ لوگ ان لوگوں کے مقابلہ میں کہیں کمزور اور کم تعداد میں ہیں۔ ہم مکہ اور بنی ہوازن کے جتھوں سے لڑ چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان جتھوں کی طاقت کو منتشر کر دیا تھا۔ اور یہ لوگ تو لومڑی کے بھٹ میں ہونے کی طرح ہیں۔ اگر ہم ان کا محاصرہ جاری رکھیں تو یہ اپنے مورچوں میں ہی مر جائیں گے۔ ان میں اس قسم کی کافی باتیں اور مختلف قسم کی گفتگو ہونے لگی۔ تو وہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور حکم تو آسمان ہی سے نازل ہوتا ہے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے بھی انکار کر دیا اور اور کہا: ہم نے حدیبیہ میں بھی منظر دیکھا تھا اور حدیبیہ

میں میرے ذہن میں ایسا شک پیدا ہوا جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔اور میں نے اس دن حضور صلی اللہ والہ وسلم سے کلام کیا کاش کہ میرے اھل وعیال اور میرا سارا مال چلا جاتا لیکن میں نے وہ باتیں نہ کی ہوتیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کام میں بہتری ظاہر ہوئی، تو وہ فتح صلح حدیبیہ سے زیادہ کسی طرح بھی بہتر نہ ہوتی۔مکہ مکرمہ میں مسلمان بغیر جنگ کے داخل ہو گئے اس کی مثل جس دن سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا اس دن سے لے کر صلح حدیبیہ کے لکھے جانے کے دن تک۔تو تم لوگ اپنی رائے کو باطل سمجھو اور بہتری اسی کام میں ہے جو کام حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے۔اور میں اس معاملہ میں کسی بھی کام میں کبھی بھی نہیں پڑوں گا اور حکم تو اللہ ہی کا ہے جو وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف وحی فرماتا ہے۔

۔کتاب المغازی (واقدی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 936۔

۔امتاع الاسماع (المقریزی) جزء 14 صفحہ نمبر 22۔

﴿185﴾

حضرت عثمان غنی حق پر ہیں یہ بات اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن حوالة قال: اتيت النبی صلی الله عليه وسلم وهو تحت دومة، وهو يكتب الناس ، فرفع رأسه فقال : يا ابن حوالة، اكتبک؟ قلت: ما خار الله لی ورسوله ، ثم جعل يُملی علی الكاتب، ثم رفع رأسه فقال: يا ابن حوالة اكتبک؟ فقلت: ما خار الله لی ورسوله ، ثم جعل يملی علی الكاتب، ثم رفع رأسه فقال: يا ابن خوالة، اكتبک

فقلت: ما خار الله لی ورسوله ، ثم جعل یملی علی الکاتب، ثم رفع رأسه فقال: اکتبک؟ فقلت: ما خار الله لی ورسوله ، فجعل یُملی علی الکاتب، فنظرت فی الکتاب فاذا فیه ابو بکر وعمر، فعلمت انهما لم یکتبا الا فی خیر، قال: یا ابن حوالة ، اکتبک؟ فقلت: نعم ، فکتبنی ثم قال یا ابن حوالة ، کیف انت وفتنة تکون باقطار الارض کانها صیاصی البقر، والتی تلیها کنفخة ارنب؟ قلت اللّٰه ورسوله اعلم قال: فانه یومئذ ومن معه علی الحق قال : فذهبت فَلَفَتُّهُ فاذا هو عثمان بن عفان ، فقلت: هذا یا رسول الله؟. فقال:نعم .

حضرت عبداللہ بن حوالہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ایک کھجور کے مشابہ درخت کے نیچے تشریف فرما تھے ۔اور لوگوں کو کچھ لکھ کر دے رہے تھے ۔آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا: اور فرمایا: اے ابن حوالہ تجھے بھی لکھ دوں؟ ۔میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں ۔ پھر آپ تحریر کی طرف متوجہ ہو گئے ۔آپ نے پھر اپنا سر مبارک اٹھایا: اور فرمایا: اے ابن حوالہ تجھے بھی لکھ دوں؟ ۔میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں ۔پھر آپ تحریر کی طرف متوجہ ہو گئے ۔پھر سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ تجھے بھی لکھ دوں؟ ۔میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں ۔پھر آپ تحریر کی طرف متوجہ ہو گئے ۔آپ نے پھر اپنا سر مبارک اٹھایا: اور فرمایا: اے ابن حوالہ تجھے بھی لکھ دوں؟ ۔میں نے عرض کیا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں ۔پھر آپ تحریر کی طرف متوجہ ہو گئے ۔چنانچہ میں نے کتاب میں

دیکھا کہ اس میں حضرت ابو بکر و عمر فاروق کا تذکرہ تھا میں جان گیا کہ ان دونوں کا تذکرہ سوائے بھلائی کے نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا: اے ابن حوالہ تجھے لکھ دوں؟۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے مجھے لکھ کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابن حوالہ تو کیسا ہو گا جب فتنہ زمین کے اطراف سے ہو گا گویا کہ وہ گائے کے سینگ ہوں گے جس کے ساتھ خرگوش کی سانسیں ملی ہوں۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ شخص اور جو اس کے ساتھ ہوں گے وہی حق پر ہوں گے۔ ابن حوالہ کہتے ہیں کہ میں گیا اور اس شخص کو موڑ کر دیکھا تو وہ عثمان بن عفان تھے۔ میں نے عرض کیا کیا یہی وہ شخص ہے؟۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔

۔فضائل الصحابۃ (احمد بن حنبل) حدیث نمبر 825۔

۔فضائل عثمان بن عفان (عبداللہ بن احمد بن حنبل) صفحہ نمبر 155۔

﴿186﴾

حرمت والے مہینوں کی عظمت

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

اقبل مشرکو مکة علی مسلمیهم فقالوا: یا معشر الصباة، الاترون ان اخوانکم استحلوا القتال فی الشهر الحرام واخذوا اسارانا و اموالنا انتم تزعمون انکم علی دین الله، أ فوجدتم هذا فی دین الله حیث أمن الخائف، وربطت الخیل، ووضعت الاسنة، وبدا الناس لمعاشهم. فقال المسلمون: اللّٰه ورسوله اعلم. وکتب مسلمو مکة الی عبدالله بن جحش ان المشرکین عابونا فی القتال واخذ الاسری و الاموال فی

الشهر الحرام فاسال رسول الله صلى الله عليه وسلم. : ألنا في ذلك متكلم، او انزل الله بذلك قرانا. فدفع عبدالله بن جحش الاسدي الكتاب الى النبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله عزوجل يسألونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير(سورة البقرة آيت 217) ولم يرخص في القتال.

مشرکین مکہ مسلمانوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اے صابیوں کے گروہ کیا تم اپنے بھائیوں کو نہیں دیکھتے جنہوں نے حرمت والے مہینے میں لڑائی کو حلال سمجھ لیا ہے۔ انہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنالیا اور ہمارا مال لوٹ لئے اس کے باوجود تم گمان کرتے ہو کہ تم اللہ کے دین پر ہو۔ کیا تم اللہ کے دین میں پاتے ہو کہ خوف زدہ امن پالے، گھوڑے باندھ دیئے جائیں، نیزے رکھ دیئے جائیں، اور لوگ اپنے ذرائع معاش اختیار کرلیں؟۔ مسلمانوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس کے بعد مکہ کے مسلمانوں نے حضرت عبداللہ بن جحش کو خط لکھا کہ مشرکین جنگ کے حوالے سے ہم پر عیب لگاتے ہیں کہ مسلمانوں نے حرمت والے مہینے مین لوگوں کو قیدی بنایا اور ان کے اموال لے لئے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھو کہ کیا اس میں ہمارے لئے کوئی گفتگو کرنا جائز ہے؟۔ کیا اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں اس کے بارے مین کوئی حکم جاری فرمایا ہے؟۔ تو حضرت عبداللہ بن جحش نے وہ خط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: يسألونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير(سورة البقرة آيت 217) قتال کی اجازت نہیں دی گئی۔

تفسیر مقاتل بن سلیمان تحت سورۃ البقرۃ آیت نمبر 217۔

﴿187﴾

مالِ غنیمت کا صحیح مصرف اور محبت وعنایتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن عبد الله بن زيد قال لما افاء الله على رسوله يوم حنين ما افاء قسم فى الناس فى المؤلفة قلوبهم ولم يعط الانصار شيئا فكانوا وجدوا فى انفسهم ان لم يصبهم ما اصاب الناس فخطبهم فقال يا معشر الانصار الم اجدكم ضلالا فهداكم الله بى وكنتم متفرقين فجمعكم الله بى وكنتم عالة فاغناكم الله بى كلما قال شيئا قالوا: الله ورسوله اعلم قال اما لو شئتم قلتم خضنا كذا وكذا اما ترضون ان يذهب الناس بالشاة والبعير وتذهبون برسول الله صل الله عليه وسلم الى رحالكم لو لا الهجرة لكنت امرأ من الانصار ولو سلك الناس واديا او شعبا لسلكت وادى الانصار وشعبهم الانصار اشعار والنا س اوبار انكم ستلقون بعدى اثرة فاصبروا حتى تلقونى على الحوض.

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے انہوں نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مال غنیمت عطا فرمایا تو آپ نے وہ مالِ غنیمت لوگوں میں مؤلفۃ قلوب کے طور پر تقسیم فرمادیا اس میں سے انصار کو کچھ بھی عطا نہیں فرمایا۔ تو انہوں نے دل میں کچھ ملال محسوس کیا کہ اگر وہ انہیں نہ پہنچتے تو ان لوگوں کو بھی کچھ نہ ملتا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے ہدایت نہیں دی؟ تم بکھرے ہوئے

تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے اکٹھا نہیں کیا؟۔ کیا تم تنگ دست نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے غنی نہیں کیا؟۔ آپ جب بھی یہ بات کہتے تو وہ لوگ کہتے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ ہم نے ایسے ایسے مصائب بھی جھیلے ہیں کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو لوگ بکریوں اور اونٹوں کو ساتھ لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے جاؤ۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو یقیناً میں بھی انصار میں سے ہی ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی یا ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار اونٹوں کے بالوں کی طرح قیمتی ہیں اور لوگ بھیڑوں کی اون کی طرح ہیں ۔ میرے بعد یقیناً تم بہت آزمائشیں دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ تم لوگ مجھے حوض کوثر پر آن ملو۔

۔البیان والتعریف (ابراہیم بن محمد دمشقی) حدیث نمبر 1409۔

﴿188﴾

''نعیم'' سے کیا مراد ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن یحیی وھو عبد لابن ابی کثیر قال: قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم: الھاکم التکاثر علی اصحابه فلما بلغ لتسئلن یومئذ عن النعیم قال: ھل تدرون ماذاک النعیم؟ قالوا: الله ورسوله اعلم. قال: بیت یقلک وخرقة تواری عورتک، کسرة تشدبھا صلبک ماسوی ذلک النعیم.

یحیی جو کہ ابن ابی کثیر کے غلام ہیں، ان سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے سامنے یہ سورۃ تلاوت فرمائی: الھاکم التکاثر جب آپ

لتسئلن یومئذ عن النعیم پر پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ نعیم سے کیا مراد ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تیرے سونے کے لئے گھر تیرا ستر ڈھانپنے کے لئے کپڑا اور تیرا کمر بند، اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب نعمتیں ہیں۔

۔تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ التکاثر آیت نمبر 8۔

﴿189﴾

شارب الخمر، زانی اور سارق کے لئے کیا احکامات ہیں

اللہ و رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن النعمان بن مرة، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم: قال: ما تقولون في الشارب ،والزاني ، والسارق وذالک قبل ان تنزل الحدود، فقالوا: الله ورسوله اعلم ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :هن فواحش و فيهن عقوبة .

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حدود کے احکامات نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: تم لوگ شرابی، چور اور زانی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ سب بے حیائی کے کام ہیں اور ان میں سزائیں بھی ہیں۔

۔مسند شافعی حدیث نمبر 790۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 209۔

﴿190﴾

ابورغال کون ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن اسماعیل بن امیة مر النبی صلی الله علیه وسلم بقبر ، فقال :أ تدرون ما هذا؟ قالوا: الله ورسوله اعلم ، قال: هذا قبر ابی رغال ، قالوا: ومن ابو رغال؟ قال: رجل کان من ثمود کان فی حرم الله ، فمنعه حرم الله عذاب الله، فلما خرج اصابه مااصاب قومه من الهلکة، فدفن هاهنا ودفن معه غصن من ذهب فابتدره القوم فبحثوا عنه فاستخرجوا الغصن .

اسماعیل بن امیہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ ابورغال کی قبر ہے صحابہ نے عرض کیا: ابورغال کون تھا؟۔ آپ نے فرمایا کہ وہ قوم ثمود کا ایک فرد تھا جو کہ حرم پاک میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کو عذاب دیا اور یہ حرم میں ہونے کی وجہ سے عذاب سے بچا رہا پس جب یہ حرم سے نکلا تو اس کو بھی وہی عذاب پہنچا جو اس کی قوم کو ہلاکت میں سے پہنچا تھا تو اس کو یہاں دفن کر دیا گیا اور اس کے ساتھ سونے کی ایک ٹہنی بھی دفن کر دی گئی تو لوگ اس کی قبر کو تلواروں سے کھودنے لگے تو اس کو تلاش کرتے کرتے انہوں نے وہ ٹہنی نکال لی۔

۔مصنف عبدالرزاق جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 454۔

۔تفسیر ابن جریر سورۃ الاعراف آیت نمبر 73۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ آیت نمبر 79۔

﴿191﴾

عظمت جمعہ کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن علقمة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا سلمان أ تدرى ما يوم الجمعة ؟. قال: قلت: الله ورسوله اعلم. قالها ثلاث مرات. فقلتها فى الثالثة هو اليوم الذى جمع فيه ابوكم آدم . فقال النبى صلى الله عليه وسلم : الا احدثكم عن يوم الجمعة ، لايتطهر رجل ثم يأتى الجمعة فيجلس و ينصت حتى يقضى الامام صلاته الا كانت كفارة ما بين الجمعة ما اجتنبت المَقْتَلَةُ .

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا سلمان کیا تو جانتا ہے کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ یہی پوچھا تو میں نے عرض کیا: آپ کے والد حضرت آدم علیہ سلام اسی دن بنائے گئے تھے۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جمعہ کے دن کے متعلق نہ بتاؤں؟۔ آدمی جمعہ کے دن اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے۔ پھر وہ مسجد آئے اور بیٹھ جائے اور خاموش رہے۔ جب تک امام اپنی نماز ادا نہ کرلے تو یہ تمام عمل جمعہ کے درمیان کفارہ ہوگا جب تک وہ کبائر سے بچتا رہے اور یہ تمام عمل قیامت تک کے لئے ہے۔

۔مسند ابن ابی شیبہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 305۔

۔مشکل الاثار (طحاوی) حدیث نمبر 3223۔

۔مسند البزار جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 491۔

۔شعب الایمان (بیہقی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 95۔

﴿192﴾

تسعۃ عشر سے کیا مراد ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن البراء قال ان رهطا من اليهود سألوا رجلا من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم عن خزنة جهنم فقال الله ورسوله اعلم فجاء فاخبر النبی صلی الله عليه وسلم فنزل عليه ساعتئذ "عليها تسعة عشر" (المدثر آيت 30).

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ یہودیوں کے ایک گروہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی ایک صحابی سے جہنم کے داروغوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی تو اس وقت آپ پر یہ آیت نازل ہوئی:

عليها تسعة عشر (المدثر آيت 30)

اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔

۔تفسیر ابن ابی حاتم حدیث نمبر 19039۔تحت سورۃ المدثر آیت نمبر 30۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ المدثر آیت نمبر 30۔

۔کتاب البعث والنشور (بیہقی) حدیث نمبر 446۔

﴿193﴾

بندوں سے شکوے کیوں ہیں

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن زید بن خالد الجهنی قال صلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة الصبح بالحدیبیة فی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم ؟. قالوا: الله ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی و کافر ، فأما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذالک مومن بی و کافر بالکوکب ، واما من قال مطرنا بنوء کذا و کذا فذالک کافر بی مؤمن بالکوکب.

حضرت زید بن خالد الجُہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حدیبیہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو اس وقت رات میں سے آسمان پر بارش کے آثار تھے جب آپ فارغ ہوئے تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح میرا بندہ یا تو مجھ پر ایمان رکھنے والا ہوتا ہے یا میرے ساتھ کفر کرنے والا ہوتا ہے۔ پس جس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ملی وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہوتا ہے۔ اور جس نے یہ کہا: فلاں فلاں ستارہ ایسے ایسے ہوا تو بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہوتا ہے

۔مسند الشافعی صفحہ نمبر 80۔

۔سنن کبریٰ (بیہقی) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 188۔

۔مشکاۃ حدیث نمبر 4596۔

﴿194﴾

یہود، نصاریٰ اور مسلمانوں کا افتراق

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

قال زادان ابو عمر قال لی علی رضی الله عنه: یا ابا عمر اتدری کم افترقت الیهود ؟قال: قلت: الله ورسوله اعلم فقال: افترقت علی احدی وسبعین فرقة کلها فی الهاویة الا واحدة وهی الناجیة ، أتدری علی کم افترقت النصاری ؟. قلت: الله ورسوله اعلم قال: افترقت علی ثنتین وسبعین فرقة کلها فی الهاویة الا واحدة هی الناجیة أتدری علی کم تفترق هذه الامة، قلت: الله ورسوله اعلم قال تفترق علی ثلاث وسبعین فرقة کلها فی الهاویة الا واحدة فهی الناجیة ثم قال علی رضی الله عنه :أ تدری علی کم تفترق فیّ ؟. قلت وانه لتفترق فیک یا امیر المومنین ؟. قال نعم تفترق فیّ اثنا عشر فرقة کلها فی الهاویة الا واحدة وهی الناجیة وأنت منهم یا أبا عمر.

ابو عمر زادان نے کہا کہ مجھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہود کتنے فرقوں میں بٹ گئے تھے؟۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ اکہتر فرقوں میں بٹ

گئے تھے۔ وہ تمام جہنمی ہیں سوائے ایک کے اور وہ ہی نجات پانے والا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ عیسائی کتنے فرقوں میں بٹ گئے تھے؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ وہ تمام جہنمی ہیں سوائے ایک کے اور وہ ہی نجات پانے والا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ امت کتنے فرقوں میں بٹ جائے گی؟۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ تہتر فرقوں میں بٹ جائیں گے اور تمام جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے اور وہ ہی نجات پانے والا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ یہ امت میری ذات کے حوالے سے کتنے فرقوں میں بٹ جائے گی؟۔ میں نے عرض کی اے امیر المؤمنین کیا آپ کی وجہ سے یہ امت فرقوں میں بٹے گی؟۔ آپ نے فرمایا یہ امت میری ذات کی وجہ سے بارہ فرقوں میں بٹے گی اور تمام جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے اور وہی نجات پانے والا ہوگا اور اے ابوعمر تو انہیں نجات پانے والوں میں سے ہوگا۔

تفسیر الکشف والبیان (ثعلبی) تحت سورۃ الانعام آیت نمبر 157۔

۔السنۃ (محمد بن نصر مروزی) حدیث نمبر 47۔

۔الدرر السنیۃ فی الکتب النجدیۃ جزء نمبر 11 صفحہ نمبر 400۔

﴿195﴾

چڑیا کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام

اللہ و رسول خوب جانتے ہیں

عن ابی فدیک قال بلغنی ان سلیمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا، فرای عصفورا یرید عصفورۃ علی السفاد وھی تمتنع،

فضرب بمنقاره الى الارض ثم رفعه الى السماء ، فقال سليمان: هل تدرون ماقال لها ؟ قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم. فقال: قال لها: ورب السموات والارض ، ما اريد سفدا لک ، ولكن اردت ان يكون من نسلي و نسلكِ من يسبح الله في الارض.

ابن فدیک سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ سلام تشریف فرما تھے کہ آپ نے ایک چڑے کو دیکھا جو اپنی مادہ سے جفتی ہونا چاہتا تھا لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ تھی تو اس نے اپنی چونچ زمین پہ ماری اور پھر منہ آسمان کی طرف کیا۔ حضرت سلیمان علیہ سلام نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا؟۔ سب نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے چڑیا سے کہا: آسمانوں اور زمین کے رب کی قسم میں صرف جفتی نہیں ہونا چاہتا تھا بلکہ میں چاہتا تھا کہ میری اور تیری نسل میں سے ایسی اولاد پیدا ہو جو زمین میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی رہے۔

۔مقتل امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ (ابن ابی الدنیا) صفحہ نمبر 108۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 273۔

۔المجالسۃ وجواہر العلم (دینوری مالکی) جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 106۔

﴿196﴾

بلبل کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام

اللہ ورسول خوب جانتے ہیں

عن مالک بن دينار ، قال: خرج سليمان بن داؤد عليهما السلام في موكبه فمر ببلبل على غصن شوك يصفر ويضرب بذنبه فقال: أ

تدرون ما يقول ؟ قالوا: اللّٰه ورسوله اعلم، قال: فانه يقول : قد اصبت اليوم نصف تمرة فعلى الدنيا العفا .

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام اپنی سواری پر نکلے تو ایک کانٹے دار درخت کی شاخ پر بیٹھی ہوئی ایک بلبل کے پاس سے گذرے جو کہ اپنی دُم مارتے ہوئے چہچہا رہی تھی۔ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ کیا کہتی ہے؟۔ آپ کے ساتھیوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بلبل کہتی ہے: آج کے دن مجھے نصف نصف پھل مل گیا ہے اس لئے اب دنیا پر سلامتی ہے۔

۔حلیۃ الاولیاء (ابونعیم) جلدنمبر 2 صفحہ نمبر 378۔

۔تاریخ دمشق (ابن عساکر) جلدنمبر 22 صفحہ نمبر 286۔

۔صفۃ الصفوۃ (ابن جوزی) جلدنمبر 3 صفحہ نمبر 287۔

﴿197﴾

طوطی کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام

اللہ ورسول خوب جانتے ہیں

صاح طوطی بحضرة سليمان فقال تدرون مايقول قالوا: اللّٰه و رسوله اعلم قال يقول كل حی ميت و كل جديد بال .

ایک طوطی حضرت سلیمان علیہ سلام کی خدمت میں آکر چہچائی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ کیا کہتی ہے؟۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سب

سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشادفرمایا:وہ کہتی ہے ہر زندہ مرنے والا ہے اور ہر نیا پرانا ہونے والا ہے۔

۔فیض القدیر(مناوی) جلدنمبر1 صفحہ نمبر102۔

﴿198﴾

قمری کا واقعہ اور حضرت سلیمان علیہ سلام

اللہ ورسول خوب جانتے ہیں

عن كعب الاحبار قال: صاح ورشان عند سليمان بن داود فقال اتدرون ما يقول هذا؟. قالوا الله ورسوله اعلم، قال: يقول : لدوا للموت وابنوا للخراب.

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ سلام کے پاس ایک قمری چہچہائی۔آپ نے فرمایا: اس نے کیا کہا؟۔لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشادفرمایا: وہ کہتی ہے: ہر پیدا شدہ جاندار کا انجام موت اور ہر عمارت کا انجام اجڑنا ہے۔

۔المقاصد الحسنۃ (سخاوی) صفحہ نمبر529۔

۔کشف الخفاء(العجلونی) جلدنمبر2 صفحہ نمبر140۔

﴿199﴾

حام بن نوح کا واقعہ اور حضرت عیسیٰ علیہ سلام

اللہ ورسول خوب جانتے ہیں

عن ابن عباس، قال: قال الحواريون لعيسى ابن مريم: لو بعثت لنا

رجلا شهد السفينة فحدثنا عنها قال: فانطلق بهم حتى انتهى بهم الى كثيب من تراب، فاخذ كفا من ذلک التراب بكفه، قال: أ تدرون ماهذا ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم. قال هذا كعب حام بن نوح قال فضرب الكثيب بعصاه، قال: قم باذن الله! فاذا هو قائم ينفض التراب عن رأسه قد شاب، قال له عيسى: هكذا هلكت؟ قال: لاولكن مت و اناشاب، ولكنی ظننت انها الساعة، فمن ثَمَّ شِبْتَ. قال: حدثنا عن سفينة نوح. قال: كان طولها الف ذراع و مائتی ذراع، وعرضها ست مائة ذراع: وكانت ثلاث طبقات، فطبقة فيها الدواب والوحش، وطبقة فيها الانس، و طبقة فيها الطير. فلما كثر ارواث الدواب، اوحى الله الى نوح ان اغمز ذنب الفيل، فغمزه فوقع منه خنزير و خنزيرة، فاقبلا على الروث. فلما وقع الفار بجرز السفينة يقرضه، اوحى الله الى نوح ان اضرب بين عينی الاسد، فخرج من منخره سنور و سنورة، فاقبلا على الفار، فقال له عيسى : كيف علم نوح ان البلاد قد غرقت ؟ قال: بعث الغراب ياتيه بالخبر. فوجد جيفة فوقع عليها، فدعا عليه بالخوف، فلذلک لايالف البيوت قال: ثم بعث الحمامة فجاء ت بورق زيتون بمنقار ها وطين برجليها، فعلم ان البلاد قد غرقت قال : فطوقها الخضرة التی فی عنقها، ودعا لها ان تكون فی انس و امان، فمن ثم تألف البيوت. قال: فقلنا يا رسول الله الا ننطلق به الى اهلينا، فيجلس معنا، ويحدثنا ؟ قال: كيف يتبعكم من لا رزق له؟ قال: فقال له: عد باذن الله، قال: فعاد ترابا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حواریوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ کاش آپ کسی ایسے مردہ کو زندہ کردیتے جس نے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی کشتی دیکھی ہو تو وہ ہمیں اس کے بارے میں معلومات دیتا۔ آپ انہیں لے کر چلے۔ ایک مٹی کے ٹیلہ پر پہنچ کر وہاں کی مٹی اٹھائی اور فرمایا کیا جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ مٹی حام بن نوح کی ایک پنڈلی کی ہے۔ پھر آپ نے اپنی لاٹھی ٹیلے پر مار کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو۔ اسی وقت ایک بوڑھا سا آدمی اپنے سر سے مٹی جھاڑتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو بڑھاپے میں مرا تھا؟۔ اس نے کہا کہ نہیں مرا تو جوانی میں تھا لیکن دل میں قیامت کی دہشت بیٹھ گئی کہ ابھی قیامت قائم ہو گئی ہے اسی دہشت نے بوڑھا کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اچھا ہمیں نوح علیہ السلام کی کشتی کے بارے میں بتلاؤ!۔ اس نے کہا کہ وہ بارہ سو ہاتھ لمبی اور اور چھ سو ہاتھ چوڑی تھی۔ اس کے تین درجے تھے۔ ایک درجہ میں چوپائے اور جانور تھے، دوسرے درجہ میں انسان اور چوپائے تھے اور تیسرے درجہ میں پرندے تھے۔ جب جانوروں کا گوبر پھیل گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف حکم فرمایا کہ ہاتھی کی دم ہلاؤ!۔ آپ کے دم ہلاتے ہی خنزیر نر اور مادہ نکل آئے اور وہ گوبر کھانے لگے۔ چوہوں نے جب اس کشتی کے تختے کترنا شروع کیے تو حکم ہوا کہ شیر کی پیشانی کو انگلی لگائیں۔ اس سے بلی کا جوڑا نکلا اور وہ چوہوں کی طرف لپکا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے سوال کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام کو شہروں کے غرق ہو جانے کی خبر کیسے ملی؟۔ اس نے جواب دیا کہ آپ نے کوا بھیجا تا کہ خبر لائے لیکن وہ جا کر ایک مردار پر بیٹھ گیا اس نے واپسی میں تاخیر کر دی۔ آپ نے اس کے لئے ہمیشہ ڈرتے رہنے کی بددعا فرمائی۔ اسی لئے کوا گھروں سے مانوس نہیں ہوتا۔

پھر آپ نے کبوتر بھیجا اور وہ اپنی چونچ میں زیتون کا پتہ اور اپنے پنجوں کے ساتھ گیلی مٹی لایا۔ اس سے شہروں کی غرقابی کے بارے میں آپ کو معلوم ہوا۔ آپ نے اس کی گردن میں خضرہ کا ہار ڈال دیا اور اس کے لئے امن وانس کی دعا کی اسی لئے وہ گھروں کے ساتھ مانوسیت رکھتا ہے۔ حواریوں نے کہا: اے اللہ کے رسول آپ انہیں ہمارے ہاں لے چلیں تا کہ یہ ہمارے ساتھ بیٹھے اور ہمیں مزید باتیں سنائے۔ آپ نے فرمایا: کہ یہ تمہارے ہاں کیسے آسکتا ہے جب کہ اس کا رزق ہی نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو جا۔ وہ اسی وقت مٹی میں لوٹ گیا۔

۔تفسیر ابن جریر تحت سورۃ ھود آیت نمبر 38۔

۔تفسیر قرطبی تحت سورۃ ھود آیت نمبر 38۔

۔تفسیر ابن کثیر تحت سورۃ ھود آیت نمبر 38۔

﴿200﴾

سب سے افضل نفقہ کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

عن مورق العجلی، عن رسول اللہ علیہ السلام قال: ھل تعلمون نفقة افضل من نفقة فی سبیل اللہ ؟ قالوا: اللّٰہ ورسولہ اعلم ،قال: نعم نفقة علی الوالدین ؛ فان دعاء ھما بالخیر ینبت الاصل وینبت الفرع، وانّ دعاء ھما بالشر ییبس الاصل .

حضرت مورق العجلی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو بھی خرچ کیا جائے اس میں سے خرچ

کرنے کا سب سے افضل ترین مقام کون سا ہے؟۔صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین خرچ کرنے کا مقام والدین ہیں اگر وہ بھلائی کی دعا دیں تو وہ جڑ کی نشو ونما بھی کرتی ہے اور شاخوں کی بھی۔اور اگر وہ بد دعا دیں تو جڑ ہی سوکھ جاتی ہے۔

۔الجامع لابن وھب حدیث نمبر 124۔

﴿201﴾

ام الکتاب میں کیا ہے

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

حدثنا عبد الواحد بن سليم، قال قدمت مكة فلقيت عطاء بن ابى رباح فقلت له، يا ابا محمد، ان اهل البصرة يقولون فى القدر، قال يا بنى أتقرا القران ؟ قلت : نعم قال : فاقرأ الزخرف، قال فقرأت:حم والكتاب المبين انا جعلناه قرانا عربيا لعلكم تعقلون وانه فى ام الكتاب لدينا لعلي حكيم . فقال أتدرى ماام الكتاب؟. قلت: الله ورسوله اعلم ، قال: فانه كتاب كتبه الله قبل ان يخلق السموات وقبل ان يخلق الارض ، فيه ان فرعون من اهل النار، وفيه تبت يدا ابى لهب وتب .

حضرت عبد الواحد بن سلیم نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں آیا۔میں عطاء بن ابی رباح سے ملا۔میں نے ان سے کہا اے ابو محمد بصرہ والے لوگ تقدیر کے بارے میں عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں۔انہوں نے کہا اے میرے بیٹے کیا تو قرآن پڑھتا ہے۔میں نے

کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا: سورۃ الزخرف پڑھو میں نے پڑھنا شروع کی: حم و الکتاب المُبین انا جعلناہ قرانا عربیا لعلکم تعقلون و انہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم انہوں نے کہا: تو جانتا ہے کہ ام الکتاب کیا ہے؟۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ اسی کتاب میں ہے جس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے تقدیر کو آسمانوں اور زمین سے پہلے لکھ دیا تھا۔ اس میں لکھ دیا گیا تھا فرعون جہنمیوں میں سے ہے، اس میں ہے تبت یدا ابی لھب و تب

سنن ترمذی کتاب القدر باب الرضا بالقضاء۔

۔القضاء والقدر (بیہقی) حدیث نمبر 460۔

۔جامع الاصول حدیث نمبر 7576۔

۔مرہم العلل المعضلۃ (عبداللہ بن اسعد یافعی) صفحہ نمبر 139۔

﴿202﴾

امت مصطفیٰ کی تعداد کتنی جنتی ہے ام الکتاب میں کیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

الشعبی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أیسرکم ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم. قال أیسرکم ان تکونوا نصف اھل الجنۃ؟ قالوا: اللہ ورسولہ اعلم. قال فان امتی ثلثا اھل الجنۃ و الناس یومئذ عشرون ومائۃ صف وان امتی من ذلک ثمانون صفا.

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مرسلا روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ بات خوش کرتی ہے کہ تمہاری تعداد جنت میں

ایک تہائی ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ بات خوش کرتی ہے کہ تمہاری تعداد جنت میں نصف ہو؟۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسّی صفیں میری امت کی ہوں گی۔

۔کتاب الزھد (عبداللہ بن مبارک) جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 113۔

۔مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 315۔

۔التذکرہ (قرطبی) صفحہ نمبر 831۔

﴿203﴾

بضع سے کیا مراد ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

روی الشعبی ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام قال لاصحابۃ کم البضع ؟. قالوا: اللّٰہ ورسولہ اعلم . قال: ما دون العشرۃ .

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بضع (چند) کتنا ہوتا ہے؟۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو دس سے کم ہو۔

۔تفسیر کبیر (رازی) تحت سورۃ یوسف آیت نمبر 42۔

﴿204﴾

ملاء الاعلیٰ میں جھگڑا کیوں؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن الحسن رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ھل تدرون فیم یختصم الملاء الاعلی قالوا: اللّٰہ ورسولہ اعلم، قال: یختصمون فی الکفارات الثلاث اسباغ الوضوء فی المکروھات، المشی علی الاقدام الی الجماعات وانتظار الصلاۃ بعد الصلاۃ.

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ عرش کے فرشتے آپس میں کس بات پر بحث کر رہے ہیں؟ ۔صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تین چیزوں کے ثواب کے بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں: مکروھات میں مکمل وضوء کرنا، جماعت کی طرف اٹھنے والے قدم اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنے کے اجر کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔

تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ ''ص'' آیت نمبر 67۔

﴿205﴾

لمم کیا ہے؟

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

عن الحسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اتدرون ما

اللمم؟ . قالوا: اللّٰہ ورسولہ اعلم قال: هو الذی یلم بالخطرة من الزنا ثم لا یعود ویلم بالخطرة من شرب الخمر ثم لا یعود ویلم بالسرقة ثم لا یعود .

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لـمم کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ زنا کے خطرہ کے ساتھ ایسی ملامت ہے کہ انسان دوبارہ زنا نہ کرے اور وہ شراب پینے کا خطرہ ہے اور ایسی ملامت کرے کہ انسان دوبارہ نہ شراب نہ پیئے اور چوری کی ملامت ہے کہ انسان اس ملامت کے ساتھ دوبارہ چوری نہ کرے

۔ تفسیر الدر المنثور (سیوطی) تحت سورۃ النجم آیت نمبر 31۔

﴿206﴾

صحابہ کرام کا عقیدہ:

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

قالوا: اللّٰہ ورسولہ اعلم فیہ حسن ادب الصحابة رضی الله عنهم حیث لم یبدوا زایا عنده صلی الله علیه وسلم. بل ردوا العلم الی الله ورسوله

صحابہ کرام نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حسن ادب ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں اپنا علم ظاہر نہ کرو بلکہ علم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف ہی لوٹا دو۔ (حدیث نمبر 189 کی طرف اشارۃ)

۔ شرح مؤطا امام مالک (زرقانی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 579۔

﴿207﴾

صحابہ کرام کا عقیدہ: تیرے حالات
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قوله: الله ورسوله اعلم ای منک ومنا بحالک وحالنا ، اشارت بحسن عقلها الی ان لا ینبغی التحیر والحزن فانه اعلم فلما جاء بالناس لا بد ان یظهر امر خارق العادة .

ان کا یہ کہنا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یعنی تجھ سے اور ہم سے تیرے حال سے اور ہمارے حالات سے۔ یہ اس صحابیہ کے حسنِ عقل کی علامت ہے اس بات کی طرف کہ حیرت اور غم نہیں ہونا چاہئے کیوں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ جب وہ لوگوں کے ساتھ آئے تو ضروری ہو گیا تھا کہ وہ خرق عادت (معجزہ) دکھائیں۔ (حدیث نمبر 83 کی طرف اشارہ)

۔التعلیق المجد شرح مؤطا امام محمد حاشیہ (لکھنوی) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 399۔

﴿208﴾

یوم القر کیا ہے؟
اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

واما یوم القر فقال فی المصباح قیل الیوم الاول من ایام التشریق یوم القر لان الناس یَقِرُّون فی مِنًی ای یوم هذا سأل عنه وهو عالم به لتکون الخطبة اوقع فی قلوبهم واثبت. الله ورسوله اعلم هذا من حسن الادب فی الجواب للاکابر والاعتراف بالجهل. (حدیث نمبر 142 کی طرف اشارہ)

جہاں تک یوم القر کی بات ہے مصباح اللغات میں ہے کہ اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یوم القر سے مراد ایام تشریق کا پہلا دن مراد ہے۔یوم القر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس دن لوگ منی میں ٹھہرتے ہیں۔تو جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ آج کون سا دن ہے؟۔تو آپ اس چیز کو یقیناً جاننے والے تھے تو یہ اس لئے پوچھا تا کہ خطبہ ان کے دلوں میں بیٹھ جائے اور مضبوط ہو جائے۔صحابہ کرام کا یہ کہنا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہ اکابرین کے جواب میں ان کے حسن ادب اور اپنی کم مائیگی کا اعتراف ہے۔

۔عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 301۔

﴿209﴾

صحابہ کرام کا عقیدہ:

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

انھم اجابوہ عن کل سؤال بقولھم: اللہ ورسولہ اعلم.

وذلک من حسن ادبھم لانھم علموا انہ لا یخفی علیہ ما یعرفونہ من الجواب.

اور صحابہ کرام ان الفاظ کے ساتھ ہر سوال کا جواب دیتے تھے کہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔اور یہ ان کے حسن ادب کا اظہار ہے کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ کہ جس جواب کی انہیں پہچان نہیں ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مخفی نہیں ہے۔ (حدیث نمبر 142 کی طرف اشارہ)

۔فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 159۔

﴿210﴾

صحابہ کرام کا عقیدہ:

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

الحاصل انهم اجابوا بما عندهم من العلم بحسب عرف اهل الدنيا كما يدل عليه قولهم فينا غَفَلُوْا عن امر الآخرة و كان حقهم ان يقولوا : الله ورسوله اعلم لان المعنى الذى ذكروه كان واضحا عنده صلى الله عليه وسلم .فلما اجابوه اى الحقيقي او المفلس في الاخرة الخ.

حاصل کلام یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پوچھنے پر صحابہ کرام نے جواب دیا اس کے مطابق جو علم ان کے پاس تھا جیسا کہ ان کا قول ہمارے ہاں عام مروجہ اصطلاح کے مطابق تھا لیکن وہ اس وقت آخرت کے معاملہ میں بے خبر تھے۔ تو ان پر یہی حق تھا کہ وہ کہتے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے مفلس کا جو مطلب بیان کیا وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نزدیک بھی واضح تھا اور جب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جواب دیا جو ان کے نزدیک حقیقی تھا یعنی حقیقی مفلس یا آخرت میں مفلس (کون ہے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کی اصلاح فرمادی) الخ۔

۔مرقاۃ شرح مشکاۃ (ملا علی قاری) باب الظلم۔
۔تحفۃ الاحوذی (عبدالرحمٰن مبارکپوری) جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 86۔

﴿211﴾

حضرت ابوقتادہ کا عقیدہ:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ان الایمان لکونه قلبیا لا سبیل الی علمه والجزم به بخلاف الاسلام لتعلقه بالظاهر، ولذا اجابه ابو قتادة بقوله: اللّٰه ورسوله اعلم احب الله ورسوله مجتهما طاعة امرهما ومنها الایمان وفعل الطاعات وترک مخالفتهما.

بے شک ایمان دل میں راسخ ہو جائے کہ اس کے علم اور یقین کی طرف کوئی راستہ باقی نہ رہے بخلاف اسلام کے ظاہری تعلق کے۔اسی لئے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت، اللہ اور اس کے رسول کے معاملہ کی اطاعت اور ان پر ایمان، اطاعت والے کام کرنا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مخالفت ترک کرنا۔ (حدیث نمبر 181 کی طرف اشارہ)

۔دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین (محمد علی بن محمد البکری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 126۔

﴿212﴾

یہ نہ کہو: اللہ جانے پھر رسول جانے بلکہ کہو

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

القاء السائل علی الطلبة لیمتحنهم، کما القی النبی علیه الصلاة والسلام المسالة علی عمر رضی الله عنه. وفیه ایضا: جواز قول الانسان: اللّٰه ورسوله اعلم، ولا یلزمه ان یقول: الله ثم رسوله اعلم، لان

علـم الشـريـعة الذى يصل الى النبى عليه الصلاة والسلام. من علم الله، فـعـلم الرسول من علم الله. سبحانه وتعالى . فصح ان يقال: الله ورسوله اعلم، كـمـا قال الله تعالى: ولو انهم رضوا ما اتاهم الله ورسوله: (التوبة: الاية 59)، ولـم يـقـل: ثم رسوله، لان الايتاء هنا ايتاء شرعى، وايتاء النبى صـلى الله عليه وسلم الشرعى من ايتاء الله. فالمسائل الشرعية يجوز ان تقول: الله ورسوله اعلم، بدون "ثم".

بعض دفعہ سائل طلباء سے ان کے امتحان کی غرض سے پوچھتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا۔ اور اس میں یہ جواز بھی ہے کہ انسان یہ بات کہے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور یہ چیز نہیں ہونی چاہئے کہ انسان یہ بات کہے: اللہ تعالیٰ جانے پھر اس کا رسول جانے۔ یہ علم شریعت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہنچا تو علم رسول علم خدا ہوا تو یہ درست ہے کہ یہ کہا جائے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کاش کے وہ راضی ہو جاتے اس پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے انہیں دیا (التـوبة: الاية 59) اور یہ نہیں کہنا چاہیے" پھر اس کے رسول" کیوں کہ یہاں پر عطا کا ذکر ہے اور یہ شریعت کی طرف سے عطا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شریعت کی عطا اللہ تعالیٰ ہی کی عطا سے ہے۔ چنانچہ شرعی مسائل میں بھی جائز ہے کہ تو یہ کہہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ "ثم" "یعنی" "پھر" کا لفظ بولے بغیر۔

(حدیث نمبر 1 کی طرف اشارہ)

۔شرح ریاض الصالحین (العثیمین) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 483۔

﴿213﴾

علم کی نشانی: یہ کہو

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

مات (مامون) بطرسوس ودفن بها ثم استخلف بعده اخوه المعتصم فامتحن الناس ونهض باعباء المحنة قاضيه احمد بن داؤود و ضربوا الامام احمد ضربا مبرحا فلم يجبهم وناظروه وجرت امور صعبة. من اراد ان يتأملها ويدرى ما ثَمَّ كما ينبغى فليطالع الكتب والتواريخ والا فليجلس فى بيته ويدع الناس من شره وليسكت بحلم او لينطق بعلم فلكل مقام مقال ولكل نزال رجال وان من العلم ان تقول لما لا تعلم : الله ورسوله اعلم .

جب مامون طرسوس میں مر گیا اور وہاں دفن کر دیا گیا تو اس کے بعد اس کے بھائی معتصم کو خلیفہ بنالیا گیا اس نے لوگوں کو تکالیف دینی شروع کیں اور اس کے قاضی احمد بن داؤد نے لوگوں پر مصائب کے پہاڑ توڑنے کی ذمہ داری اٹھائی اور امام احمد کو جان لیوا ضربیں لگائیں لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا انہوں نے آپ سے مناظرہ کیا۔ اور انتہائی تکلیف دہ معاملات چلے۔ جو کوئی ان معاملات میں غور کرنا اور جاننا چاہے کہ درست کیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ دینی کتب اور تاریخ کا مطالعہ کرے وگرنہ گھر میں بیٹھ جائے لوگوں کو شر پہچانا چھوڑ دے اور بردباری کے ساتھ خاموش رہے یا علم کے ساتھ بولے۔ کیوں کہ ہر مقام پر کلام کا موقع ہوتا ہے اور مقابلہ کے لئے لوگ ہوتے ہیں اور علم کی نشانی یہ ہے کہ جو تو نہیں جانتا تو یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

؎ العلو للعلی الغفار (ذھبی) صفحہ نمبر 162۔

﴿214﴾

بلغاء کا طریقہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

ان عادة البلغاء ان الكلام اذا كان مُنَصَّبًا لغرض من الاغراض جعلوا سياقه له وكأنّ ما سواه مطروح، فهاهنا ذكر الشهادتين ليس مقصودا؛ لان القوم كانوا مؤمنين مُقِرِّينَ بكلمة الشهادة؛ بدليل قولهم: اللّٰه ورسوله اعلم.

بلغائے عرب کی یہ عادت ہے جب اغراض میں سے کسی بڑی غرض کے لئے بڑا کلام لانا ہو تو اس کے لئے اس کا ایک سیاق بناتے ہیں۔ گویا کہ اس کے بغیر کلام کی ایسی اہمیت نہیں ہے۔ اس مقام پر ذکر شہادتین مقصود نہیں کیوں کہ مومنین کلمہ شہادت کا اقرار کرتے ہیں۔ ان کے قول کی اس دلیل کے ساتھ جو وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ (حدیث نمبر 1 کی طرف اشارہ)

۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ملا علی قاری) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 90۔

۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (عینی) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 307۔

﴿215﴾

امام حاتم الاصم کا فتویٰ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

قوله: فردوه الى الله والرسول وقال الاصم: معناه ما لا تعلمونه فقولوا: اللّٰه ورسوله اعلم. وهذا ان اراد به فيما لا سبيل لبشر الى معرفته.

ان کا قول'' اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو '' امام حاتم اصم نے کہا: جو کچھ تمہیں نہ آتا ہو اس کے بارے میں کہہ دو: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور یہ وہ الفاظ ہیں کہ ان کے ساتھ ایسی چیزوں کی پہچان کا ارادہ کیا جاتا ہے جن کی پہچان کا کوئی اور راستہ نہ ہوتا۔

تفسیر الراغب الاصفہانی تحت سورۃ النساء آیت نمبر 59

﴿216﴾

امام ذہبی کا فتویٰ: مشکل سوال کے جواب میں کہو: اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

قال الذهبی: لما سمع ابن عساکر بوفاة الاسفرایینی املی مجلسا فی المعنی، سمعناه بالاتصال، فینبغی للمسلم ان یستعیذ من الفتن، ولا یشغب بذکر غریب المذاهب لا فی الاصول ولا فی الفروع، فما رایت الحرکة فی ذلک تحصل خیرا، بل تثیر شرا وعدواة ومقتاً للصلحاء والعباد من الفریقین، فتمسک بالسنة، والزم الصمت، ولا تخض فیما لا یعنیک، وما اشکل علیک فَرُدَّهُ الی اللهِ ورسوله، وَقِفْ وَقُل: الله ورسوله اعلم.

امام ذھبی نے کہا: جب ابن عساکر نے امام اسفرائینی کی وفات کی خبر سنی تو ساری مجلس اس مطلب سے لبریز ہوگئی جو ہم نے ابن عساکر سے سنا تھا (غم سے معمور)۔ تو ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ فتنوں سے پناہ مانگتا رہے اور فتنہ پیدا کرنے کی کوشش نہ کرے اجنبی مذاہب کی باتوں کے ذکر سے نہ ہی اصول میں اور نہ ہی فروعات میں۔ کیوں کہ میں نے اس حرکت میں خیر نہیں دیکھی بلکہ اس میں شر اور عداوت، صلحاء کے لئے باعث نفرت

اور لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کرنے ہی کے اثرات دیکھے ہیں تو ضروری ہے کہ سنت پر مضبوطی اختیار کی جائے اور خاموشی کو لازم پکڑا جائے۔ اور بے کار باتوں کی طرف بالکل غور نہ کیا جائے۔ اور جو چیز تجھے مشکل میں ڈالے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو اور توقف کرو اور کہو: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

۔سیر اعلام النبلاء (ذہبی) جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 11۔

۔حاشیہ تاریخ اسلام (ذہبی) جلد نمبر 36 صفحہ نمبر 484۔

﴿217﴾

محمد بن عبدالوھاب نجدی کا فتویٰ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں

حاشا كلام الله و كلام رسول من التضاد الواجب على المومن فى مثل هذا ان يحسن الظن بكلام الله و كلام رسوله، ويقول كما امر الله: آمنا به كل من عند ربنا (ال عمران آيت 7) فاذا تبين له الحق فليقل به وليعمل به، والا فليمسك وليقل: الله ورسوله اعلم فان الله تعالى ابتلى الناس بالمتشابه كما ابتلاهم بالمحكم.

محمد بن عبدالوھاب نجدی نے کہا: اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ سارے کا سارے برحق ہے اور ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے۔ مومن پر لازم ہے کہ اس قسم کی باتوں میں اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام کے ساتھ حسن ظن رکھے۔ اور وہ کہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: امنا به كل من

عند ربنا (ال عمران آیت 7)۔ پس جب اس کے لئے حق واضح ہو جائے تو اس کو حق بات ہی کہنی چاہئے اور اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ وگرنہ وہ رک جائے اور اسے یہی کہنا چاہئے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو متشابہات سے آزماتا ہے جیسے لوگوں کو محکم آیات سے آزماتا ہے۔

۔فتاوی مسائل محمد بن عبدالوھاب نجدی صفحہ نمبر 34۔

۔عقیدہ محمد بن عبدالوھاب (صلح بن عبداللہ العبود) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 311۔

۔موسوعۃ البحوث والمقالات العلمیۃ فصل الخطاب فی عقیدۃ محمد بن عبدالوھاب صفحہ نمبر 8۔

﴾218﴿

ابن باز کا فتویٰ: صحابہ کرام کا عقیدہ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

کان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم و رضى الله عنهم اذا سألهم الرسول صلى الله عليه وسلم عن شیء لا یعلمونه قالوا: الله ورسوله اعلم . وما ذاک الا لکمال علمهم وایمانهم ، وتعظیمهم لله عزوجل، وبعدهم عن التکلف .

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب صحابہ کرام سے ایسی بات پوچھتے جو انہیں معلوم نہ ہوتی تو وہ جواب مین کہتے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور یہ چیز ان کے علم اور ایمان کے کامل ہونے، اللہ تعالیٰ کی ذات کی تعظیم اور تکلفات سے دور ہونے کی علامت ہے۔

۔مجموع فتاوی ابن باز جزء نمبر 1 صفحہ نمبر 255۔

۔مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ (المدینۃ المنورۃ) جزء نمبر 3 صفحہ نمبر 20۔

﴿219﴾

حمد بن ناصر نجدی کا فتویٰ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں

من اعظم التکلف ان یتکلم الانسان بما لا یعلم و الواجب علی الانسان ان یتکلم فی دین اللہ بما یعلم فان لم یکن عندہ علم فلیقل: اللّٰہ ورسولہ اعلم، ولا تستحی من قول : لا ادری .

حمد بن ناصر نجدی نے کہا: انسان کے لئے سب سے بڑی تکلیف دہ بات یہ ہے وہ ایسی بات کہے جو وہ خود نہیں جانتا۔ لہٰذا انسان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں ایسی بات کہے جو وہ جانتا ہے۔ اگر اس کے پاس علم نہ ہو تو وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور یہ بات کہنے میں نہ ہچکچائے کہ: ''میں نہیں جانتا''۔

۔مجموعۃ الرسائل والمسائل (حمد بن ناصر نجدی التمیمی) صفحہ نمبر 124۔

ماخذ و مراجع

تفسیر مقاتل بن سلیمان از مقاتل بن سلیمان الازدی متوفی 150ھ
تفسیر ابن وھب از عبد اللہ بن وھب القرشی متوفی 197ھ
تفسیر طبری از ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی 310ھ
تفسیر القران العظیم از ابو محمد عبد الرحمن بن محمد ابن ابی حاتم متوفی 327ھ
تفسیر الکشف والبیان از احمد بن محمد الثعلبی متوفی 427ھ
تفسیر الراغب از ابو القاسم الحسین بن محمد الراغب اصفہانی متوفی 502ھ
تفسیر معالم التنزیل از ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی متوفی 510ھ
تفسیر کبیر از ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن الرازی متوفی 606ھ
تفسیر الجامع لاحکام القران از ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی 671ھ
تفسیر القران العظیم از ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر متوفی 774ھ
تفسیر السراج المنیر از محمد بن احمد الخطیب الشربینی متوفی 877ھ
تفسیر الدر المنثور از عبد الرحمن بن ابی بکر جلال السیوطی متوفی 911ھ
تفسیر روح البیان از اسماعیل حقی متوفی 1127ھ
تفسیر البحر المدید از ابو العباس احمد بن محمد ابن عجیبہ متوفی 1224ھ
تفسیر مظہری از محمد ثناء اللہ المظہری متوفی 1225ھ
تفسیر فتح القدیر از محمد بن علی الشوکانی متوفی 1250ھ
تفسیر روح المعانی از شہاب الدین محمود آلوسی متوفی 1270ھ
تفسیر فتح البیان از صدیق خان بن حسن بھوپالی متوفی 1307ھ
تفسیر الوسیط از محمد سید الطنطاوی متوفی 1431ھ
مصباح الشریعۃ از امام جعفر الصادق بن محمد الباقر متوفی 178ھ
کتاب الزھد والرقائق از ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک متوفی 181ھ

- الجامع لابن وھب از عبداللہ بن وھب القرشی — متوفی 197ھ
- مسند ابی داؤد طیالسی از سلیمان بن داؤد بن الجارود الطیالسی — متوفی 204ھ
- مسند شافعی از ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی — متوفی 204ھ
- کتاب المغازی از ابوعبداللہ محمد بن عمر بن واقد الواقدی — متوفی 207ھ
- مصنف عبدالرزاق از ابوبکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی — متوفی 211ھ
- سیرۃ ابن ہشام از عبدالملک بن ھشام بن ایوب — متوفی 213ھ
- غریب الحدیث از ابوعبید القاسم بن سلّام الھروی — متوفی 224ھ
- الطبقات الکبریٰ از ابوعبداللہ محمد ابن سعد بن منیع — متوفی 230ھ
- مصنف ابن ابی شیبہ از ابوبکر عبداللہ بن محمد ابن ابی شیبہ — متوفی 235ھ
- مسند ابن ابی شیبہ از ابوبکر عبداللہ بن محمد ابن ابی شیبہ — متوفی 235ھ
- فضائل الصحابۃ از ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل — متوفی 241ھ
- کتاب الزھد از ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل — متوفی 241ھ
- مسند احمد از ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل — متوفی 241ھ
- اخبار مکۃ از محمد بن عبداللہ الازرقی — متوفی 250ھ
- سنن الدارمی از ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی — متوفی 255ھ
- الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری — متوفی 256ھ
- صحیح بخاری از ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری — متوفی 256ھ
- صحیح مسلم از ابوالحسن مسلم بن الحجاج قشیری نیشاپوری — متوفی 261ھ
- تاریخ مدینہ از ابوزید عمر ابن شبہ بن عبیدہ النمیری — متوفی 262ھ
- اخبار مکۃ از ابوعبداللہ محمد بن اسحاق المکی الفاکھی — متوفی 272ھ
- سنن ابن ماجہ از ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی — متوفی 273ھ
- سنن ترمذی از ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی — متوفی 279ھ
- الفوائد المعللۃ از عبدالرحمٰن بن عمرو بن عبداللہ المعروف ابوزرعہ الدمشقی — متوفی 281ھ
- کتاب الجوع از ابوبکر عبداللہ بن عبید المعروف ابن ابی الدنیا — متوفی 281ھ
- صفۃ الجنۃ از ابوبکر عبداللہ بن عبید المعروف ابن ابی الدنیا — متوفی 281ھ

اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

- کتاب الاھوال از ابوبکر عبداللہ بن عبید المعروف ابن ابی الدنیا — متوفی 281ھ
- مکارم الاخلاق از ابوبکر عبداللہ بن عبید المعروف ابن ابی الدنیا — متوفی 281ھ
- مقتل امیر المؤمنین علی از ابوبکر عبداللہ بن عبید المعروف ابن ابی الدنیا — متوفی 281ھ
- مسند الحارث از ابومحمد الحارث بن محمد التمیمی المعروف ابن ابی اسامہ — متوفی 282ھ
- السنۃ از ابوبکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم — متوفی 287ھ
- السنۃ از ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبل — متوفی 290ھ
- فضائل عثمان بن عفان از ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبل — متوفی 290ھ
- مسند البزار از ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق المعروف البزار — متوفی 292ھ
- السنۃ از ابوعبداللہ محمد بن نصر بن الحجاج مروزی — متوفی 294ھ
- دلائل النبوۃ از ابوبکر جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی — متوفی 301ھ
- عمل الیوم واللیلۃ از ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی — متوفی 303ھ
- مسند الرویانی از ابوبکر محمد بن ھارون الرویانی — متوفی 307ھ
- تہذیب الآثار از ابوجعفر محمد بن جریر طبری — متوفی 310ھ
- نوادر الاصول از ابوعبداللہ محمد بن علی بن الحسن الحکیم الترمذی — متوفی 320ھ
- المعجم الکبیر از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی — متوفی 321ھ
- مکارم الاخلاق از ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد الخرائطی — متوفی 327ھ
- الکافی از محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی — متوفی 329ھ
- المجالسۃ وجواہر العلم از ابوبکر احمد بن مروان الدینوری المالکی — متوفی 333ھ
- مسند الشاشی از ابوسعید الہیثم بن کلیب بن سریج الشاشی — متوفی 335ھ
- المعجم لابن الاعرابی از ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد المعروف ابن الاعرابی — متوفی 340ھ
- صحیح ابن حبان از ابوحاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی — متوفی 354ھ
- الثقات از محمد ابن حبان التمیمی — متوفی 354ھ
- امثال الحدیث از ابومحمد الحسن بن عبدالرحمٰن ابن الخلاد الرامہرمزی — متوفی 360ھ
- مشکل الآثار از ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الازدی الطحاوی — متوفی 360ھ
- المعجم الاوسط از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی — متوفی 360ھ

۔کتاب الدعاء از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	متوفی 360ھ
۔مسند الشامیین از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	متوفی 360ھ
۔مکارم الاخلاق از ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	متوفی 360ھ
۔الکامل فی ضعفاء الرجال از ابواحمد ابن عدی الجرجانی	متوفی 365ھ
۔جزء الف دینار از ابوبکر احمد بن جعفر البغدادی المعروف القطیعی	متوفی 368ھ
۔طبقات المحدثین باصبہان ابومحمد عبداللہ بن محمد المعروف ابوالشیخ	متوفی 369ھ
۔جزء الحسن بن رشیق العسکری از الحسن بن رشیق العسکری المصری	متوفی 370ھ
۔تنبیہ الغافلین از ابواللیث نصر بن محمد بن احمد سمرقندی	متوفی 373ھ
۔فضائل رمضان از ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان المعروف ابن شاہین	متوفی 385ھ
۔الفوائد المنتقاۃ عن شیوخ العوالی از علی بن عمر بن محمد الصیرفی	متوفی 386ھ
۔قوت القلوب از محمد بن علی بن عطیہ المعروف ابوطالب مکی	متوفی 386ھ
۔کتاب الایمان از ابوعبداللہ محمد بن اسحاق المعروف ابن مندہ	متوفی 395ھ
۔المخلصیات از محمد بن عبدالرحمن بن العباس البغدادی المخلص	متوفی 393ھ
۔التوحید از محمد بن اسحاق المعروف ابن مندہ	متوفی 395ھ
۔المستدرک از ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد الحاکم	متوفی 405ھ
۔شرف المصطفیٰ از ابوسعد عبدالملک بن محمد بن ابراہیم الخرکوشی	متوفی 407ھ
۔فوائد تمام از ابوالقاسم تمام بن محمد بن عبداللہ	متوفی 414ھ
۔فنون العجائب از ابوسعید محمد بن علی النقاش	متوفی 414ھ
۔تثبیت دلائل النبوۃ از قاضی عبدالجبار بن احمد الھمدانی	متوفی 415ھ
۔حلیۃ الاولیاء از ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد الاصبہانی	متوفی 430ھ
۔فضائل الخلفاء الراشدین از ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد الاصبہانی	متوفی 430ھ
۔دلائل النبوۃ از ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد الاصبہانی	متوفی 430ھ
۔معرفۃ الصحابۃ از ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد الاصبہانی	متوفی 430ھ
۔الھدایۃ الی بلوغ النہایۃ از ابومحمد مکی بن ابی طالب القیروانی	متوفی 437ھ
۔شرح صحیح بخاری از ابوالحسن علی بن خلف المعروف ابن بطال	متوفی 449ھ

اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ

- مسند الشہاب القضاعی از ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر القضاعی متوفی 454ھ
- فضائل الاوقات از ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی متوفی 458ھ
- دلائل النبوۃ از ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی متوفی 458ھ
- الاعتقاد از احمد بن الحسین بیہقی متوفی 458ھ
- سنن کبریٰ از ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی متوفی 458ھ
- شعب الایمان از ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی متوفی 458ھ
- القضاء والقدر از ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی متوفی 458ھ
- کتاب الزہد الکبیر از ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی متوفی 458ھ
- کتاب البعث والنشور از ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی متوفی 458ھ
- کتاب الاسماء والصفات از ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی متوفی 458ھ
- تاریخ بغداد از ابوبکر احمد بن علی الخطیب بغدادی متوفی 463ھ
- امالی الشجریۃ از یحیی بن الحسین الشجری الجرجانی متوفی 499ھ
- ترتیب الامالی الخمیسیۃ از یحیٰ بن الحسین الشجری الجرجانی متوفی 499ھ
- الفردوس بماثور الخطاب از ابوالشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفی 509ھ
- الترغیب والترہیب لقوام السنۃ از اسماعیل بن محمد الاصبہانی متوفی 535ھ
- دلائل النبوۃ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبہانی متوفی 535ھ
- الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ از ابوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ الیحصبی متوفی 544ھ
- اربعون حدیثاً عن اربعین از ابوبکر احمد بن مقرب الکرخی متوفی 563ھ
- تاریخ دمشق از ابوالقاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ ابن عساکر متوفی 571ھ
- صفۃ الصفوۃ از ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی متوفی 597ھ
- بحر الدموع از ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن جوزی متوفی 597ھ
- الروض الانف از ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ سُہیلی متوفی 581ھ
- دلائل الامامۃ از محمد ابن جریر بن رستم الشیعی الطبری متوفی (پانچویں صدی ہ)
- جامع الاصول از ابوالسعادت المبارک بن محمد المعروف ابن اثیر متوفی 606ھ
- اسد الغابۃ از عزالدین علی بن الکرم ابن اثیر جزری متوفی 630ھ

- الاحادیث المختارۃ از ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد المقدسی — متوفی 643ھ
- المختارۃ از ابو عبد اللہ ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد المقدسی — متوفی 643ھ
- الترغیب والترھیب از عبد العظیم بن عبد القوی المنذری — متوفی 656ھ
- بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب از کمال الدین ابن العدیم عقیلی — متوفی 660ھ
- التذکرہ از ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی — متوفی 671ھ
- البیان والتحصیل از ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی — متوفی 671ھ
- ذخائر العقبیٰ از محب الدین احمد بن عبد اللہ طبری — متوفی 694ھ
- الریاض النضرۃ از محب الدین احمد بن عبد اللہ طبری — متوفی 694ھ
- مختصر تاریخ دمشق از محمد بن مکرم بن علی المعروف ابن منظور الافریقی — متوفی 711ھ
- الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح از احمد بن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ — متوفی 728ھ
- حاشیۃ اسباب رفع العقوبۃ از احمد بن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ — متوفی 728ھ
- المتفق والمفترق از ابو عبد اللہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب البغدادی — متوفی 741ھ
- مشکاۃ از ابو عبد اللہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب البغدادی — متوفی 741ھ
- تاریخ اسلام از شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذھبی — متوفی 748ھ
- سیر اعلام النبلاء از شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذھبی — متوفی 748ھ
- العلو للعلی الغفار از ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی — متوفی 748ھ
- میزان الاعتدال از شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی — متوفی 748ھ
- زاد المعاد از شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف ابن القیم — متوفی 751ھ
- اعلام الموقعین از شمس الدین محمد بن ابوبکر ابن القیم — متوفی 751ھ
- کتاب مرھم العلل المعضلۃ از ابو محمد عبد اللہ بن اسعد بن علی الیافعی — متوفی 768ھ
- البدایۃ والنھایۃ از ابوالفداء از اسماعیل بن عمر بن کثیر — متوفی 774ھ
- جامع المسانید والسنن از ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر — متوفی 774ھ
- کتاب الاعتصام از ابراہیم بن موسیٰ بن محمد اللخمی المعروف شاطبی — متوفی 790ھ
- الموافقات از ابراہیم بن موسیٰ بن محمد الغرناطی الشاطبی — متوفی 790ھ
- فتح الباری از زین الدین عبد الرحمٰن بن احمد ابن رجب — متوفی 795ھ

- بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث از نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی 807ھ
- مجمع الزوائد از ابوالحسن نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی 807ھ
- شفاء الغرام باخبار بلد الحرام ابو الطیب محمد بن احمد بن علی الفاسی متوفی 832ھ
- اتحاف الخیرۃ المھرۃ از شہاب الدین احمد بن ابی بکر البوصیری متوفی 840ھ
- شرح الازھار از احمد المرتضیٰ بن یحییٰ متوفی 840ھ
- امتاع الاسماع از ابو العباس احمد بن علی المقریزی متوفی 845ھ
- الاصابۃ از ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی متوفی 852ھ
- المطالب العالیہ از ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی متوفی 852ھ
- فتح الباری از ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی 852ھ
- لسان المیزان از ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی متوفی 852ھ
- تبیین العجب بماورد فی شھر رجب از ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی متوفی 852ھ
- المستطرف از ابو الفتح شہاب الدین محمد بن احمد بن منصور الابشیہی متوفی 852ھ
- عمدۃ القاری از ابو محمد محمد بن احمد المعروف بدر الدین عینی متوفی 855ھ
- نزہۃ المجالس از عبد الرحمٰن بن عبد السلام الصفوری متوفی 894ھ
- المقاصد الحسنۃ از ابو الخیر شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی متوفی 902ھ
- محض الصواب فی فضائل عمر ابن الخطاب از یوسف بن حسن بن الصالحی متوفی 909ھ
- سبل الھدیٰ والرشاد از محمد بن یوسف الصالحی متوفی 942ھ
- مواہب الجلیل لشرح مختصر الخلیل از محمد بن محمد بن عبد الرحمٰن الطرابلسی متوفی 954ھ
- شرح البخاری از محمد بن عمر بن احمد السفیری متوفی 956ھ
- تنزیہ الشریعۃ از نور الدین علی بن محمد بن علی الکنانی متوفی 963ھ
- الزواجر از احمد بن محمد بن علی ابن حجر مکی متوفی 974ھ
- کنز العمال از علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری المتقی متوفی 975ھ
- فیض القدیر از محمد المدعو بعبد الروف بن تاج المعروف مناوی متوفی 1031ھ
- شرح مسند ابی حنیفۃ از نور الدین علی بن سلطان محمد الملا علی قاری متوفی 1014ھ
- مرقاۃ از ابوالحسن نور الدین علی بن سلطان الملا القاری متوفی 1014ھ

۔انسان العیون (السیرۃ الحلبیۃ) ازنورالدین علی بن ابراہیم حلبی	متوفی 1044ھ
۔دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین ازمحمد علی بن محمد البکری	متوفی 1057ھ
۔المعجم احادیث المھدی ازعلی الکورانی العاملی	متوفی 1094ھ
۔مدینۃ المعاجز ازہاشم بن سلیمان البحرانی	متوفی 1107ھ
۔سمط النجوم العوالی ازعبدالملک بن الحسین العصامی المکی	متوفی 1111ھ
۔البیان والتعریف ازابراہیم بن محمد دمشقی	متوفی 1120ھ
۔شرح مؤطاامام مالک ازمحمد بن عبدالباقی بن یوسف الزرقانی	متوفی 1122ھ
۔کشف الخفاء ازاسماعیل بن محمد بن عبدالھادی العجلونی	متوفی 1162ھ
۔فتاوی ومسائل محمد بن عبدالوھاب نجدی	متوفی 1206ھ
۔مجموعۃ الرسائل والمسائل (حمد بن ناصر نجدی التیمی)	متوفی 1225ھ
۔اعانۃ الطالبین ازابوبکر بن محمد شطاالدمیاطی	متوفی 1302ھ
۔التعلیق المجد شرح مؤطاامام محمد حاشیۃ ازمحمد بن عبدالحی لکھنوی	متوفی 1304ھ
۔عون المعبود ازمحمد اشرف بن امیر بن علی شمس الحق عظیم آبادی	متوفی 1329ھ
۔تحفۃ الاحوذی ازابوالعلامحمد عبدالرحمٰن مبارکپوری	متوفی 1353ھ
۔السلسلۃ الصحیحۃ ازابوعبدالرحمٰن ناصرالدین البانی	متوفی 1420ھ
۔مجموع فتاوی ابن باز ازعبدالعزیز بن عبداللہ بن باز	متوفی 1420ھ
۔مجلۃ الجلعۃ الاسلامیۃ (المدینۃ المنورۃ) زعبدالعزیز بن عبداللہ بن باز	متوفی 1420ھ
۔شرح ریاض الصالحین ازمحمد بن صالح بن محمد العثیمین	متوفی 1421ھ

۔ارشیف ملتقی اھل الحدیث

۔سلمان بن فہد العودۃ

۔عقیدہ محمد بن عبدالوھاب ازصالح بن عبداللہ العبود

۔الدررالسنیۃ فی الکتب النجدیۃ ازعلماءِ نجد

۔موسوعۃ البحوث والمقالات العلمیۃ علی بن نایف الشحود